بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم انا نسالک بجاہ نبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم علما نافعا ونعوذ بک من علم لا ینفع

اکثر بچوں کو قصے کہانیاں کہنے سننے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ مگر
ظاہر ہے کہ بیہودہ قصے کہنے سننے سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔
اسلئے اس کتاب میں اسطرح کے تاریخی واقعات جمع کئے گئے ہیں
جن سے دل لگی بھی ہو۔ اور نصیحت بھی۔ وباللہ التوفیق۔

قصہ ۱

جب اللہ تعالی نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے
لئے رسالت دی تو جبرئیل علیہ السلام بشارت لے کر پہنچے اور حضرت سے کہا کہ پڑھو
حضرت نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ جبرئیل نے حضرت کو پکڑ کے دبایا اور

کہا پڑھو۔ حضرت نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر اول سے زیادہ قوت

سے دابا اور چھوڑ کے کہا پڑھو حضرت نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا پھر اور

قوت سے دابا اور یہ پڑھوایا ◆

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

حاصل

تحصیل علم کیلئے معلم کی سختی کو سہنا عیب نہیں بلکہ کمال کو پہنچنے کی علامت ہے

قصہ ۲

جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے تو آپکو دودھ پلانیکے لئے حلیمہ سعدیہ

مقرر ہوئیں حضرت صرف ایکطرف کا دودھ پیتے۔ اور دوسری طرف کا

دودھ اپنے دودھ بھائی کیلئے چھوڑ دیتے۔ ایام رضاعت میں بھی

کبھی آپکے کپڑوں میں نجاست نہیں لگی۔ اور آپکی مزاج میں رونا پکارنا

بالکل نہ تھی۔ جب چلنے پھرنے لگے تو بچوں کو کھیلنے سے منع فرماتے

اور خود بھی نہیں کھیلتے۔ بلکہ یوں فرماتے کہ ہم کھیلنے کے واسطے نہیں پیدا کئے گئے ہیں

حاصل

خبر گیروں کا حق برابر ادا کرنا اور رذیل کاموں سے پرہیز کرنا اولوالعزمی کی علامت ہی۔ ہونہار آدمی کی ہر عادت بچپن ہی سے عمدہ اور دلربا ہوتی ہی ✦

قصہ ۳

ایک وقت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدہ میں گئے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو اوسوقت بہت کم عمر تھے حضرت کی گردن پر اپنا پیر رکھدیا۔ حضرت نے سجدہ میں اسقدر دیر کی لوگوں کو گمان ہوا شاید آپ پر وحی اتر رہی ہے۔ بعد فراغ حضرت نے فرمایا کہ حسین نے مجھے اپنا اونٹ بنایا تھا میں نے نہیں چاہا کہ اوسکو رنجیدہ کروں ✦

حاصل

رحم دلی انسان کی عمدہ خصلتوں سے ہی جو شخص اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کرے خدا تعالے اوس پر رحم نہیں کرتا ✦

قصہ ۴

کم عمری میں عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ناگاہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے آئے بچے دیکھکر سب بھاگ گئے مگر ابن الزبیر وہیں کھڑے رہے حضرت عمر نے پوچھا کہ سب کے ساتھ

تم کیوں نہیں بھاگے آپ نے جواب دیا کہ میں نے کوئی تقصیر نہیں کی جو آپ
سے ڈروں اور رستہ تنگ نہیں جو آپکے لئے جگہ دوں ۵

حاصل

حق بات کہنے کے لئے کسی سے خوف نکرنا چاہئے ۵

قصہ ۵

بچپن میں عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما بچوں کے ساتھ کھیل رہے
تھا ایک شخص آکے بچوں کو ڈرانے لگا سب بچے ڈر کے بھاگ گئے مگر ابن الزبیر
مطلق خائف نہوے آہستہ جاکے بچوں سے کہا ای لڑکو مجھے امیر
بناؤ اور سب ملکے اس شخص پر حملہ کردو اون کے کہنے سے بچوں کو جرأت
آگئی اور ویسا ہی کیا ۵

حاصل

ننھی کیوقت جرأت اور اتفاق سے مشکل کام بہ آسانی طے
ہوجاتا ہی ڈرنے والے کو ہر کوئی ڈراتا ہی ۵

قصہ ۶

جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو تحصیل علم کا شوق ہوا

تو آپ نے اپنی والدہ کی خدمت میں عرض کی کہ خدا عزوجل کیلیئے مجھے
بغداد جانیکی اجازت دو تا وہاں جاکے علما اور صلحا سے ملوں اور
اونسے علم حاصل کروں والدہ آب دیدہ ہوئیں اور چالیس دینار جو اون
کے والد کے متروکہ سے ملے تھے آپکے دلق میں بغل کے نیچے رکھکے
سیدیئے اور سفر کی اجازت دی مگر یہہ عہد لیا کہ کسی حالت میں جھوٹ
نہ بولنا پھر حضرت ایک چھوٹے قافلہ کے ہمراہ بغداد کو چلے جب ہمدان
کی سرزمیں پر پہنچے تو دفعتہ ساٹھ سوار ایک پشتے سے نکلے اور قافلہ کو
گھیر کے اون کا مال لوٹ لیا دو شخص اون لٹیروں سے یکے بعد دیگرے
حضرت سے بھی متعرض ہوئے اور پوچھا کہ ای فقیر تیرے پاس بھی کچھ ہے
حضرت نے فرمایا کہ ہان چالیس دینار تو میرے بغل کے نیچے دلق میں سئے
ہوئے ہیں لٹیروں نے یہہ سمجھا کہ حضرت ہنسی کر رہے ہیں پھر سب لٹیرے
اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور اون دو نو شخصوں نے حضرت کا حال بھی
بیان کیا اونکے سردار نے حضرت کو بلوایا اور خود بھی پوچھا کہ آپ کے
پاس کیا ہی آپ نے اوسکو بھی چالیس دینار کی خبر دی اوس نے حکم دیا
آپ کا دلق چیرا گیا اور دینار نکال لیے لٹیروں کے سردار نے آپ سے کہا

بتلا دینے کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میری والدہ نے مجھسے سچ بولنے کا عہد لیا ہے میں اوس عہد میں ہرگز خیانت نہ کرونگا یہ سنکے قزاقون کے سردار نے رو دیا اور کہا افسوس ہے کہ ہم برسوں سے اپنے پروردگار کے عہد میں خیانت کر رہے ہیں پھر اوس نے معہ اپنی جماعت کے حضرت کی ہاتھ پر توبہ کی اور قافلے کا سب مال پھیر دیا ✦

حاصل

صداقت انسان کیلئے بے بہا جوہر ہے سچ کہنے سے کبھی نقصان نہیں ہوتا ✦

قصہ ۷

جب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کو پیدا کر چکا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتے حکم بجا لائے مگر ابلیس نے جو فرشتوں کا معلم تھا یہ سمجھ کے کہ میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں سجدہ نہ کیا خدا تعالیٰ کو ابلیس کی نافرمانی پسند نہ آئی اوسکو رسوا کرکے اپنی درگاہ سے دور کیا ✦

حاصل

مالک کی نافرمانی مملوک کو ذلیل کر دیتی ہے اور اپنے کو بہتر سمجھنا دلیل حماقت کی ہے ✦

قصہ ٨

حکیم بن حزام جو بڑے صحابی تھے اونہوں نے ایکدفعہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کچھہ مانگا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بغیر طلب میں خود دیتا ہوں پھر مانگنا
اچھا نہیں جب تک ممکن ہو تم کسی سے سوال مت کرو اسکے بعد حکیم کا یہہ حال ہوا
کہ اگر اونکے ہاتھہ سے کوڑا بھی گر جاتا تو کسی سے نہ کہتے کہ اسکو اٹھا دو ٭

حاصل

مانگنے سے آدمی ذلیل ہو جاتا ہے - بے طمع آدمی کی ہر کوئی عزت کرتا ہے ٭

قصہ ٩

ایکروز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضحیہ خرید لانیکے لئے حکیم بن حزام کو ایک دینار
دیا حکیم نے اوس سے ایک بکری خریدکے دو دینار کو بیچا اور پھر دوسرا بکرا
ایک دینار کو خریدکے بکرا اور دینار دونو حضرت کو لا دئے حضرت نے اونکے
لئے دعا کی کہ یا اللہ تو اسکی تجارت میں برکت دے پھر اونکو ہمیشہ تجارت
میں فائدہ ہوتا رہا ٭

حاصل

تجارت دنیا میں ترقی حاصل کرنے کا عمدہ اور مبارک ذریعہ ہے ٭

قصہ ۱۰

ایکروز مصعب اور عروہ اور عبداللہ حضرت زبیر کے فرزنداں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کعبہ کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ اسوقت ہر ایک اپنی دل کی آرزو بیان کرے چنانچہ عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما نے کہا مجھکو خلافت ملنے کی آرزو ہے مصعب نے کہا میری یہہ خواہش ہے کہ مجھکو ملک عراق کی حکومت ملے اور میں سکینہ بنت الحسین اور عایشہ بنت طلحہ کے ساتھہ شادی کروں عروہ نے کہا میری یہہ تمنا ہے کہ لوگ مجھسے علم حاصل کریں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میری تو صرف یہی آرزو ہے کہ خداوند عالم میری مغفرت کرے غرض ہر ایک نے اپنی آرزو بیان کی اور خدا تعالے نے اسیطرح پر اونکو کامیاب بھی کیا عبداللہ بن الزبیر کو یزید کے بعد خلافت ملی شام و مصر کے سوا جتنے ملک اسوقت مسلمانوں نے فتح کئے تھے سب پر آپکی حکومت جاری ہوی اور آپ نے اچھی طرح عدل و انصاف قایم کیا آخر عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو آپکے ساتھہ جنگ کرنے بھیجا اور آپ بڑی جوانمردی و بہادری کے بعد شہید ہوے مصعب کو اونکے بھائی کی خلافت میں عراق اور بصرہ کی حکومت ملی اونکو کہا درہم مہر دیکے دونوں بی بیوں سے نکاح کیا آخر عبدالملک

بن مروان کے ساتھ جو مقابلہ کوفہ میں ہوا بڑی ناموری اور شجاعت
کے ساتھ شہید ہوئے عروہ بہت بڑے عالم ہوئے بہت لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا
اکثر آپ بچوں کو یہ نصیحت کرتے کہ ای لڑکو علم سیکھو بالفعل تم قوم میں
چھوٹے ہو مگر ایک زمانہ آویگا کہ تم قوم میں بڑے کہلاؤگے بہت بڑی شرم
کی بات ہی کہ آدمی گھر کا بڑا کہلاوے اور جاہل رہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
ایسے زاہد اور عالم ہوئے ہیں اوس وقت آپکا عدیل او رنظیر نتھا مذہب کی اکثر کتابیں
آپ کے علم و فضل کی مصداق ہیں اور تمام علما آپکے معتقد دنیا اُنکو بہت
گھیرتی پھری اور خلافت اُنکی تمنا کرتی رہی مگر آپ نے کبھی اوسکے طرف رخ
بھی نہ کیا جب تک زندہ رہے زہد و تقوی سے رہے ۔

حاصل

ہر شخص اپنی ہمت کیموافق آرزو کرتا ہی جس کام کیلئے انسان سعی کرتا ہی اکثر
کامیاب ہوتا ہی عالی ہمت وہ شخص ہی جسنے بے زوال چیز کو حاصل کرنیکی کوشش کی ۔

قصہ ۱۱

فتح بن خاقان کم عمر تہا معتصم خلیفہ نے ایک نگینہ جو اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا فتح
کو دکھلاکے پوچھا کہ اس سے عمدہ چیز بھی تو نے کبھی دیکھی ہی فتح نے عرض کیا ہاں

یا امیر المومنین یہ بات جسمیں نگینہ دھرا ہوا ہے نگینہ سے عمدہ ہے خلیفہ کو
یہ جواب بہت پسند آیا فتح کو انعام دلوایا ؛

حاصل

حقیقت میں سخی کا ہات جواہر سے بھی عمدہ اور مفید ہوتا ہے ؛

قصہ ۱۲

احد کے جنگ میں کفار کے پتھر پھیکنے سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان
مبارک ٹوٹ گیا اور پیشانی پھوٹ گئی خون بہنے لگا حضرت خون کو پونچھتے
اور فرماتے تھے کہ خدایا میری قوم کو بخش کیوں کہ وہ جانتی نہیں ہے ؛

حاصل

جو اولوالعزم ہیں وہ سختی کیوقت صبر کرتے ہیں اور انکی ذات پر قوم سے کیسی ہی
سختی کیوں نہ پہنچے مگر قوم کی بھلائی چاہنے سے کبھی باز نہیں آتے ؛

قصہ ۱۳

ایکوقت حالت سفر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اس
بکری کو ذبح کرکے پکوانا چاہیئے یہ سنتے ہی ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ
اسکو ذبح کرنا میرا کام ہے دوسرے نے کہا میں اسکو چھیل دیتا ہوں تیسرے نے کہا

میں پکادیتا ہوں حضرت نے فرمایا میں لکڑیاں جمع کرلاتا ہوں صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ بھی ہم کرلیتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ
اوسکو بھی تم کرلوگے مگر مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ تم سب تو کام کرو اور
میں جدا رہوں خدا تعالے ہی اسبات کو مکروہ رکھتا ہے کہ آدمی اپنے
رفیقوں میں آپ جدا رہے ✤

حاصل

تواضع اور فروتنی اختیار کرنے اور اپنے رفیقوں کے شریک رنج وراحت
رہنے سے آدمی ہر دل عزیز ہوتا ہے ✤

قصہ ۱۴

ایکروز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بازار طرف تشریف لئے جاتے تھے
زاہر نامی ایک بدوی جسکو حضرت بہت چاہتے تھے کھڑا ہوا تھا حضرت نے
آہستہ جاکے اوسکو پیچھے سے پکڑ لیا زاہر نے کہا کون ہے۔ مجھے چھوڑ اور
پلٹ کے جو دیکھا تو حضرت ہیں خوش ہو کے اپنی پیٹھ حضرت کے
سینۂ مبارک سے لگانے لگا حضرت نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا
ہے زاہر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اگر بیچیں تو بہت ارزاں بکوں گا

حضرت نے فرمایا اگر تو اللہ تعالے کے پاس گراں قیمت ہی ٭

حاصل

دوستوں کو خوش کرنے کیلئے ایسی خوش طبعی کرنا جسمیں معصیت ہو منع نہیں ہی ٭

قصہ ۱۵

ایکدفعہ بحرین کے ملک سے جزیہ کا بہت سا مال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حضور میں آیا آپ نے حکم دیا کہ اسکو یہاں کے مسجد کے کونے میں رکھو نماز سے
فارغ ہو کر آپ نے اوسکی تقسیم شروع کی اور جو آیا اوس کو دینے لگے یہاں تک
کہ ایک کوڑی بھی باقی نہ رہی ٭

حاصل

سخاوت ایسا عمدہ کام ہی جس سے دارین میں آدمی نیکنام ہوتا ہی ٭

قصہ ۱۶

زید بن سعنہ جو یہود کا بڑا عالم تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرما قرض دیا اور
وعدہ تمام ہونے سے پہلے تقاضا شروع کیا حضرت کی چادر پکڑ کے کھینچنے اور
سخت الفاظ کہکے اپنا قرض مانگنے لگا عمر رضی اللہ عنہ کو یہہ حال دیکھ کے غصہ
آیا زید سے کہا ای عدو اللہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی سختی کرتا ہی کیا کروں

حضرت کا حکم نہیں ورنہ تلوار سے تیری گردن مارتا حضرت نے بہ ملایمت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای عمر تم کو لایق تہا مجہسے یوں کہتے کہ اوسکا حق ادا کردو اور اوسکو کہتے کہ تیرا حق ہی اچھی طرح سے مانگ اب لیجا کے اوسکا حق ادا کردو اور غصہ جو کیا ہی اوسکے عوض میں بیس صاع خرما افزود دو حضرت عمر نے حسب الارشاد تعمیل کی زید یہ حال دیکہہ کے فوراً اسلام قبول کیا ◆

حاصل

حلم اور عفو ایسی پاکیزہ خصلت ہی کہ دشمن کو بھی دوست بنادیتی ہی ◆

قصہ ۱۷

ایکروز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ عورتوں کے لئے بہتر کیا ہی کوی کچھ جواب نہ دیسکا حضرت علی کرم اللہ وجہ نے بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے روبرو اس کا تذکرہ کیا بی بی نے فرمایا آپ نے ایسا جواب کیوں نہین دیا کہ عورتوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ نہ وہ کسی اجنبی مرد کو دیکھیں اور نہ کوئی مرد انکو پھر حضرت علی نے بی بی کے جواب کو آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا آخر فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہی ◆

حاصل

دنیوی مصلحتوں کے لحاظ سے مسلمانوں میں گوشہ پردہ کا شرعی رواج نہایت عمدہ ہے ؛

قصہ ۱۸

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی عالمہ تھیں علوم قرآن حدیث فقہ فرائض ادب نسب وغیرہ سب میں انکو کمال تھا اپنے وقت میں اکابر صحابہ کے مانند فتوی دیا کرتی تھیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی تعریف میں فرمایا تھا کہ دین کے نصف احکام عائشہ سے سیکھو ایک وقت عروہ نے حضرت صدیقہ سے دریافت کیا کہ آپ کی فقہ دانی سے تو مجھے تعجب نہیں ہوتا کیونکہ آخر آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور علم تاریخ و ادب وغیرہ میں جو آپ کو کمال حاصل ہے اس سے بھی کچھہ تعجب نہیں کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر ہیں جو ان علوم میں بڑے کامل تھے مگر مجھے تعجب آپکے علم طب سے ہے کہ یہ کسطرح آپکو حاصل ہوا حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ آنحضرت آخر عمر میں اکثر بیمار رہتے تھے اور چوطرف سے لوگ جو آپکی خدمت میں حاضر ہوتے تھے ہر قسم کی دوا بتلاتے پھر میں سب کی علاج آنحضرت کا معالجہ کرتی پس یہہ علم مجھے اسطرح سے حاصل ہو گیا ؛

حاصل

ہر زمانہ میں عورتوں کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنا ضرور ہے ٭

قصہ ١٩

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت
دوست رکھتے تھے اور اونکے لئے دعا کی تھی کہ خدایا تو اسکو حکمت سکھلا چنانچہ
ہر علم میں خداوند عالم نے اونکو کمال عطا فرمایا تھا سب صحابہ بسبب آپکے علم و فضل
کے آپکی بہت تعظیم و توقیر کرتے تھے ایکروز کا ذکر ہے کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
کے مکان پر طالب العلموں کا اسقدر ہجوم ہوا کہ چلنے پھرنے کا راستہ بند ہوگیا
ابو صالح نے آپکو اسکی خبردی آپ وضو کرکے بیٹھے اور اول جو لوگ قرآن شریف اور اسکے حروف
وغیرہ دریافت کرنا چاہتے تھے اونکو اور اونکے بعد جو لوگ تفسیر قرآن یا اوسکی تاویل دریافت کرتے تھے اور اونکے
بعد جو لوگ حلال و حرام فقہ کے مسایل دریافت کرتے تھے اور اونکے بعد جو لوگ علم فرایض
دریافت کرتے تھے اور اونکے بعد جو لوگ علوم عرب اور اشعار وغیرہ علوم
کرنا چاہتے تھے سب کو بترتیب اندر آنے کا اذن دیا ہر قسم کے مسایل دریافت
کرنے کے لئے ہر دفعہ اس قدر لوگ جمع ہوتے تھے کہ تمام مکان اور اوسکے
حجرے بالکل آدمیوں سے بھر جاتے تھے جو جو مسایل ہر ایک فریق نے آپ سے

دریافت کیے آپ نے بتفصیل ہر ایک کا جواب دیکر اور اسقدر مسایل
بیان فرمائے جنکی تعداد اون مسایل سے بھی زیادہ ہوگی جنکو لوگوں
نے دریافت کیا تھا ابوصل کہتے ہیں کہ ایسی عمدہ علمی مجلس میں نے
پھر کبھی نہ دیکھی اگر قریش کے تمام لوگ اسپر فخر کرتے تو اونکو زیبا تھا ؎

حاصل

عالم کے پاس ہر شخص کو حاجت ہوتی ہے جسقدر علم زیادہ ہو اوسیقدر
عزت بھی بڑھتی ہے ؎

قصہ ٢٠

ایکوقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو حیرہ کا ملک
دکھلایا گیا اور میں نے شہبا بنت نفیلہ کو سیاہ داہنی اوڑھی ہوئی
سفید خچر پر سوار دیکھا ایک صحابی جنکا نام خزیم بن اوس تھا عرض
کی یارسول اللہ اگر ہم اوس ملک کو فتح کریں تو وہ لڑکی مجھے عنایت ہو
حضرت نے قبول فرمایا حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں خالد بن
ولید نے جب ملک حیرہ پر چڑھائی کی تو وہ صحابی بھی ساتھ تھے ایک
شخص جو وہاں ملا وہی لڑکی تھی بعینہ اوسی صفت پر جسکی حضرت نے

خبر دی تھی خزیم نے اوس کو پکڑ لیا اور دو گواہ پیش کرنے کی بعد حضرت خالد نے وہ لڑکی خزیم کو دیدی عبد المسیح شہبا کا بھائی خزیم کے پاس آیا اور اپنی ہمشیر کو اوس سے خریدنا چاہا خزیم نے فرمایا واللہ میں تو اوسکو دس سو سے کم میں نہ دونگا عبد المسیح نے فوراً ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اگر ایک لاکھ بھی مجھسے مانگتے تو دینے میں دریغ نکرتا خزیم نے کہا کہ دس سو سے بڑھکر بھی مال ہوتا ہی یہہ مجھے معلوم نتھا ؛

حاصل

حساب نہ جاننے سے معاملات کیوقت اکثر نقصان ہوتا ہی ؛

قصہ ۲۱

حضرت موسی علیہ السلام کو جب معلوم ہوا کہ مجمع البحرین کے کنارے ایک بڑا عالم رہتا ہی نام اوسکا خضر ہی تو آپکو اونکی ملاقات کا نہایت اشتیاق ہوا اور خدا تعالے سے التجا کی حکم ہوا کہ ایک تلی ہوی مچھلی ساتھ لیجاؤ جہاں مچھلی گم ہو گی وہاں وہ عالم ملیگا پھر حضرت موسی علیہ السلام یوشع علیہ السلام کو ساتھ لیکے چلے اور مقام مقصود پر پہنچکے حضرت موسی سو رہے اور حضرت یوشع کنارہ دریا وضو کرنے لگے دفعتہ وہ

مچھلی زندہ ہو کر دریا میں کود پڑی حضرت یوشع علیہ السلام کو بہت تعجب
ہوا اور یہہ قصد کیا کہ جب حضرت موسی جاگیں گے تب اونسے یہہ ماجرا
بیان کرونگا مگر جب وہ بیدار ہوئے یہہ بھول گئے اور دونوں آگے چلدئے
تھوڑی دیر کے بعد حضرت موسیٰ کو بھوک لگی اور حضرت یوشع سے توشہ
مانگا اوسوقت یوشع کو مچھلی کا قصہ یاد آیا حضرت موسیٰ نے سنکے فرمایا کہ ہماری
منزل مقصود وہی تھی پھر دونو قدموں کے نشان پہچانتے ہوے اوسی
کنارۂ دریا پر پہنچے تو خضر سے ملاقات ہوی اونہوں نے حضرت موسیٰ سے
آنے کا سبب پوچھا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ آپکا علم سنکے آیا ہوں خضر نے کہا کہ اللہ
نے آپکو بھی خود ہی تربیت فرمایا اور بہت کچھہ علم سکھلایا ہی مگر بات یہہ
ہی کہ جو علم مجھکو دیا ہی آپکو اوس سے خبر نہیں اور جو علم آپکو ہی مجھے
اوسکی اطلاع نہیں ہی اتفاقاً ایک چڑیا اوس مقام پر پانی پی رہی تھی خضر
نے اوسکو دکھلاکے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے علم سے خلق کو بس اسیقدر علم حاصل
ہوا ہی جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے پیا تب حضرت موسیٰ نے حضرت خضر
سے درخواست کی کہ میں آپکے ساتھہ رہکے کچھہ علم سیکھنا چاہتا
ہوں حضرت خضر نے فرمایا کہ آپ میرے ساتھہ ٹھہر نہ سکینگے کیونکہ جو علم

اللہ جلشانہ نے مجھے عطا فرمایا ہی وہ آپ کی سمجھ بوجھ سے مغایر ہی حضرت موسیٰ نے اصرار کیا اوسوقت حضرت خضر نے یہہ شرط کی کہ میرے کوئی کام پر معترض نہوں اور اوسکا نتیجہ دریافت نکریں تو مضایقہ نہیں حضرت موسیٰ نے اسکا عہد کیا پھر دونوں ملکے ایک جانب کو روانہ ہوے اثناء راہ میں ایک ندی ملی کشتی پر سوار ہوکر عبور کرنا چاہا ملاحوں نے خضر کو پہچان کر بلا اجرت کشتی پر سوار کر لیا سوار ہوکر خضر نے کشتی کو کسیقدر توڑ دی حضرت موسیٰ نے یہہ فعل ناجایز سمجھکے اعتراض کیا جن ملاحوں نے بغیر اُجرت ہمکو کشتی پر سوار کیا اونکی کشتی کو توڑ کر آپ ونکو ڈبونے ہوتے ہو یہہ تو بُرا کام ہی خضر نے فرمایا اسلئے میں نے آپ سے پہلے ہی کہدیا تھا کہ میرے ساتھ میں آپکا نباہ نہوسکیگا تب حضرت موسیٰ نے معذرت کی اور کہا کہ آپ کا عہد مجھے یاد نتھا پھر دونوں چلدئے ایک قریہ کے متصل چند لڑکے کھیل رہے تھے خضر نے اون میں سے ایک لڑکے کو مار ڈالا حضرت موسیٰ نے پھر متعجب ہوکر بیان کیا کہ بیگناہ ایک جان کو جو آپ نے مارڈالا بالکل بُرا کیا حضرت خضر نے فرمایا دیکھو پھر آپ خلاف معاہدہ میرے افعال میں مداخلت کرتے ہو حضرت موسیٰ نے

پھر عذر خواہی کی اور معافی چاہی اور دونوں روانہ ہوے ایک
گانوں میں پہنچکے گانوں والوں سے کہانا مانگا مگر کسی نے کچھہ
ندیا وہاں ایک دیوار کہنہ گرا چاہتی تھی خضر نے اوسکی مرمت کردی
اوسپر حضرت موسٰی نے حیرت زدہ ہوکر دریافت کیا کہ گانوں والوں
نے تو مسافر کا حق نہ پہچانا اور نہ مہمان کی مہمانی کی پھر اون کی
دیوار بلا اجرت کیوں بنا دی اگر ایسا ہی تھا تو اون سے اجرت
لی ہوتی خضر نے فرمایا کہ بس اب آپکی اور ہماری جدائی ہی مگر میں اب
آپکو اون رموز پر آگاہ کرتا ہوں جو افعال میرے آپنے خلاف اخلاق
ظاہری دیکھے یاد کرو کہ جو کشتی میں نے توڑ دی وہ چند مسکینوں کی تھی
جہاں وہ جانا چاہی تھی وہاں کا پادشاہ اچھے کشتیوں کو جبرا
لے لیتا ہی اس لیئے ہمنے اوس کشتی کو کسیقدر توڑکے عیب لگا دیا
تاکہ ظالم پادشاہ کے ہاتھہ سے بچے اور وہ لڑکا جسکو ہمنے
مارڈالا اوسکے والدین بڑے ایماندار ہیں مگر لڑکے کی خلقت
بد تھی وہ بڑا ہوکر اپنے والدین کو بھی بگاڑتا اسلیئے اوسکو مارڈالا
اللہ جلشانہ اوسکے عوض میں اوسکے والدین کو ایک لڑکی دیگا جو

ایک نبی سے بیاہی جائیگی اور ایک لڑکا جسے نگی جو نبی ہوگا اور اوس سے ایک امت عظیمہ ہدایت پائیگی اور وہ دیوار جسکی ہمنے مرمت کی وہ دو یتیم لڑکوں کی ملک تھی جن کا باپ نہایت نیک اور صالح تھا نیچے اوسکے خزینہ گڑا ہوا تھا خدا نے چاہا کہ اونکا خزینہ محفوظ رہے اور جب لڑکے خود بڑے ہوکر اپنا مال نکال لیں اسلئے ہمنے وہ دیوار مفت خدا کی راہ میں بنا دی جو کام خدا کے لئے کیا جاتا ہی اوس پر مزدوری نہیں ہوتی غرض یہہ سب کام جو ہمنے کئے اللہ جلشانہ کے حکم سے تھے نہ ہماری ذاتی غرض سے ؂

حاصل

علم کا دریا نہایت عمیق ہی ہر ایک آدمی سب علموں میں کامل نہیں ہو سکتا اسلئے ہر شخص پر بمقتضائے وقت اور حالت اول اوس علم کا سیکھنا فرض ہی جسکی ضرورت زیادہ ہی مگر اولوالعزم تحصیل علم میں جہاں تک ممکن ہی کوشش کرتے اور ہر قسم کی دقت وصعوبت کو سہتے ہیں ؂

قصہ ۲۲

جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تو اون کے پاس حجاز کے

وفد آئی اوسمیں ایک لڑکا تھا جسکی عمر بارہ برس کی تھی اوس نے کچھ عرض کرنا چاہا خلیفہ نے فرمایا جو شخص تجھ سے عمر میں بڑا ہو وہ گفتگو کرنے کا زیادہ مستحق ہی لڑکے نے جواب دیا کہ اگر یوں ہی تو آپ کی مجلس میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو خلافت کیلئے آپ سے زیادہ مستحق ہیں یہہ سنکر خلیفہ نے اوس کو گفتگو کی اجازت دی لڑکے نے عرض کیا یا امیر المومنین ہم اللہ جلشانہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ سے شخص کو ہمارا خلیفہ کیا ہم جو اپنے وطن سے یہاں آئے ہیں صرف ادائے شکر و سلام کیلئے ہی نہ کسی شئی کی خواہش اور نہ کسی بات کے خوف سے خواہش اس لئے نہیں کہ آپ کی انصاف کے باعث ہم بالکل آسودہ گزران کر رہے ہیں خوف اسی لئے نہیں کہ آپکا عدل اطمینان بخش ہی خلیفہ کو اس لڑکے کی گفتگو پسند آئی فرمایا اے لڑکے ہم کو کچھ نصیحت کر لڑکے نے کہا یا امیر المومنین اکثر لوگوں کو اللہ جلشانہ کا علم اور لوگوں کی تعریف دنیا میں بھولا دیتی ہی چاہئے کہ آپ علم خالق اور ثنائے مخلوق پر بھول نہ جائیں ✤

یہہ سنکر خلیفہ ...

حاصل

انصاف اور عقلمندی یہی ہی کہ اچھی بات کے قبول کرنے میں
اوس کے قایل پر نظر نہ کی جاسے *

قصہ ۲۳

خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے زمانہ میں ملک عرب میں قحط ہوا
بہت سے عرب خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر عرض حال
کی کسیکو جرأت نہوی ایک لڑکا جسکی عمر سولہ برس کی اور نام
اوسکا وردواس بن حبیب تھا خلیفہ کے دربار میں چلا آیا خلیفہ
اوسکو دیکھکر دربان پر خفا ہوا چھوٹے چھوٹے لڑکے کیوں بے سوگ
لوگ دربار میں چلے آتے ہیں یہ سنتے ہی وردواس تھوڑا خلیفہ
کے روبرو ہوا اور نہایت ادب سے کھڑے ہو کر عرض کیا یا
امیر المومنین کلام بعض تو صاف ہوتا ہی اور بعض پیچیدہ جو پیچید
ہی وہ معلوم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اوسکو کھول نہ دیں اگر مجھکو
اجازت ہو تو بعض پیچید معاملات کو مفصل عرض کروں خلیفہ
نے اجازت دی وردواس نے عرض کیا کہ ہم لوگ پر تین سال بہت سخت

گذر چکے ایک سال نے تو چربی پگلا دی اور دوسرے نے گوشت کہا لیا
تیسرے نے ہڈی پتلی کردی اور آپ کے اختیار میں بہت سامال فضول
موجود ہی اگر یہہ خدا کا مال ہی تو اوس کے بندوں کو دیجیے اگر خاص بندوں
کا ہی تو پہر اونکا مال اونکو دینے میں تامل کسلئے ہی اگر آپکا ذاتی مال
ہی تو اوس کو خدا کے بندوں پر تصدق کیجیے تاکہ خدا تعالے آپ کو
اوسکا عوض دیکو خلیفہ نے فرمایا کہ اس لڑکے نے تو کسی بات
میں ہمکو عذر کا موقع باقی نرکہا پس اوس عربوں کی جماعت میں
لاکہہ دینار تقسیم کیئے اور خاص مرد اس کو لاکہہ درہم اور کہا کہ اگر
تجھکو اور کچھہ حاجت ہو تو بیان کر مرد اس نے عرض کیا کہ عامہ
مسلمانوں کے سوا مجھے اپنی ذات کیلئے خاص کوئی حاجت نہیں
جب خلیفہ کے پاس سے چلا تو ہر شخص مرد اس کو بڑی تعظیم کی نظر سے دیکھتا تھا؟

حاصل

قومی ہمدرد کا مبارک نام کبہی صفحہ روزگار سے معدوم نہیں ہوتا
کسی بادشاہ کو بہی وہ عزت نصیب نہیں ہوتی جو قوم کے سچے
خیر خواہ اور دلی ہمدرد کو ہمیشہ کیلئے ملتی ہی۔

قصہ ۲۴

ملک عراق کا خراج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک کروڑ
سینتیس لاکھ تھا آپ کے بعد کم ہوتے ہوتے حجاج بن یوسف کی
امارت میں اٹھارہ لاکھ رہ گیا جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے
تب پہلے سال تیس لاکھ اور دوسرے سال ساٹھ لاکھ وصول ہوا
عمر بن عبد العزیز کہتے تھے کہ اگر ہم زندہ رہیں تو عراق کے خراج
کو پھر اوسی حال پر لائیں گے جو حضرت عمر کے وقت میں تھا ٭

حاصل

رعیت جب امن کی حالت میں ہوتی ہی تب خراج بھی زاید وصول ہوتا ہی ٭

قصہ ۲۵

حجاج بن یوسف ظالم کی امارت میں لوگ اپس میں یہی دریافت کیا کرتے
تھے کہ آج کتنے لوگ سولی چڑھے اور کتنوں نے مار کھائی اور کن کن کے
ہاتھ کٹے جب ولید بن عبد الملک کا زمانہ آیا تو ولید کو عمدہ عمارات
اور نئی صنایع ایجاد کرنے کا شوق ہوا یہہ دیکھکر رعایا بھی ایجاد کیجانب
متوجہ ہوی جب کبھی ایک دوسرے سے ملتا تو عمدہ مکانات بنوانے اور

نہریں کھدوانے اور نئے نئے درخت بونے کا تذکرہ کرتے جب سلیمان بن عبدالملک کا زمانہ آیا تو سلیمان کو نفیس کھانے اور خوبصورت عورتوں کا شوق ہوا اوسکا اثر رعیت میں بھی پیدا ہوا بڑے بڑے مہر باندھکر نکاح کرنے اور بیحساب مال دیکر کنیزیں خریدنے لگے جب عمر بن عبدالعزیز زاہد و عادل خلیفہ کا زمانہ آیا تو رعیت بھی نیک کاموں کے طرف راغب ہوئی گھر گھر علم و عمل کا چرچا ہوا ؛

حاصل

پادشاہ کو جس بات کا شوق ہوتا ہے رعایا میں بھی اوسیکا اثر پیدا ہوتا ہی کیا تمنے آج کل کے مہذب کہلانے والوں کو نہیں دیکھتے مگر یاد رکھو غلطی پر ہیں وہ لوگ جنہوں نے کسی امیر یا پادشاہ کی متابعت میں اپنے عمدہ اخلاق کو بگاڑا۔ اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہٗ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

قصہ ۲۶

اگلے زمانے میں ایک مالدار آدمی مرگیا اوس کے دو لڑکے تھے اونہوں نے متروکہ کو برابر تقسیم کرلیا ایک نے زمین خریدی دو طرفہ میوہ کے

باغات لگاے بیچ میں زراعت کی اور نہریں جاری کئیں تاکہ برسات
نہو تو بھی باغ کو کچھہ نقصان نہ پہنچے اور عمدہ جگہہ شادی کی اولاد
ہوئی نوکر چاکر رکھے تدبیر دنیا درست کرکے آسودہ گذران کرنے لگا
دوسرے نے سب مال اللہ کی راہ میں خرچ کرکے قناعت سے بیٹھہ رہا
مالدار ہر وقت شیخی کرتا اور بھائی کو نظر حقارت سے دیکھکے کہتا کہ
میرے پاس اتنا مال ہی لتنے نوکر چاکر ہیں غرضکہ ایک روز مالدار اپنے
باغ میں بیٹھکے اترا تا اور کہتا تھا کہ میرے تو خیال میں بھی نہیں
اتا کہ یہہ باغ کسیطرح خراب ہوگا یا قیامت بھی آیگی اگر بالفرض آوے
بھی تو میں خدا کے پاس جاکے اس سے بہتر وہاں حاصل کر سکتا
ہوں محتاج بھائی نے یہہ سنکے کہا کہ افسوس ہی تو نے اپنے رب سے
جسنے تجھکو پیدا کیا ہی منکر ہوتا ہی جب تو نے اپنے باغ کو سرسبز دیکھا
تو یوں کہنا تھا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ شاید تو مجھکو فقیری
کی وجہہ سے حقیر سمجھتا ہو مگر اللہ جلشانہ میں قدرت ہی کہ
مجھکو تجھسے بڑھکر مال واولاد دے اور تیرے باغ پر آگ کا شعلہ
بھیجدے یا پانی باغ کا خشک کردے آخر وہی ہوا جو اوس

نیک کی زباں سے نکلا تھا رات کو اوس باغ کو آگ لگ گئی سب جلکے ڈھیر ہو گیا پھر تو مالدار افسوس کرنے لگا کہ ہائے میں نے کیوں اپنے رب کا شریک ٹھرایا مال خرچ کیا تھا پونجی بڑھانے کو حالانکہ اصل بھی کھو بیٹھا ✦

حاصل

وجہ حلال سے مال جمع کرنا تو منع نہیں مگر اوس کے بھروسہ پر اللہ جلشانہ کو بھول جانا اور اپنے ہمجنس بھائیوں کو ذلیل سمجھنا بالکل بری بات ہی ✦

قصہ ۲۷

ایک شب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہر میں گشت کر رہے تھے دیکھا کہ ایک جگہہ کمل کا پال لگائے ہوے ایک مرد بیٹھا ہی اور ایک عورت کے کراہنے کی آواز آرہی ہی اوس مرد سے حال پوچھا تو اوس نے بیان کیا کہ میں جنگل کا رہنے والا ہوں امیرالمومنین کے پاس کچھہ لینے کے واسطے آیا ہوں اور عورت کو دروزہ ہو رہا ہی کوئی دوسری عورت پاس نہیں حضرت یہ سنتے ہی

فورا وہاں سے ایسے لوٹے کہ اوس شخص کو مطلق خبر نہوی کہ
یہہ کون تھا اور مکان پر آکے اپنی بی بی ام کلثوم بنت حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ ایک خیر کا کام خدا نے بھیجا ہی اگر تم
چاہتی ہو تو ثواب حاصل کرو یہہ سنتے ہی بی بی نے ضروری
چیزیں اوٹھا لیں اور حضرت عمرؓ نے ایک دیگ میں چربی اور
گیہوں بھر کے خود اوٹھا لی اور دونو باہم چلدئے بی بی اوس
عورت کے پاس جا بیٹھیں اور حضرت نے چولہ سلگا کر دیگ
چڑہائی چولہ جب پھونکتے تو تمام دہواں آپ کی داڑہی میں
بھر جاتا اس عرصہ میں بی بی نے آواز دی کہ یا امیر المومنین اوس
مسافر کو فرزند کے تولد کی خوشخبری سنائیے امیر المومنین کا نام
سنتے ہی وہ مسافر ڈر کے مارے کانپنے لگا اور شرمندہ ہو کے
عرض کیا کہ آپ کیوں ایسے کاموں کو بنفس خود انجام فرماتے
ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پادشاہ بنے اوسکو ضرور ہی کہ رعایا
کے چھوٹے بڑے سب کاموں کو سرانجام کرے پھر اوس دیگ کو
اوٹھا کر حضرت نے پردہ کے پاس رکھدیا بی بی نے دیگ اندر لیجا کر

اوس عورت کو خوب کھلایا جب وہ سیر ہوئی اور تسکین پائی
تب بی بی باہر تشریف لائیں اور حضرت نے اوس مسافر سے
فرمایا کہ اب تم جو کچھہ چاہی اوسکو کھا لینا اور سویرے ہمارے پاس
آنا جب صبح کو وہ مسافر آیا تو اوسکو اس قدر مال دیا کہ وہ مالدار
ہوکر اپنے گھر کو رخصت ہوا ❖

حاصل

عمدہ پادشاہ وہی ہی جسنے اپنے کو رعایا کا پاسبان سمجھا۔ اور کمال
ہمدردی یہی ہی کہ آدمی سختی کیوقت کام آئے ❖

قصہ ۲۸

مامون خلیفہ بیان کرتا تھا کہ میں نے فضل بن یحییٰ سے بڑھکر کسیکو
اپنے باپ کے ساتھہ نیکی کرتے ہوئے نہیں دیکھا جسوقت یحییٰ خلیفہ کے
حکم سے قید کیا گیا وہ موسم سرما کا تھا اور یحییٰ کو گرم پانی سے وضو
کرنیکی عادت تھی داروغہ حوالات نے شبکو چولہہ سلگانے سے
منع کیا تو فضل بن یحییٰ نے محض اپنے باپ کے آرام کے لئے تانبے
کے برتن میں پانی ڈالکر چراغ کی حرارت میں تمام شب اوسکو گرم رکھا

تاکہ اپنے والد کو تکلیف نہو ٭

حاصل

سعادتمند وہی لڑکا ہے جسنے اپنی ذاتی آرام پر والدین کے آرام کو مقدم سمجھا ٭

قصہ ۲۹

کسائی جو علم نحو میں بڑا عالم تھا ایکروز ہارون رشید کے دربار میں حاضر ہوا
خلیفہ نے امین و مامون اپنے فرزندوں کو یاد کیا دونو شہزادے نہایت ادب سے
انکھ نیچی کئے ہوے دربار میں آئے اوسوقت وہ ایسے نظر آتے تھے
گویا آسمان کے دو ستارے ہیں جنکو علم و وقار کے زیور نے خوب ہی
آراستہ کیا ہے سیدھے باپ کے پاس جاکر کھڑے ہوے اور خلافت
کا سلام و آداب بجالا کر خلیفہ کی سلامتی کیلئے دعا کی خلیفہ نے
دونو کو نزدیک کھینچ لیا امین کو سیدہی بازو پر اور مامون کو بائیں
طرف بٹھلا لیا اور کسائی سے کہا کہ ان سے علم نحو کے سوالات
کیجیے جو جو سوال کسائی نے کئے نہایت عمدہ جواب ہر ایک نے دیا
ہارون رشید بہت خوش ہوا اور کسائی سے پوچھا کہ یہہ دونوں
کیسے معلوم ہوتے ہیں کسائی نے جوابدیا کہ واللہ یا امیرالمومنین ان سے

بہتر علم و ادب میں میں نے کسی شہزادہ کو نہیں دیکھا اور چند ابیات اون کی تعریف میں لکھے ؀

حاصل

والدین کو فرزند کے لایق ہونے سے بڑھکر دنیا میں کوی خوشی نہیں ہی خوش قسمت ہیں وہ والدین جنہوں نے اپنے اولاد کو اچھی تربیت کی مبارک ہے وہ اولاد جنہوں نے اپنے والدین کی زندگی میں کمال حاصل کرلیا ؀

قصہ ۳۰

ایک روز ابو دُلامہ شاعر سے سَفّاح خلیفہ نے کہا کہ ہم سے کچھہ مانگ ابو دلامہ نے عرض کی مجھے شکاری کتے کی اِسوقت ضرورت ہی جب کُتا ملگیا تو عرض کیا کہ شکار پکڑنے کیلیئے کتے کے ساتھہ گھوڑا ضرور ہی جب وہ بھی ملگیا تو بیان کیا کہ کُتا تھامنے اور شکار پکڑ لانے اگر کوئی غلام نہو تو دقت ہی جب غلام بھی ملگیا تو عرض کیا کہ شکار کو پکا دینے کیلیئے کنیزک بھی ضرور ہی جب وہ بھی ملگئی تو عرض کیا کہ اِن سبکو رہنے کے واسطے مکان

چاہیے جب مکان بھی مانگیا تو کہا کہ جب تک ان سبکو کچھہ معاش نہو وہ کیا کھائیں گے خلیفہ نے فرمایا کہ میں تجھکو دو سو جریب زمین دیتا ہوں سو جریب تو عامرہ ہی اور سو جریب غامرہ ابو دلامہ نے عرض کیا یا امیر المومنین غامرہ کیا چیز ہی فرمایا کہ غامرہ وہ زمین ہی جسمیں گھانس تک نہیں اوگتی ابو دلامہ نے عرض کیا یا امیر المومنین ایسی زمین تو میں بھی آپ کو بنی اسرائیل کے جنگل سے پانسو جریب پیشکش کر سکتا ہوں خلیفہ ہنس دیا اور حکم کیا کہ دو سو جریب زمین عامرہ ابو دلامہ کو دے دیں *

حاصل

دنیاداروں سے اگر بتدبیر مطلب نکال لیا جاے تو اون پر بار خاطر نہیں ہوتا *

قصہ ۳۱

ابو الہندیل نامی ایک شخص نے اپنے دوست موسی بن عمران کو ایک مرغ ہدیہ بھیجا اوسا وسکی بڑی تعریف کی اوس کے بعد جب کبھی کوئی شخص موسی کے گھر والوں سے کسی جانور کا نام لیتا یا اس قسم کا تذکرہ کرتا تو

ابو الہندیل کہتا واہ صاحب ہمنے جو مرغ تمھارے گھر بھیجا تھا وہ تو
اس سے عمدہ اور بیش قیمت تھا اور جب کبھی کسی کام کا ذکر ہوتا تو
ابو الہندیل کہتا کہ یہہ کام تو ایک مہینا قبل یا بعد اوس مرغ کے بھیجنے
سے ہوا ہی غرض جو بات ہوتی ضرور اوسمیں اپنے مرغ کی اڑہی
ٹانگ لاتا آخر ابو الہندیل کے مرغ کی ایک مثل مشہور ہوگئی جب
کبھی کوئی شخص ہدیہ بھیجکے اوسکی تعریف کرتا تو اوسکو ابو الہندیل
کے مرغ سے مثال دیتے ؛

حاصل

کسیکو کچھہ دیکر بار بار اوسکا اظہار کرنا کم حوصلگی اور سفلگی ہی ؛

قصہ ۳۲

ایک شب اصمعی طواف کر رہا تھا دیکھتا کیا ہی کہ ایک جوان کعبہ کے
پردہ سے لپٹ کے خدا کی درگاہ میں اپنی تقصیروں کا اظہار اور
مغفرت کے لئے گڑ گڑا کر دعا کرتے کرتے بیہوش ہوگیا اور زمین
پر گر پڑا اصمعی نے جو نزدیک جاکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت
زین العابدین رضی اللہ عنہ ہیں آپ کا سر اٹھاکے اپنے زانو پر رکھہ لیا

اور رونے لگا جب آپ کے چہرہ پر آنسو ٹپک پڑے تو آنکھہ کھولی اور
فرمایا کہ کون شخص ہی جو اسوقت ہمارے اور ہمارے رب کے درمیان
حایل ہوتا ہی اصمعی نے عرض کیا یا سیدی میں آپکا غلام ہوں
مگر یہہ تو فرمائے کہ آپکو اتنا خوف کسلئے ہی آپ تو اہل بیت رسالت اور
معدن نبوت سے ہیں جنکی تعریف خود خدا تعالے نے قرآن شریف میں فرمایا
ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا حضرت زین العابدین نے ارشاد فرمایا کہ ہیہات
ای اصمعی خدا تعالے نے جنت کو نیکوں کیلئے پیدا کیا ہی اگرچہ وہ حبشی
غلام ہی ہوا اور دوزخ کو بروں کے لئے پیدا کیا ہی اگرچہ سید شریف
قریشی ہی کیوں نہو جب صور پھونکا جائیگا اوسوقت نسب کچھہ
کام نہ آئیگا آخر خدا تعالے نے قرآن شریف میں یہہ بھی تو فرمایا ہے
فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَہُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَاءَلُوْنَ
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ فِیْ جَہَنَّمَ خٰلِدُوْنَ

حاصل

نیک بندے نسب پر بھروسہ کرکے عمل کو ترک نہیں کرتے ؀

قصہ ۳۳

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ اکثر زید بن اسلم کے پاس جایا کرتے
تھے بعض لوگوں نے کہا کہ آپ قوم کے سردار اور اس وقت سب
سے افضل ہوکر ایک غلام کے پاس کیوں جاتے ہیں آپ نے
فرمایا کہ علم حاصل کرنے کیلئے لایق یہی ہے کہ وہ جہاں ہو وہاں
سے حاصل کیا جائے اور انسان کو سزاوار یہی ہے کہ اوس
شخص کی صحبت اختیار کرے جس سے دینی منفعت حاصل ہو ؀

حاصل

علم آدمی کے سب عیوب کو ڈھانک دیتا ہے عالم کو گو وہ عالی نسب
نہو کم رتبہ نہ سمجھنا چاہیئے ؀

قصہ ۳۴

ایک روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یزید کے پاس تشریف رکھتے
تھے یزید نے اپنا اور اپنے خاندان کا فخر بیان کرنا شروع کیا
مگر آپ چپ بیٹھے رہے ناگاہ موذن نے اذاں شروع کی جب

اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو آپ نے یزید سے پوچھا کہ یہہ
کون تھے یزید نہایت شرمندہ ہوا اور کچھہ جواب نہ دے سکا ✣

حاصل

ایک مہذب پر معنی جواب لنبی چوڑی بیہودہ تقریر کو ساکت کر دیتا ہی ✣

قصہ ۳۵

بحرین کے ملک میں چند لڑکے گیند کھیل رہے تھے ناگاہ ایک
گیند کسی اسقف کے سینہ پر جالگی اوس نے گیند کو اوٹھا لیا ہرچند
لڑکوں نے منت و سماجت کی مگر اوس نے نہ دی ایک لڑکے نے بہت
عاجزی سے کہا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے میں تجھہ
سے درخواست کرتا ہوں کہ اسوقت ہماری گیند دیدے اسپر
بھی اوسکو کچھہ رحم نہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے
لگا پھر تو سب بچے اپنے چوگانوں سے مارتے مارتے اوس بیرحم کا
کام تمام کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس مقدمہ کا مرافعہ
ہوا تو آپ اس روداد کو سُنکے اسقدر خوش ہوئے کہ کسی ملک
کے فتح ہونے یا غنیمت کے مال آنے سے بھی اوتنا خوش نہوتے اور فرمایا کہ

جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں برا کلمہ سُنکر بچوں کو بھی حدت
آئی اور انتقام لیا تو اب اسلام عزیز ہوا ❊

حاصل

جب بچوں میں مذہبی حرارت ہو اپنے مذہب پر قایم رہنا مشکل ہی ❊

قصہ ۳۶

احنف اپنے گھر جاتے تھے اثنا رراہ میں ایک شخص نے بے وجہ
گالیاں دینے لگا جب مکان کے قریب پہنچے کھڑے ہو گئے
اور اس سے کہا کہ اگر اور کچھہ کہنا باقی ہی تو وہ بھی کہہ لے مجھے
اسبات کا خوف ہی کہ مبادا قبیلہ کے لوگ سنکر تجھسے انتقام
لینے کے درپے ہو جائیں ❊

حاصل

عقلمند لوگ احمقوں کے بیہودہ باتوں پر رنجیدہ نہیں ہوتے ❊

قصہ ۳۷

ایکدفعہ مامون خلیفہ نے کسی غلام کو پکارا تو وہ غلام یہہ کہکر بڑبڑاتا ہوا
گیا کوئی کہانا بھی نہ کہاے پانی بھی نہ پیے جب دفعہ ہم سرکتے ہیں تو

پکار شروع ہوتی ہی کب تک غلام کی جان مار وگے ماموں یہہ سنکر بہت دیر تک ساکت رہا بعدہ عبداللہ بن طاہر کے طرف مخاطب ہوکر کہا کہ جب انسان اپنے اخلاق درست رکھتا ہی تو اوس کے خدمتگار بگڑ جاتے ہیں اور جب خدمتگاروں کو مہذب کرنا چاہتا ہی تب خود اوسکو اپنے اخلاق بگاڑنے پڑتے ہیں اسلئے ہم یہہ نہیں چاہتے کہ خدمتگاروں کی تہذیب کیلئے اپنے اخلاق بگاڑلیں ٭

حاصل

کمظرف زیادہ نرمی کرنے سے گستاخ ہو جاتے ہیں ٭

قصہ ۳۸

عمارہ بن حمزہ بڑا عالی ہمت امیر تھا ایکروز منصور خلیفہ کے دربار میں اپنی مقررہ معزز جگہہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فریادی آیا اور خلیفہ سے عرض کی یا امیرالمومنین میں مظلوم ہوں خلیفہ نے پوچھا کسنے تجھپر ظلم کیا ہی ـ عرض کی کہ عمارہ بن حمزہ نے میری زمین غصب کرلی ہی خلیفہ نے عمارہ سے کہا کہ یہاں سے اوٹھو اور اپنے مدعی کی مقابل میں بیٹھو عمارہ نے بیان کیا کہ یہہ تو میرا مدعی

نہیں کیوں کہ جس زمین کا وہ دعوی کرتا ہی اگر وہ اسکی ملک ہی
تو مجھے کسی قسم کی منازعت نہیں ہی اگر زمین میری ہی تو میں
نے اوسکو ہبہ کر دی کیا ایک ادنی زمین کیلئے میں اپنی عزت
کی جگہہ سے اوٹھ کے اوس سے جھگڑتا رہوں ❖

حاصل

عالیہمت آدمی کو عزت کے مقابل میں مال کی کچھہ پروا نہیں ہوتی ❖

قصہ ۳۹

حجاج بن یوسف اکثر شہر کے عام لوگوں کی ضیافت کیا کرتا تھا
ایک روز کوئی اعرابی بھی شریکِ دعوت ہوا جب کھانے سے
فراغت ہوی تو دستر خوان پر حلوا رکھا گیا اعرابی نے ایک لقمہ اوسمیں سے
کھایا تھا کہ حجاج نے پکارا جو کوئی یہہ حلوا کھائیگا اوسکی گردن ماری جاوگی
سب لوگوں نے ہاتھہ کھینچ لیا مگر اعرابی کبھی تو حجاج کو دیکھتا اور کبھی حلوے
کے طرف آخر اوس سے رہا نگیا اور حجاج سے یہہ کہکے کہ میری اولاد کے
لئے امیر کو وصیت کرتا ہوں مزہ سے حلوا کھانے لگا حجاج کو یہہ حال دیکھکے
بے اختیار ہنسی آئی اعرابی کو انعام دیکر رخصت کیا ❖

حاصل

نادیدہ آدمی پیٹ کے روبرو جان کا بھی خوف نہیں کرتا ہی ؛

قصہ ۴۰

ایک عورت جس کا نام اَرْوٰی بنت اُوَیس تھا حاکم کے پاس آئی اور حضرت سعید بن زید صحابی رضی اللہ عنہ پر غصب زمین کا دعویٰ پیش کیا حضرت سعید نے فرمایا کہ میں اس عورت کی زمین کیوں غصب کرتا درحالیکہ میں نے خود حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ جو شخص کسیکی بالشت بھر زمین غصب کریگا تو خدا تعالے قیامت کے دن سات زمین کا طوق غاصب کے گلے میں ڈالیگا بعدہ سعید نے اوس عورت کیو اسطے بددعا کی کہ خدایا اگر یہہ عورت اپنے دعوی میں جھوٹی ہو تو اوسکو اندھی کر اور اوسکے گھر کی باولی کو اوسکی قبر بنا آخر ویسا ہی ہوا وہ عورت اندھی ہو گئی اور ایک روز ایام برسات میں پھسل کر باولی میں گر پڑی اور مر گئی اور وہی باولی اوسکی قبر ہوی ؛

حاصل

جھوٹ کہنے اور بیوجہ لوگوں کے دلوں کو دکھانے والا بہت جلد

ذلیل ہوجاتا ہی ✦

قصہ ۴۱

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایام خلافت میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ملک شام کے امیر تھے جب حضرت عمرؓ شام کو تشریف لیگئے تو وہاں کے امرا بڑے کرو فر سے آپ کی پیشوائی کیلئے آے اور سا خیر میں حضرت ابو عبیدہؓ بالکل سادگی کے ساتہہ آئے حضرت عمر نے سواری سے اترکر اون سے معانقہ کیا اور سیدھے حضرت ابو عبیدہؓ کے گھر گئے آپ کے مکان میں بجز ڈھال اور تلوار اور کھانے کے ضروری سامان کے کچہہ نہ تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ اور لوگوں کے مانند آپ پاس ساز و سامان کیوں نہیں ہے حضرت ابو عبیدہؓ نے جواب دیا کہ دنیا میں بسر کرنے کیلئے بس اسقدر کافی ہی ✦

حاصل

اگر حرص نہو تو زندگی بسر کرنے کیلئے انسان کو زیادہ چیزوں کی احتیاج نہیں ہی ✦

قصہ ۴۲

ابوالدردا ملک شام میں اور سلمان فارسی مداین میں رہتے تھے اور
دونو میں باہم نہایت الفت تھی ایکروز اشعب بن قیس اور جریر
بن عبد اللہ البجلی سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے اور سلام علیک
کے بعد کہا کہ ہم آپ کے دوست ابوالدردا رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہیں
حضرت سلمان نے فرمایا پھر وہ ہدیہ جسکو میرے دوست نے دیا تھا کہاں ہے
دونو صاحبوں نے کہا کہ ہمیں کوئی ہدیہ اونہوں نے نہیں دیا حضرت سلمان
نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور امانت ادا کرو ہمیشہ جب کوی وہاں سے آتا
ہے تو ضرور اوسکے ساتھ ہمارے لئے ہدیہ آتا ہے ان دونو نے کہا کہ ایسا الزام
تو نہ لگائیے ہمارا مال حاضر ہے اس سے جو آپ چاہتے ہوں لے لیجے حضرت
سلمان نے فرمایا کہ مجھکو تمھارے مال کی کچھ حاجت نہیں میں تو صرف
میرا ہدیہ مانگتا ہوں پھر اون دونو صاحبوں نے کہا کہ خدا تعالے جانتا ہے
ابوالدردا نے کوئی ہدیہ آپ کے لئے نہیں دیا چلتے وقت ہم سے صرف
یہہ کہدیا تھا کہ وہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی ہیں
جسوقت وہ آنحضرت کے پاس تنہا ہوتے تو حضرت کسی دوسرے کے
بلوانیکی خواہش نہ فرماتے جب تم وہاں پہنچو تو اون سے ہمارا سلام کہدینا

حضرت سلمان نے فرمایا کہ جو ہدیہ میں تمسے طلب کر رہا ہوں وہ یہی تو ہی سلام سے عمدہ اور کون ہدیہ ہے ؎

حاصل

اہل اسلام کا آسان اور عمدہ ہدیہ سلام علیک ہے ؎

قصہ ۴۳

ایک دفعہ معاذ بن جبل نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا کام ارشاد ہو جو بہشت مین لیجائے اور دوزخ سے دور رکھے آنحضرت نے فرمایا کہ تم نے بڑا کام دریافت کیا یہہ کام اوسی پر آسان ہے جسپر خدا نے آسان کیا عبادت اللہ جل شانہ کی کرو اور اوس کے ساتھ کسیکو شریک مت کرو نماز پڑھا کرو زکوۃ دیا کرو ماہ رمضان میں روزہ رکھا کرو بیت اللہ کا حج بجالاو اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تم کو ابواب خیر نہ دکھلادوں سنت روزہ سپر ہے گناہوں سے بچنے کا اور صدقہ گناہوں کو اسطرح بجھاتا جیسا پانی آگ کو اور نماز آدمی کی اثنائی شب میں اوس شخص کا آنکھ ٹھنڈی کرنے کیلئے خدا نے جو جو نعمتیں بہشت میں چھپا رکھی ہیں کسیکو

اوسکی خبر نہیں ہے اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کو دینی کاموں کا
سر اور اوسکا ستون اور اوسکو بلند کرنے والی شے نہ دکھلا دوں
معاذ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا راس الامر تو اسلام
ہی اور اوسکا ستون نماز اور اوسکو بلند کرنے والا جہاد پھر حضرت نے
فرمایا کیا تم کو خبر ندوں کہ ان سب چیزوں کا قوام اور نظام کس سے
ہی معاذ نے عرض کیا ضرور یا نبی اللہ آنحضرت نے اپنی لسان مبارک
پکڑ کے فرمایا کہ اسکو نگاہ رکھو معاذ نے تعجب سے پوچھا یا رسول اللہ
کیا ہم پر ہماری باتوں سے مواخذہ ہوگا حضرت نے فرمایا کہ لوگوں
کو دوزخ میں کیا چیز اوندھا ڈالیگی بس یہی اونکی زبان کی کمائی ہوئی
بیہودہ باتیں غرض آنحضرت کے ارشاد کے مطابق معاذ بڑے کم سخن
تھے اور بلا ضرورت گفتگو نکرتے تھے جب کبھی کوئی شخص کچھ
پوچھتا تو اوسکا جواب ایسا فصیح وبلیغ دیتے گویا نور اور موتی
اگل رہے ہیں ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ میں نے ایکروز مسجد
حمص میں داخل ہوا دیکھا کہ وہاں قریب تیس صحابیوں کے
جمع ہیں اور سب عمر رسیدہ ہیں مگر صرف ایک صاحب جوان ہیں

انکہہ اونکے سرمہ گین دانت بہت سفید بڑے وقار کے ساتہہ بیٹھے
ہیں اور بلاضرورت بات نہیں کرتے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب کسی مسئلہ
میں شبہ ہوتا ہی تو آپکے طرف متوجہ ہوتے ہیں اور آپ اوسکو
نہایت عمدگی سے حل کرتے ہیں دریافت کرنے سے معلوم ہوا
کہ آپ معاذ بن جبل صحابی ہیں ٭

حاصل

عقلمند آدمی بلاضرورت گفتگو نہیں کرتا اور نہ لوگوں کی باتوں میں
دخل دیتا ہی ٭

قصہ ۴۴

ایکوقت عبداللہ بن جعفر الطیار - امام حسن - امام حسین - ابو حبہ
انصاری رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جاتے تھے اتفاقاً
راہ میں پانی برسنے لگا تب ایک اعرابی کی جھونپڑی میں جاکر پناہ
لئے اور تین روز اوسیکے گھر میں مقیم رہے اعرابی نے بکری ذبح
کرکے مہمانوں کی ضیافت کی چلتے وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی
سے فرمایا کہ جب تجھکو مدینہ منورہ میں آنے کا اتفاق ہو تو ہم سے ضرور ملنا

کئی روز کے بعد اعرابی کو احتیاج ہوئی اوسکی عورت نے صلاح دی کہ
اگر مدینہ منورہ میں اون مہمانوں کے پاس جاؤگے تو شاید ضرورت رفع
ہوجائیگی اعرابی نے کہا مجھے تو اب اونکے نام تک یاد نہیں عورت
نے کہا اگر مدینہ منورہ میں پہنچکے ابن الطیار کا نام دریافت کروگے تو
کوئی نہ کوئی بتلا ہی دیگا غرض اعرابی مدینہ منورہ میں پہنچا پہلے ہی اوسکو
راہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملے ایک سو اونٹنیاں مع اونکے بچے
اور چرواہوں کے عنایت کیں بعد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے
ملاقات ہوی ایکہزار بکریوں کا گلہ عنایت کیا بعد حضرت عبد اللہ بن
جعفر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو ایک لاکھہ درہم عطیہ ملا یہ سب
لیکے جب ابو دحیہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا
کہ خدا جانتا ہی مجھے اسقدر استطاعت نہیں ہی کہ اون صاحبوں کے
برابر میں بھی سلوک کروں مگر جو اونٹ اوسکو ملے تھے اون سبکو
کھجوروں سے لاد دئے غرض اوس کے بعد اعرابی اور اوسکی
اولاد برابر مالدار رہے ؎

حاصل

جو شخص سختی کے وقت کام آئے ضرور اوسکی قدر کرنی چاہئے ✣

قصہ ۴۵

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کچھ
دعوی دایر کیا حضرت عمر نے فرمایا کہ یا ابا الحسن اپنے مدعی کے برابر بیٹھکے
جوابدہی کرو حضرت علی نے ویسا ہی کیا جب وہ شخص مناظرہ کر کے چلا
گیا تو حضرت علی کے چہرہ پر آثار ملال کے پائے گئے حضرت عمر نے سبب
ملال کا دریافت کیا حضرت علی نے جواب دیا کہ آپ نے میرے مدعی کے
روبرو مجھکو تعظیماً کنیت سے خطاب کیا مقتضای انصاف یہہ
تھا کہ آپ مدعی کے مقابل میں صرف میرا نام لیکر کہہ دیتے کہ اوٹھ
اور اپنے مدعی کے ساتھ جا کر بیٹھ حضرت عمر نے حضرت علی کے دونوں
ہاتھوں کے درمیان بوسہ دیکے فرمایا کہ آپ ہی لوگون کے باعث
خدا تعالے نے خلق کو راہ ہدایت دکھلای اور تاریکی سے روشنی میں لایا

حاصل

منصف حکام انصاف کیوقت متخاصمین کا رتبہ برابر سمجھتے ہیں اور خدا ترس
آدمی کسکے مقابل میں اپنے لئے ادنی تفوق بھی پسند نہیں کرتا ✣

قصہ ۴۶

ایک یہودی کے پاس ایک بکتر تھا جسکو حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ نے پہچانکر فرمایا کہ یہہ بکتر تو ہمارا گم شدہ ہے یہودی نے صداقت دعوی سے انکار کیا تب قاضی شریح کے پاس دعوی رجوع ہوا حضرت علی نے قاضی سے فرمایا کہ یہہ بکتر ہمارا گم شدہ ہی قاضی نے یہودی سے کیفیت پوچھی یہودی نے کہا میرا ہی اور میرے ہاتھ میں ہی قاضی نے حضرت علی سے کہا یا امیرالمومنین مجھکو یقین ہی کہ بکتر ضرور آپ ہی کا ہوگا مگر شرع کے قاعدہ سے گواہوں کا ہونا ضرور ہی پھر قنبر اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی گواہی پیش ہوئی قاضی نے کہا کہ قنبر کی گواہی تو مقبول مگر امام حسن کی شہادت قبول کرنے میں اس وجہ سے عذر ہی کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں مفید نہیں اسپر حضرت علی نے بکتر سے ہاتھ دھویا اور یہودی سے فرمایا کہ اسکو لیجا یہودی اس عدل و انصاف کو دیکھکر حیران ہوا اور مسلمان ہو کے عرض کیا کہ فی الحقیقت یہہ بکتر آپ ہی کا ہی ایک روز اونٹ پر سے گرا تھا میں نے اوسکو اوٹھا لیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بکتر اوسیکو

پھیر دیا اور ایک گھوڑا بھی عنایت فرمایا اور بیت المال سے اوسکو
سالانہ وظیفہ بھی مقرر کر دیا ✦

حاصل

قانونِ شریعت کے مطابق مقدمہ فیصل کرنے سے گو کسی کا حق تلف
بھی ہو مگر موقع شکایت کا باقی نہیں رہتا ✦

قصہ ۴۷

کسی شخص نے مامون خلیفہ پر تیس۳۰ ہزار دینار کا دعوی دایر کیا فیصلہ
کیلئے مقدمہ جب قاضی یحیی بن اکثم کے پاس گیا تو خلیفہ کیلئے فرش
بچھایا گیا قاضی نے خلیفہ سے کہا کہ مدعی سے آپ کا عمدہ جگہہ بیٹھنا
قرین انصاف نہیں ہے خلیفہ نے فرش اوٹھوا دیا وقت دریافت
مدعی کے پاس کوئی سند نہ نکلی خلیفہ کو قسم کھلوانا چاہا خلیفہ نے
مال مدعی کو دے دیا اور کہا کہ صرف اس لئے مال دیتا ہوں تا لوگ
یہہ نہ سمجھیں کہ خلیفہ نے اپنے داب خلافت کی وجہ سے مقدمہ جیت لیا ✦

حاصل

انصاف کے وقت اپنکو عامہ خلایق کے مانند سمجھنا پادشاہ کے عادل

منصف ہونے پر دال ہی ❊

قصہ ۴۸

مصعب بن الزبیر رضی اللہ عنہما کو جب یقین ہو گیا کہ وہ جنگ میں نہ بچینگے تو اپنے مولی کو جسکا نام زیاد تھا ایک یاقوت کا نگینہ جسکی قیمت دس لاکھ درہم تھی دیا اور اجازت دی کہ اپنی جان بچاکر کہیں چلا جائے زیاد نے فوراً اوس نگینہ کو پتھر سے توڑ کر چور کر دیا اور عرض کیا جو چیز میرے آقا کے کام نہ آئی تو میں اوسکو ہرگز دوسرے کے کام آنے نہ دونگا ❊

حاصل

ایماندار خدمتگار آقا کی خدمت گزاری میں اپنی جان و مال کو خدا کر دینا حق نمک سمجھتا ہی ❊

قصہ ۴۹

عمر بن عبد العزیز نے خلافت ملنے کے بعد اپنے مولی مُزاحِم سے فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے جو مال ہمیں دیا ہی نہ تو ہمکو اوسکا لینا حلال اور نہ اونکو دینا جایز تھا اب میرا یہہ ارادہ ہی کہ اوس کے مستحقوں کو

پھیر دوں مزاحم نے عرض کیا کہ اس صورت میں آپ اپنے بچوں
کو کیا دینگے خلیفہ نے آنسو بہا کر فرمایا کہ بچوں کو خدا کے بھروسے
پر چھوڑ دونگا مزاحم نے وہاں سے اوٹھکر یہہ کیفیت خلیفہ کے
فرزند عبد الملک سے بیان کی اور کہا کہ میں نے خلیفہ کو اس ارادہ سے منع
کیا ہی عبد الملک یہہ سنکے کہا تو خلیفہ کا برا وزیر ہی اور جلدی سے باپ
کی خدمت میں حاضر ہو کے عرض کیا کہ مزاحم کے زبانی مجھے یہہ کیفیت
معلوم ہوی مگر فی الحقیقت آپ کی کیا راے ہی خلیفہ نے فرمایا ہاں
میرا ارادہ ہی کہ صبح کو اس کام کے طرف توجہ کروں عبد الملک نے عرض
کی کہ خاص کر اس کام میں تو آپ کو جلدی کرنی چاہیے کیا معلوم کہ صبح تک
کیا ہو یا آپ کے دل کی حالت بدل جا خلیفہ نے بیٹے کی یہہ تقریر سنکے
دونو ہاتھ اوٹھائے اور خدا یتعالے کا شکر ادا کیا کہ تو نے میری اولاد
میں بھی ایک ایسا شخص پیدا کیا جو دینی کام کرنے پر اعانت کرتا ہی
پھر اوسی وقت مجمع عام میں سب مال سے دست بردار ہو گیا ؛

حاصل

مشورت کے وقت بلا کسی رعایت کے تجویز جو فی نفسہ عمدہ ہو بتلا دینا

عین دینداری ہی اور نیک کام میں جسقدر جلدی کیجائے بہتر ہی ۔

قصہ ۵۰

امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیز کی موت کا وقت جب قریب پہنچا تو آپ کی اولاد سب جمع ہوی آپ اون کو دیکھکے آب دیدہ ہوئے اور فرمایا جن لوگوں کو میں چھوڑ جاتا ہوں وہ بالکل محتاج ہیں مسلمہ بن عبدالملک آپ کے چچیرے بھائی نے کہا یا امیرالمومنین آپ ان سبکو مال عنایت کیجئے کوئی آپ کو روکنے والا نہیں ہی اور نہ آپ کے بعد کوئی اون سے چھین نے والا خلیفہ یہہ سُنکے خفہ ہوا اور کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں تو اونکو مال نہیا اور مرتے وقت شقاوت میں پہنسوں اگر میری اولاد نیک ہوگی تو اللہ جلشانہٗ خود اونکا مددگار رہیگا اور جو گنہگار ہوگی تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ اون کو مال دے کر معصیت پر اعانت کروں ۔

حاصل

بچوں کو عقل سلیم آنے کے قبل زیادہ مال دینے سے اونکے خستہ اور خراب ہوجانیکا بڑا خوف ہی ۔

قصہ ۵۱

امیر المومنین ہارون الرشید نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ
ہمارے مکان پر آکے بچوں کو مؤطا کی کتاب سنایا کیجئے امام نے فرمایا
کہ یہہ سب علم آپ ہی کے گھرانہ سے نکلا ہی اگر آپ ہی اوسکو عزت
دینگے تو عزیز ورنہ ذلیل ہو جائیگا اور علم ایسی چیز ہی جسکو لوگ
خود حاصل کرتے ہیں نہ علم لوگوں کو خلیفہ نے یہہ سنکر کہا آپ
سچ فرماتے ہیں اور اپنے بچوں کو حکم دیا کہ تم بھی اور بچوں کی
طرح کتاب سننے کے لئے مسجد میں جایا کرو ٭

حاصل

تحصیل علم کے لئے استاد کے پاس جانا یا عام لوگوں کے ساتھ شریک
بنا ہرگز بیعزتی نہیں ہے ٭

قصہ ۵۲

مد بن المنکدر نیک نیت تاجر تھے مختلف قیمت کے کپڑے اون کے
س رہا کرتے ایک دفعہ اُن کی غیبت میں کسی شاگرد نے ایک کپڑا
سکی قیمت پانچ دینار تھی ایک اعرابی کے ہاتھ دس دینار کو بیچ ڈالا

جب شیخ کو معلوم ہوا تو تمام دن اوس اعرابی کی جستجو کرتے پھرے جب اوس سے ملاقات ہوئی تو کہے کہ وہ کپڑا جو تو لایا ہی پانچ دینار سے زیادہ قیمت کو نہیں بکتا اعرابی نے کہا خیر کچھہ مضایقہ نہیں میں تو اپنی رضامندی سے خرید لایا ہوں شیخ نے فرمایا کہ جو بات میں اپنی ذات کیواسطے پسند نہیں کرتا کسی مسلمان کے لئے بھی پسند نہیں کر سکتا ہوں یا تو کپڑا واپس کر اور اپنے دینار لیجا یا پانچ دینار جو تجھسے افزود لئے گئے ہیں لے لے یا میرے ساتھہ چل تا اس سے عمدہ کپڑا تجھکو دوں اعرابی نے پانچ دینار لے لئے اور کہا کہ سبحان اللہ یہہ ایسا شیخ ہی اگر قحط کے وقت ہم اس کا نام لیکر دعا کریں تو خدا ایتعالے پانی برساوے ٭

حاصل

عامہ خلایق کے نقصان کو اپنے ذاتی نقصان کے مانند سمجھنا کمال دینداری ہی ٭

قصہ ۵۳

ابرہہ جو یمن کا حاکم تھا جب اوس نے دیکھا کہ حج کے موسم میں بہت سے

لوگ کعبہ کی زیارت کیلئے جمع ہوتے ہیں اوس نے حسد سے صنعا میں
ایک گرجا بنوایا اور اوسکے درودیوار کو طلا ونقرہ لگایا موتی وجواہر
سے اوسکو مرصع کیا اور جبرًا لوگوں کو اوسکی زیارت کے لئے بلوایا
مکہ کے رہنے والوں سے کسی نے وہاں جاکے اعتبار پیدا کیا اور
فرصت پاکے اوس گرجہ میں پایخانہ پھر کر اوسکے درودیوار کو نجاست
لگا کر بھاگ گیا یہہ حال دیکھکے ابرہہ کو نہایت غصہ آیا حبشیوں کی
فوج ساتھہ لیکر کعبہ معظمہ کو توڑنے چلا جب قریب پہنچا تو خدا ایتعالے کے
حکم سے ایک جماعت پرندوں کی جسے ابابیل کہتے ہیں دریا کے طرف
سے موجود ہوئی ہر ابابیل کی چونچ اور پنجوں میں ایک ایک کنکر
تھا وہ پرند اوس لشکر پر کنکر ڈالنے لگے جسپر وہ کنکر گرتا تھا وہ فورًا
مرجاتا تھا یہاں تک کہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا ایک شخص جو بچکے حبش
کے جانب بھاگا اوس کے ساتھہ ایک پرندہ بھی تعاقب کیا جب وہ
شخص اپنے پادشاہ کے پاس پہنچکر یہہ سرگذشت بیان کرچکا تب
اوسپر بھی کنکر گرایا اور اوسکو ہلاک کیا - ابرہہ کو جذام کی بیماری
ہوئی جسسے اوسکے انگلیاں گرگئیں اور وہ مرگیا ♦

حاصل

حسد سب سے اول حاسد کو خراب کرتا ہے۔ اور جس چیز کو خدا نے بزرگی دی ہو اوسکی خرابی چاہنے سے بجز رسوائی کے کچھہ حاصل نہیں ہوتا ❊

قصہ ۵۴

ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام کے مکان میں آرام کرتے تھے دفعتہً مسکراتے ہوے بیدار ہوے ام حرام نے تبسم کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اسوقت میری امت کا ایک گروہ مجھے دکھلایا گیا جو بادشاہوں کے مانند سمندر میں تخت پر بیٹھے ہوے جہاد کیلئے نکلینگے غرض ستائیس ہجری عہد خلافت حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ میں حضرت معاویہ نے خلیفہ کی اجازت سے جہاز پر سوار ہوکے جزیرہ قبرس پر چڑھائی کی اور اوسکو فتح کرلیا بعدِ فتح ملکی مصلحتوں کے لحاظ سے وہاں کے باشندوں کو پراگندہ ہو جانیکا حکم دیا گیا وہ لوگ آپسمیں ایک دوسرے سے ملتے اور روتے تھے حضرت ابو الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ یہہ

حال دیکھہ کے خود بھی رونے لگے جبیر بن نفیر صحابی نے آپ سے
پوچھا کہ آج اللہ تعالیٰ اسلام کو فتحمندی دی سو اوس روز آپ کے
رونے کی وجہ کیا ہی۔ ابوالدرداء نے فرمایا قبرس کے باشندوں
کو دیکھئے باوجود اس قوت و شوکت کے جب اونہوں نے خدا کی
نافرمانی کی تو خدا نے کس طرح اون کو ہمارے ہاتہہ سے ذلیل کیا۔
افسوس ہی کہ آخر مسلمانوں نے غیر قوموں کی متابعت کرکے اپنے
مذہب کے پاکیزہ اصول پر قایم نرہے تو غیر قوموں میں اون کا رعب
باقی نرہا اور ایک ہزار دو سو چہانوے ۱۲۹۵ہجری میں جب روم
و روس کی لڑائی ہوی تو ترکی افسروں کی بے ایمانی سے قبرس
کو انگریزوں نے مفت ہضم کرلیا انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

حاصل

دوسروں کو مصیبت میں دیکھکر ہم کو عبرت پکڑنی چاہیئے مسلمانوں
نے جو ترقی دنیا میں کی وہ سب بدولت اپنے مبارک مذہب کے تھی
جب سے وہ مذہب کے اصول پر پورے پورے قایم نرہے نہ تو
اونکو دنیا ہاتہہ دیتی ہی اور نہ وہ دین میں پکے نکلتے ہیں ؎

قصہ ۵۵

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد صحابی کو ملک حمص کا عامل کیا اونہوں نے مقام حکومت پر پہنچکے ایک سال تک کسی قسم کی اطلاع حضرت عمر کو نہ کی اسلئے حضرت عمر کو عمیر سے کسیقدر بدگمانی ہوئی لکھہ بھیجا کہ خط دیکھتے ہی معہ اوس مال کے جو تم نے وہاں پیدا کیا ہو چلے آو عمیر نے فوراً اپنا توشہ دان اوٹھا کر اوسمیں کہانیکا ضروری سامان رکھہ لیا اور پانی کی ابریق اور عصا اوٹھا کر حمص سے پیادہ پا مدینہ منورہ کو چلے آئے سفر کی صعوبت سے رنگ متغیر چہرہ غبار آلود ہوگیا تھا اور بال بڑھ گئے تھے اوسی حال سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خدمت میں پہنچے اور سلام کیا حضرت عمر نے حال پوچھا عمیر نے جواب دیا کہ حال یہی ہے جو آپ دیکھہ رہے ہیں تندرست ہوں ابھی خون بدن میں موجود ہے دنیا کی سینگ پکڑکے کھینچ لایا ہوں یہہ سن کے حضرت عمر کو گمان ہوا کہ شاید وہ اپنے ساتھہ کچھہ مال لائے ہیں دریافت فرمایا کہ تمہارے ساتھہ کیا مال ہے عمیر نے کہا ایک توشہ دان ہے جسمیں ضروری سامان رکھتا ہوں اور

ایک قدح ہے جسمیں کھانا کھاتا اور کپڑے دھوتا ہوں اور
ایک ابریق ہی جسمیں پانی پینے اور طہارت کرنے کا رکھتا
ہوں اور ایک عصا ہے جسکے سہارے سے چلتا پھرتا اور
کبھی کوئی دشمن ملے تو اوسکو دفع کرتا ہوں بس دنیا کی اصل
چیزیں یہی ہیں اور اسکے سوا جو کچھہ ہی وہ انہیں کے تابع
ہی حضرت عمر نے پوچھا کیا تم حمص سے یہان تک پیادہ پا
چلے آئے کہا ہاں حضرت عمر نے فرمایا کیا کسی نے تمکو ایک
جانور بھی سواری کیلئے نہ دیا کہا نہیں اور میں نے کسی سے
مانگا بھی نہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ مسلمان برے ہیں
جنہوں نے تم کو اس حال سے روانہ کیا عمیر نے کہا یا امیر المومنین
خدا سے ڈرئے خدا تعالی نے غیبت سے منع فرماتا ہی حالانکہ
میں وہاں کے مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوے دیکھہ آیا ہوں
پھر حضرت عمر نے اون سے پوچھا کہ ہمنے تمہیں کس لئے اور
کہاں بھیجا تھا اور تمنے وہاں جاکر کیا کام کیا عمیر نے بیان
کیا کہ جب آپ نے مجھکو جانیکا اذن دیا تب میں سید ھا

حمص کو گیا اور وہاں کے نیک اور لایق آدمیوں کو جمع کر کے
خراج وصول کرنیکے کام اون کے سپرد کیا جب مال جمع ہوتا
تھا تب جو مستحقین وہاں تھے اونکو تقسیم کر دیتا تھا حضرت
عمر نے پوچھا کیا تم ہمارے لئے کچھہ مال نہیں لائے عمیر نے
کہا اگر بعد تقسیم کے کچھہ بچتا تو ضرور آپ کی خدمت میں حاضر کرتا یہہ
سنکے حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ عمیر کیلئے دوسرا فرمان لکھا جائے
عمیر نے انکار کیا اور کہا کہ اب تو میں نہ آپ کی اور نہ آپ کے
بعد کسی دوسرے خلیفہ کی عہد حکومت میں عملداری کرونگا
بس اب مجھے اپنے گھر رہنیکی اجازت دیجئے حضرت عمر نے اونکو
اجازت دی مگر ایک شخص کو جسکا نام حارث تھا سو دینا
دے کے فرمایا کہ تم عمیر کے گھر مہمان جاؤ اگر اون کے گھر
میں کچھہ آثار مالداری کے پائے جائیں تو چپکے سے چلے
آنا اگر وہ فی الحقیقت محتاج ہیں تو یہہ سو دینار اونکو دے دینا
غرض عمیر کا مکان جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلہ پر تھا
حارث وہاں پہنچا اور دیکھا کہ عمیر اپنے گھر کی دیوار کے سایہ

میں بیٹھے ہوے کپڑوں پر سے جوئیں چن رہے ہیں نزدیک جاکر
سلام کیا عمیر نے جواب سلام دیا اور انکو اپنے گھر مہمان رکھا مدینہ
منورہ اور امیر المومنین کی حالت پوچھی حارث نے سب کی اچھی
حالت بیان کی پھر عمیر نے پوچھا کہ مسلمانوں کا کیا حال ہے شرع
کے حدود انپر جاری ہوتے ہیں یا نہیں حارث نے کہا برابر
جاری ہیں یہاں تک کہ خود امیر المومنین کے لڑکے کو کسی گناہ
کے ارتکاب پر اسقدر حد مارے گئے کہ وہ مر گیا یہ سن کے عمیر نے
دعا کی کہ خدایا جہاں تک مجھکو علم ہے عمر تجھے بہت دوست
رکھتے ہیں تو اونکی اعانت کر تین روز تک حارث اون کے گھر
مہمان رہا جو کی ایک روٹی جو اون کے گھر پکتی تھی وہ تو مہمان
کو کھلا دیتے تھے اور گھر والے بھوکے رہتے تھے تیسرے روز
جب گھر والوں پر فاقوں سے نہایت سختی ہوی تب عمیر نے
حارث سے کہا کہ اب ہم بالکل بیطاقت ہو گئے ہیں اگر تم چاہتے
ہو تو ہمارے ہمسایہ والوں پاس جو ہم سے کسیقدر متمول ہیں جاکر
ٹھہرو حارث نے سو دینار جو لائے تھے عمیر کے روبرو رکھدئے

اور کہا لیجیے اسکو امیر المومنین نے آپ کو دیا ہی عمیر چلائے اور
کہنے لگے کہ ہم کو اسکی حاجت نہیں لیجاؤ اونہیں کو دے دو مگر
عمیر کی بی بی نے اپنے شوہر سے کہا کہ مال پھیرتے کیوں ہو اگر تم کو
حاجت نہیں ہی تو اور حاجتمندوں کو دیدینا عمیر نے کہا ہمارے
پاس تو کوی ایسی شے بہی نہیں ہی جسمیں اسکو لیکر رکھیں
تب اونکی بی بی نے اپنی دامنی سے تھوڑا کپڑا پھاڑ دیا عمیر نے
اون دیناروں کو اوس کپڑے میں باندھ لیا اور چپکے سے باہر
لیجا کر محتاجوں اور شہیدوں کی اولاد میں اوسیوقت سب
تقسیم کر دیا اور حارث سے کہدیا کہ اچھا جائیے اور امیر المومنین
کی خدمت میں ہمارا سلام عرض کر دیجئی حارث حضرت عمر پاس
آیا اور یہہ سب سرگذشت بیان کی حضرت عمر نے پوچھا آخر اونہوں
نے دینار کیا کیے حارث نے کہا اسکی تو مجھے خبر نہیں پھر حضرت
عمر نے اونکو فوراً طلب کیا اور پوچھا کہ تم نے دینار کیا کیے
عمیر نے کہا آپ کو اس سے کیا بحث ہی جب حضرت عمر نے اون کو
تنگ کیا تو کہا ہمنے اپنے لئے کچھہ توشہ پہلے سے بھیج رکھا ہی

حضرت عمر نے فرمایا خدا تم پر رحم کرے اور حکم کیا کہ عمیر کو ایک وسق
اناج اور دو کپڑے دلوا دو کپڑے تو اونہوں نے لے لیا اور کہا
کہ بی بی برہنہ ہی مگر اناج کے نسبت یہہ کہا کہ ہمارے گھر ایک صاع جو
رکھے ہیں جب وہ خرچ ہو جائیں گے تب خدا پھر بھیجدیگا یہہ کہکر
وہ اپنے گھر چلے گئے اور چند روز کے بعد انتقال کیا انا للہ وانا الیہ
راجعون حضرت عمر کو بہت ملال ہوا صحابہ وغیرہم کو ساتھ لیکر
بقیع کو اونکی زیارت کیلیئے گئے اور حضار کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ
اسوقت ہر شخص اپنی اپنی تمنا بیان کرے ہر شخص نے مختلف مطالب
اور مقاصد بیان کیے حضرت عمر نے فرمایا میری یہہ آرزو ہی کہ خدا تعالے
ایک گروہ کثیر اہل اسلام میں عمیر کے مانند پیدا کرے اور میں مسلمانوں
کی آسایش کیلیئے اون سے مدد لوں ٭

حاصل

امارت ملنے کے بعد تعلقات دنیا سے پاک رہنا مردان خدا کا کام ہی
دنیا میں رعایا کو جسقدر عمدہ بادشاہ کی ضرورت ہی اوسیقدر بادشاہ
کو بھی عمدہ اہلکاروں کی ضرورت ہی ٭

قصہ ۵۶

بنی اسرائیل میں ایک نیک مرد کم سن لڑکا رکھتا تھا اور اوس کے پاس
بجز ایک گائے کے کچھہ جایئداد نہ تھی جب اوس نیک مرد کی موت کا
زمانہ قریب آیا تب اوس نے گائے کو جنگل میں لیجا کر چھوڑ دیا اور
کہا اے حافظ مطلق میں اس گائے کو میرے فرزند کے جوان ہونے
تک تیرے سپرد کرتا ہوں بعد اوس کے وہ نیکمرد مر گیا لڑکے کی پرورش
اوسکی والدہ کرتی تھی اور گائے جنگل میں باطمینان چرا کرتی جب
کسی شخص کو دیکھتی تو بھاگ جاتی یہانتک کہ وہ لڑکا جوان ہوا
اور نہایت صالح ہوا شب کے اوس نے تین حصے کئے تھے ایک
حصۂ شب میں عبادت کرتا دوسرے حصہ میں سوتا تیسرے حصہ
میں ماں کی خدمت کرتا اور دن کو جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت
کرتا اور اوسکی قیمت کے تین حصے کر کے ایک حصہ خدا کی راہ میں
خیرات کرتا دوسرا حصہ اپنی ماں کے نذر کرتا تیسرے حصے سے
خود کھاتا ایکروز ماں نے اپنے فرزند صالح سے بیان کیا کہ تیرا باپ
ایک گائے جنگل میں خدا کی حفاظت میں چھوڑ گیا تھا اوس گائے

رنگ پوست کے نیچے مثل شعاع آفتاب کے چمکتا ہی اوسکو جاکر لے آ
فرزند نے ماں کے ارشاد پر جنگل میں گیا اور دیکھا کہ واقعی اوس
صنعت کی گاے چر رہی ہی اوسکو آواز دی کہ اگر تو وہی گائے
ہی جسکو میرا باپ جنگل میں چھوڑ گیا ہی تو میرے پاس چلی آؤ
گائے فوراً جوان کے پاس آ کھڑے ہوی جوان اوس کے گلے
میں رسی باندھکر لے چلا اوسوقت گائے بحکم خدای عزوجل
گویا ہوئی کہ اے جوان ماں کے فرماں بردار تو مجہہ پر سوار ہو کے
چل تا تجھکو پیادہ پائی سے تکلیف نہو وے جوان نے جوابدیا
کہ میری والدہ نے تجھہ پر سوار ہونے کا حکم نہیں دیا اسلئے میں
سوار نہیں ہو سکتا ہوں اوسوقت گائے نے کہا کہ صرف تیرا امتحان
منظور تھا اگر تو میرے اوپر سوار ہوتا تو پھر میں تیرے ساتھ
نہ چلتی غرض تھوڑے عرصہ میں جوان نے گائے کو اپنی ماں
کے پاس لے آیا اوسوقت ماں نے بیٹے کی محتاجی اور اوسکی
شبا روزی محنت پر خیال کر کے صلاح دی کہ اس گائے کو بازار
میں لیجاکر فروخت کرتا اوسکی قیمت سے چندے تجھکو آرام سے

بسر ہوں جوان نے ماں سے دریافت کیا کہ کس قیمت کو بیچوں
چونکہ اوس زمانہ میں گائے کی قیمت تین دینار سے زیادہ نہ تھی
ماں نے کہا تین دینار کو بیچ ڈالنا مگر قیمت طے ہوئے بعد مجھے
اطلاع کرکے دینا جوان نے گائے کو بازار میں لے آیا اور ادھر
خدا نے ایک فرشتہ گائے کی خریداری کے واسطے روانہ
کیا تاکہ بندگان خدا کو اوس کی قدرت کاملہ معلوم ہو
فرشتہ نے جوان سے قیمت پوچھی اوس نے کہا کہ قیمت تین دینار
ہی مگر میرے والدہ کی اجازت شرط ہی فرشتہ نے کہا کہ میں
تجھکو چھے دینار دیتا ہوں بلا اجازت ماں کے ابھی مجھکو گائے
دیدے جوان نے اِس سے انکار کیا اور ماں سے یہہ قصہ اگر
بیان کیا ماں نے اجازت دی کہ اچھا چھے دینار کو بیچ ڈالو جوان
خریدار کے پاس واپس آیا تب فرشتہ نے بارہ دینار قیمت
لگائی اور کہا کہ بلا اجازت ماں کے مجھے دے ڈے جوان
نے کہا اگر گائے کے برابر تو مجھے سونا بھی دیگا جب بھی میں
بغیر اجازت اپنی ماں کے نہ بیچوں گا اور پھر آکے ماں سے یہہ سب

کیفیت بیان کی ماں نے کہا یہہ خریدار انسان نہیں ہے بلکہ
فرشتہ معلوم ہوتا ہی اور تیرا امتحان کر رہا ہی اب تم اوس سے
دریافت کرو کہ ہم تجھسے مشورہ لیتے ہیں آیا اس گائے کو فروخت
کریں یا نکریں چنانچہ جوان نے خریدار سے اسیطرح گفتگو کی
فرشتہ نے کہا کہ ابھی فروخت مت کرو قریب بنی اسرائیل میں
ایک قتل واقع ہوگا اوسوقت حضرت موسی علیہ السلام اس گائے
کو خریدینگے تب قیمت اسکی چمڑا بھر کے سونا لینا تھوڑا زمانہ گذرا
تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو بڑا مالدار تھا اور سوائے ایک
محتاج برادرزادہ کے کوی وارث نہ رکھتا تھا بھتیجہ نے بطمع مال
ایکروز موقع پاکر اوسکو قتل کیا اور نعش اوسکی دوسرے قریہ
کے سرحد پر ڈالدی اور چند اوباشوں سے اتفاق کرکے حضرت
موسی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور دعوی قصاص کا پیش
کرکے نہایت اصرار او رمبالغہ سے درخواست کی کہ آپ اللہ
جلشانہ کی درگاہ میں دعا کیجئے تاکہ قاتل معلوم ہوجائے حضرت
موسی علیہ السلام نے دعا کی حکم الہی ہوا کہ ایک گائے ذبح کرو

اور ذبیحہ کا گوشت مقتول کے جسم پر مارو مردہ خود زندہ ہوکر
قاتل کا نام بتلادیگا اوسوقت بنی اسرائیل نے دریافت کیا کہ
وہ گائے کیسی ہی اور اوسکا رنگ کیسا ہی مبادا ہم کوی عام
گائے کو ذبح کریں اور مشیت کسی خاص گائے کے نسبت ہو
تب ایک خاص صفت کی گائے بیاں کی گئی جو بجز اوس جوان
کے اور کہیں نہ تھی غرض انفصال قمت اوسی پر ہوا جو فرشتہ
نے بیان کی تھی پھر اوس گائے کو ذبح کرکے گوشت کا پارہ مقتول
کے جسم پر مارا وہ فورًا زندہ ہوا اور اپنے قاتل کو بتلا کر پھر مرگیا
مقتول کا جو مال تھا اوس سے چمڑا گائے کا سونہ سے بھر کے
جوان صالح کو دیدیا اور قاتل کو قصاصًا قتل کیا ٭

حاصل

والدین کی اطاعت کرنے سے دنیا و آخرت میں فائدہ ہوتا ہی
بیگناہ آدمی کو تکلیف دینے سے آخرت کی سوا اکثر دنیا میں
بھی سزا ملجاتی ہی ٭

قصہ ۵۷

ملک اسکندریہ میں قدیم زمانہ کا بنا ہوا نہایت مضبوط اور بہت ہی بلند
ایک مینار تھا اور اوسپر اقسام اقسام کے عجیب اور مفید صور
اور نقوش بنے ہوے تھے منجملہ اون کے پیتل کی چند مورتیں تھیں
ایک پتلا اپنے ہاتھ کی انگلی سے افتاب کو دکھلاتا اور جس برج
میں افتاب جاتا اوسکی انگلی بھی اوسیطرف پھرتی رہتی ایک
تصویر وقت نما تھی گھنٹہ گھنٹہ کے فاصلہ سے طرح طرح کی خوش
آواز اوسمیں سے نکلتی اور ایک شکل اسطرح کی تھی کہ جب
دشمن ایک روز کے راستے پر پہنچے تو اوسمیں سے ایک ایسی
مہیب آواز نکلتی جس سے تمام شہر کے لوگ مطلع ہو کر اپنا اپنا
انتظام کر لیتے اور ایک دوربین آلہ اس قسم کا بنا ہوا تھا جس
کے ذریعہ سے قسطنطنیہ کا ملک جو وہاں سے بہت فاصلہ پر
ہی نظر آتا تھا اگر غنیم کی فوج وہاں سے کوچ کرتی تو یہاں اوسکی
تدبیر اندفاع میں مشغول ہوتے ایک بڑا آتشی آئینہ اس قسم
کا سمندر کے جانب لگا ہوا تھا اگر اوسکو آفتاب کے مقابل
کرتے تو جتنے کشتیاں اوسکے محاذی ہوتیں جل جاتیں غرضکہ

جب مسلمانوں نے ملک اسکندریہ فتح کر لیا تو قیصر روم کو رشک ہوا چاہا کہ کسی تدبیر سے اوس مینار کی منفعت زایل کروں یہہ سوچ اوس نے اپنے چند معتبر پادریوں کو مسلمان حاکم کے پاس بھیجا اونہوں نے آکر منافقانہ اسلام قبول کیا اور اپنا اعتبار بڑھایا بعد چندے وزکے ایک جعلی خط ذوالقرنین کا دکھلایا جسمین لکہا تھا کہ منارۂ اسکندریہ میں میں نے بہقدر مال وجواہر دفینہ رکھا ہے غرض اون منافقوں نے حاکم کو مغالطے دے کر دو ثلث منارہ تڑوا دیا اور دفعتہً فرار ہو گئے اوسوقت مسلمانوں نے سمجھا کہ یہہ مکار تہے پھر اوس منارہ کی ترمیم تو کی مگر اوسمیں جو عجائبات تھے اونکو درست نہ کر سکے ؛

حاصل

دشمن سے جب دشمنی چل نہیں سکتی تو دوستی کے پردہ میں دشمنی کرتا ہی - اور جو کام بے سمجھے بوجھے خود غرضوں کی رائے پر کیا جاتا ہی ضرور اوسمیں نقصان ہوتا ہی ؛

قصہ ۵۸

نعیمان بن عمرو انصاری صحابی رضی اللہ عنہ بڑے خوش مزاج
اور ظریف آدمی تھے ہمیشہ لوگوں کو ہنسائے رہتے ایکدفعہ ایک دینار
کا شہد خرید کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ لائے
اور اعرابی کو حضرت کے دولت سرا پر بٹھلا کے کہدیا کہ جب
حضرت برآمد ہوں دام حضرت سے لیلینا جب حضرت کو یہہ حال معلوم
ہوا تو نعیمان سے اس کا سبب پوچھا اونہوں نے بیان کیا مجھے کیطرح
آپ کو کھلانا منظور تھا اور ہاتھ میں دام نہ تھے اسلئے یہہ تدبیر کی
حضرت نے تبسم فرمایا اور قیمت اوسکی دیدی - ایک مرتبہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نعیمان اور سویبط کو اپنے ہمراہ تجارت
کے لئے ملک بصرے کو لے چلے راہ میں نعیمان کو کھانیکی اشتہا ہوئی
سویبط سے کھانا مانگا اونہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر ابھی آتے ہیں
اونکے ساتھ کھانا نعیمان یہہ سنکے چپکے سے چلے اور اونٹوں کے
سوداگروں سے جاکر کہا میرے پاس ایک عربی غلام بہت فصیح و
بلیغ بکاؤ ہے جب وہ خریدنے پر راضی ہوکے ہمراہ ہوئے تو
اونسے یہہ بھی کہدیا کہ وہ غلام زبان دراز ہے عجب نہیں کہ تم کو

دیکھکر کہنے لگے کہ میں آزاد ہوں اگر تم کو ان سب باتوں پر اوس
کا خریدنا منظور ہو تو میرے ساتھ چلو ورنہ نہیں سے جواب دید و
سوداگروں نے کہا اس کا کچھ مضایقہ نہیں ہم تو اوسکو خرید ینگے
غرض نعیمان نے دس کم عمر اونٹنیوں کو سوداگروں سے لیکر
اوس کے عوض میں سویبط کو اونکے ہاتھہ بیچڈالا سویبط پکارنے
لگے بھائی میں تو آزاد اور برابر کا رفیق ہوں مگر سوداگروں نے
ایک نہ سُنی اور کہا کہ ہم کو تیرا حال پہلے ہی سے معلوم ہو چکا
ہی اب زیادہ باتیں مت بنا یہہ کہکے سویبط کے گلے میں
رسی باندھکے کھینچتے ہوے اپنے قافلہ لیگئے جب حضرت ابوبکر
کام سے فارغ ہو کر تشریف لے آئے تب یہہ کیفیت معلوم ہوئی
آپ نے اونٹنیاں واپس کردیں اور سویبط کو گھر لے آئے برابر
ایک سال تک صحابہ اس قصہ کو بیان کر کے آپس میں ہنستے تھے۔
ایکدفعہ مخرمہ نامی نابینا آدمی نے پیشاب کرنا چاہا نعیمان نے اوس
کا ہاتھہ پکڑ کے مسجد میں لا بٹھلا دیا جب اوسنے پیشاب کرنا چاہا
تو لوگوں نے کہا ہاں کیا کر رہے ہو یہہ تو مسجد ہی مخرمہ نے پوچھا

کسنے مجھے یہاں پیشاب کے لیئے لا بٹھایا معلوم ہوا کہ نعیمان نے
خزیمہ نے عہد کیا کہ ضرور میں تو اون کو ماروں گا یہہ خبر سنکے
نعیمان پھر اون کے پاس آئے اور کہا اگر نعیمان سے انتقام
لینا چاہتے ہو تو اب موقع بہت ٹھیک ہی غرض بیچارے نابینا
کا ہاتھ پکڑ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیٹھہ پر جو مسجد میں نماز
پڑھ رہے تھے لیجا چھوڑ دیا خزیمہ نے چاہا کہ غصے سے حضرت
عثمان کو پیٹے لوگوں نے آواز دی کہ ہاں خبردار یہہ تو امیر المومنین
ہیں خزیمہ بہت شرمندہ ہوا اور پوچھا کہ اب کون مجھے یہاں لے
آیا معلوم ہوا کہ وہی نعیمان یہہ سنکر خزیمہ نے عہد کیا کہ اب
ہرگز میں نعیمان سے بدلہ لینے کا ارادہ نکرونگا ❊

حاصل

ظریف آدمی کی زیادتی لوگوں کو بری نہیں معلوم ہوتی ❊

قصہ ۵۹

ایک شب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حسب عادت شہر کی گشت
کرتے ہوئے ایک مکان پہ پہنچے دیکھا کہ وہاں ایک عورت

ہنڈیا چولہ پر چڑھای بیٹھی ہی اور اوسکے اطراف ننھے ننھے
بچے بلک بلک کر رو رہے ہیں حضرت عمر نے حال پوچھا اوسنے
بیان کیا کہ حال کیا کہوں خدا عمرؓ کو سمجھے ہمارا خلیفہ ہوا اور ہمسے
غافل بیٹھا ہی ہم پر فاقے گذر رہے ہیں اور یہہ معصوم بچے
بھوک اور تہنڈ کے مارے بیچین ہیں انکو بہلانے کے لئے
ہنڈیا میں پانی ڈالکر چڑھائی ہی حضرت عمر نے فرمایا خدا تجھہ
پر رحم کرے بھلا ہزارہا مخلوق میں عمر کو تیری حالت کیونکر
معلوم ہو سکتی تھی تجھکو ضرور تھا کہ اون کے پاس اپنا عرض
حال کرتی اوس عورت نے کہا کیا خوب آیا یہہ خلیفہ کا فرض
نہیں کہ اپنے رعایا کی پوری پوری خبرگیری کرے یہہ سنکر
حضرت عمرؓ بہت مضطرب ہوے اور فوراً بیت المال میں داخل
ہو کے آٹا۔ گھی۔ گوشت۔ کھجور۔ اور کچھہ کپڑے اور نقد لیکر
اسلم غلام سے فرمایا کہ اسکو ہمارے سر پر رکھدو اسلم نے عرض
کی یا امیرالمومنین غلام تو خدمت کیلئے حاضر ہی حضرت عمرؓ
نے فرمایا نہیں قیامت میں میرے گناہوں کا بوجہہ دوسرا نہیں

اوٹھائیگا یہہ کہکے وہ سب اسباب خود اوٹھالیا اور اوسی
مکان پر پہنچکے اپنے ہاتھہ سے کھانا پکا اون بچوں کو کھلایا
جب وہ سیر ہوے تو اونسے اسطرح کی خوش طبعی کی کہ
وہ سب خوش ہوکے ہنسنے بولنے لگے اون کو اس حال پر
دیکھکے آپ وہاں سے رخصت ہوے اوس عورت نے
دعائیں دیں اور کہا کہ خلافت کے لئے عمر سے آپ زیادہ لایق
ہیں یہہ سنکر آپ چپ رہے اور باہر آکے اسلم سے یوں فرمایا کہ
ان بچوں کا بلبلانا دیکھکے مجھے بہت رقت آئی اور خوف
آلہی پیدا ہوا یہہ عہد کیا تھا کہ جب تک ان کو ہنستے بولتے
نہ دیکھوں یہاں سے نہ جاوں ؁

حاصل

پادشاہ کا فرض ہے کہ حتی الامکان اپنی رعایا کی خبرگیری کرے
اور اون کے معاش کے ذرایع پیدا کرے خدا ترس اور عادل
پادشاہ سلطنت کو صرف اپنی ذاتی آرام و آسایش کا ذریعہ
نہیں سمجھتا ؁

قصہ ۶۰

حضرت لقمان داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں بڑے مشہور حکیم
تھے خدا تعالیٰ نے اون کو کمال عقل و حکمت عطا کی تھی عقلمندی کے
باتیں جو شرع کے مطابق ہوتیں لوگوں کو سکھلاتے حضرت
لقمان کے عمدہ نصایح دنیا میں مشہور و معروف ہیں مگر یہاں
صرف وہی نصایح بیان کئے جاتے ہیں جنکو اللہ جلشانہ نے قرآن
مجید میں لقمان سے ذکر فرمایا ہی کہ لقمان نے اپنے فرزند کو یوں
نصیحت کی ای میرے پیارے لڑکے ہرگز اللہ جلشانہ کا شریک مت
ٹھہرا کہ بیشک شرک بڑی بے انصافی ہی اور یقین کر کہ اللہ جلشانہ
سب پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہی اگر کوئی چیز رائی کے دانے
برابر بھی کہیں پتھر یا آسمان یا زمین میں چھپی ہوی ہو اللہ جلشانہ
اوس کو حاضر کرسکتا ہی مقرر اللہ تعالیٰ بڑا لطیف اور خبیر ہی ۔
ای فرزند نماز ہمیشہ پڑھا کر اور لوگوں کو نیک بات سکھا اور
برائی سے منع کیا کر اور مصیبت کے وقت صبر اختیار کر بس
یہی ہمت کے کام ہیں دنیا میں غرور نہ کرنا یا اترانا مت کیونکہ

اللہ جلّ شانہٗ مغروروں اور اترانے والوں کو دوست نہیں
رکھتا ہی۔ چلتے وقت متوسط چال چلا کر اور بات آہستہ
کیا کر کیونکہ بری سے بری آواز گدھوں کی ہی۔ چونکہ اِن
نصیحتوں میں حضرت لقمان نے ماں باپ کا حق بیان نہیں
کیا تھا اسلیئے خود اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے حق کے بعد ماں
باپ کا حق بیان فرمایا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہمنی انسان
کو اوسکے ماں باپ کا حق ماننے کیلیئے تقید کیا ہی کیونکہ
ماں نے اوسکو پیٹ میں رکھکر سختی سہی اور دو برس تک
دودھ پلایا پس اولاد کو ضرور ہی کہ ماں باپ کے ساتھ
دستور سے چلیں اگر وہ شرک کے طرف بلائیں تو اونکی
مخالفت واجب ہی ؀

حاصل

عقلمند آدمی دنیا سے اُٹھ جاتا ہی مگر اوسکے عمدہ باتیں
یادگار رہجاتی ہیں ؀

قصہ ۶۱

بوجعفر المنصور خلفای عباسیہ کا دوسرا خلیفہ بڑا عالم اور
عاقل تھا اوسکی عادت یہہ تھی کہ ہر روز علی الصباح دربار
میں برآمد ہوتا اور امر و نہی - عزل و نصب - آبادی قلعجات
و زمینات - امن راہ کے باب میں بنفس خود احکام صادر
کرتا روزانہ جمع و خرچ کو خود بنظر غور ملاحظہ فرماتا - رعایاکے
معاش کے ذرایع اور اونکے آرام و آسایش اور تعلیم و تربیت
کے تدابیر میں غوض و فکر کرتا جب نماز عصر سے فارغ
ہوتا تو اپنے مصاحبین کے ساتھہ بیٹھتا اور اونسی گفتگو کرتا
جب نماز عشا سے فراغت ہوتی تب قلعجات اور اطراف
و جوانب آفاق سے جو کیفیات اور اخبارات آتے اونکو
ملاحظہ کرتا اور ہر ایک امر کے نسبت اپنے وزیر سے مشورہ
کرتا جب رات کا ایک حصہ گذرتا تب وزیر رخصت ہوتا اور
خلیفہ آرام کرتا جب رات کا دوسرا حصہ گذرتا تو بیدار
ہوکے عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوتا اور طلوعِ فجر کے
ساتھہ ہی باہر آکے جماعت سے نماز پڑھتا اور دربار میں

برآمد ہوتا کبھی اس مدبر پادشاہ کے محل میں کسی قسم کا لہو لعب
نظر نہ آیا ایک مرتبہ اتفاقاً خلیفہ نے اپنے محل میں کچھہ گڑ بڑ
سنی اور حماد ترکی خادم سے کہا دیکھہ آ کہ یہہ کیا شور ہی
خادم دیکھہ آیا اور عرض کی کہ ایک غلام طنبور بجا رہا ہی اور
محل کی کنیزیں اوسکو سنتے اور آپسمیں ہنستے بولتے بیٹھی ہیں
خلیفہ نے تعجب سے پوچھا کہ طنبور کیا شی ہی حماد نے طنبور
کی صفت بیان کی خلیفہ نے پوچھا تجھکو اوسکی صفت کسطرح
معلوم ہوی حماد نے عرض کیا کہ میں نے ایک بار خراسان
میں اوسکو دیکھا تھا اور اوسکی کیفیت معلوم کی تھی یہہ سنکے
خلیفہ اوس طرف کو چلدیا خلیفہ کو دیکھکر سب کنیزیں منتشر
ہو گئیں طنبور خلیفہ کے حکم سے اوسکے بجانے والے غلام کے
سر پر مارکے توڑا گیا اور غلام کو گھر سے نکالدیا ؞

حاصل

جو پادشاہ مدبر ہوتے ہیں اور لہو لعب میں مشغول نہیں ہوتے
سلطنت اونکی شایستہ اور رعیت مہذب ہوتی ہی دشمن

اونسے ڈرتا ہی اور قوم اونکی بجان و دل ہواخواہ ہوتی ہی ؞

قصہ ۶۴

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ باوجود کمال دینداری کے دنیوی معاملات میں بھی بہت پکّے تھے آپ کی دینداری کی یہہ حالت تھی کہ آپ نے اپنی عمر کے تمام راتوں کو تین قسم سے بسر کیا ایک شب صبح تک حالت قیام میں دوسری شب صبح تک حالت رکوع میں تیسری شب صبح تک حالت سجود میں جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اسقدر محو ہو جاتے گویا ایک چوب بیحس و حرکت کھڑی ہی اور پرندے آپ کو بیجان سمجھکر سر پر آ بیٹھتے جسوقت اونکی عبادت کو دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ یہہ صاحب ایک لحظہ بھی امور دنیا میں مشغول نہوتے ہوں گے اور پھر جو دنیوی معاملات کے طرف متوجہ ہوتے تو یہہ گمان ہوتا کہ یہہ طرفۃ العین بھی خدا کی عبادت میں مشغول نہوتے ہونگے آپکے پاس سو غلام تھے اور ہر یک کی بولی جدی تھی مگر ابن الزبیر ہر ایک کا جواب اوسیکی بولی میں دیتے تھے ؞

حاصل

جب یہہ ممکن ہی کہ آدمی دینداری کے ساتہہ دنیوی ترقی بھی کرسکتا ہی تو بڑی شرم کی بات ہی کہ محض دنیا طلبی میں ہم دین سے بالکل غافل ہوجائیں ؁

قصہ ۶۴

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عامر الشعبی سے بیان کیا کہ میرے والد حضرت عباسؓ نے مجھے اس طرح نصیحت کی تھی "ای فرزند میں دیکھتا ہوں کہ امیر المومنین عمرؓ تم کو اکثر بلاتے اور اپنے نزدیک بٹھلا کے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تم سے مشورت کرتے ہیں اسلئے تین بات مجھسے خوب یاد رکھو اول اللہ جلشانہ سے ڈرتے رہو اور اس قسم سے چلو کہ کوئی شخص تم پر کسی قسم سے جھوٹ کا تجربہ نہ کرسکے دوسری خلیفہ کے راز کو فاش مت کرو تیسری خلیفہ کے نزدیک کسیکی غیبت مت کرو" عامر نے یہہ سنکے کہا ایک ایک نصیحت ہزار سے بہتر ہی عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ

ایک ایک نصیحت دس ہزار سے بہتر ہی ؛

حاصل

اچھے آدمی اچھی بات کی قدر کرتے ہیں ؛

قصہ ۶۴

جریر اور فرزوق دونو عرب کے مشہور شاعر تھے مگر ہمیشہ ایک دوسرے کی ہجو کیا کرتا ایک مرتبہ حجاج نے اون سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم دونو کو تمھارے آبائی لباس قدیم میں دیکھوں فرزدق جو شہری اور تمیزدار آدمی تھا اوسنے نہایت عمدہ زرق برق لباس پہنا اور سواری میں بیٹھکے آیا۔ جریر قصبائی بدوی تھا تمیز و ترتیب سے اوسکو کیا تعلق مگر اوسنے اپنے قبیلہ کے عقلمندوں سے مشورت کی سبھوں نے کہا کہ ہمارا آبائی لباس لوہا ہی ہیہ سنکے جریر نے لوہے کا بکتر پہنا اور ہتیار باندھے اور کسی دوست سے عربی عمدہ گھوڑا عاریت لیکے اوسپر سوار ہوا اور اپنے قبیلہ کے چالیس سوار کے ساتھہ حجاج کے پاس آیا جب جریر اور فرزوق کا مقابلہ ہوا تب جریر نے کہا کہ

فرزدق کیا ہی گو یا ایک لعبت ہی جو زنانہ لباس پہنکے عروس بنا ہی اور میں مرد ہوں مردانہ لباس سے حاضر ہوا ہوں ؀

حاصل

مردوں کے لیئے زیب و زینت او رنمایش کا لباس وقت پر کچھہ کام نہیں آتا ؀

قصہ ٦٥

امیرالمومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا عبداللہ بالکل احمق تھا ایک روز عبداللہ کا گذر کسی پنہارہ کے دوکان پر ہوا دیکھا کہ چکی میں خچر جوتا ہی اور اوسکے گلے میں گھونگرو باندھے ہیں اسکا سبب پوچھا پنہارہ نے کہا کہ ہم اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں گھونگرو کی آواز موقوف ہونے سے سمجھتے ہیں کہ اب خچر کھڑا ہو گیا اوسوقت اگر اوسکو ہانک دیتے ہیں یہہ سنکر عبداللہ نے کہا اگر خچر کھڑا رہے اور سر ہلایا کرے تو تم کیونکر جانوگے پنہارہ نے کہا بھلا امیر کے برابر اوسکو عقل کہاں ہی یہہ سنکر

معاویہ نے کہا تیرے سب درخواستیں قبول ہوچکیں - افسوس اس بات کا ہی کہ یزید نے اپنے درخواستوں کے قبول ہوجانیکے بعد وہ راہ اختیار نہ کی جو دوزخ سے آزاد ہونیکے لایق ہوجو جو مصیبتیں اوسکے ہاتھہ سے اسلام او مسلمانوں پر پڑیں وہ قیامت تک نہ بھولیں گے ۞

حاصل

چالاک آدمیوں کی بات کا اعتبار کم کرنا چاہیئے دنیا کی ثروت ملنے کے بعد اکثر لوگ اپنے قول کو پورا اور اپنے وعدوں کو ایفا نہیں کرتے ۞

قصہ ۶۶

خلیفہ ہارون رشید اپنے فرزندوں میں بہ نسبت امین کے مامون کو زیادہ عزیز رکھتا تھا اوسپر زبیدہ امین کی والدہ نے خلیفہ سے شکایت کی تب خلیفہ نے دو غلاموں کو بلوایا ایک کو امین کے پاس اور دوسرے کو مامون کے پاس بھیجا اور اون کو سمجھایا کہ تم دو علیحدہ علیحدہ باتوں میں اونسے یہہ درخواست کرو

کہ جب تم خلیفہ ہوگے تو ہم کو کیا دوگے چنانچہ اون دونون نے
اپنے صاحبزادوں کے پاس جاکے ویسا ہی سوال کیا امین نے
اپنے غلام سے کہا کہ میں تجھکو جاگیر دوں گا ۔ مامون نے یہہ سنتے
ہی دواۃ جو روبرو رکھی تھی غلام کو پھینک ماری اور کہا اسے
بدذات کیا تو امیر المومنین کے موت کا خواستگار ہے میری تو
یہہ آرزو ہے کہ ہم سب خلیفہ پر فدا ہوجائیں جب یہہ خبر خلیفہ
کو معلوم ہوئی تب زبیدہ سے کہا کہ دونو کی عقل کو اب دیکھلو ؛

حاصل

عاقل وہی شخص ہے جو قبل وقوع واقعہ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرے

قصہ ۶۷

ایک دفعہ عبد الرحمن بن خالد بن الولید اور عبد الملک بن مروان
میں باہم کچھہ نزاع ہوا اور عبد الرحمن غالب آیا اوسپر بعض لوگوں
نے عبد الملک سے کہا کہ تم اپنے چچا کے پاس جاکر شکایت کرو وہ
عبد الرحمن سے انتقام لیگے یہہ سنکر عبد الملک نے کہا میں وہ
شخص نہیں جو غیر کے پاس جاکر شکایت کروں اور دوسرے کے

ذریعہ سے انتقام لینے کو اپنا انتقام سمجھوں پھر تھوڑے عرصہ کے بعد جب عبدالملک خلیفہ ہوا تو لوگوں نے وہ قصہ یاد دلایا اوسوقت عبدالملک نے کہا کہ پادشاہوں کے دلوں میں کینہ رہنا اور قدرت کے وقت انتقام لینا پادشاہ کے عاجز اور ضعیف ہونے پر دلالت کرتا ہی ؛

حاصل

چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپسمیں جھگڑکے بڑوں کی خدمت میں شکایت لے دوڑنا خلاف ادب ہی - اور قدرت کے وقت معاف کرنا بڑی جوانمردی ہی ؛

قصہ ۶۸

منصور خلیفہ سے کسی نے پوچھا کہ آیا لذتہای دنیا سے کوئی لذت ایسی ہی جو آپ کو نہ حاصل ہوی ہو خلیفہ نے کہا ہاں ایک وہ یہہ کہ میں کسی چبوترہ پر بیٹھا ہوں اور میرے اطراف اصحاب حدیث جمع ہوں اور لکھنے والا مجھسے کہتا جاسے کہ کسنے تم سے یہہ روایت کی خدا تم پر رحم کرے یہہ سنکر ندما اور

وزیر کے لڑکے علی الصباح قلمدان اور کاغذ لیکر پہنچے خلیفہ نے
اونکو دیکھکر کہا کہ وہ لوگ تم نہیں ہو اصحاب حدیث وہ
ہیں جنکے کپڑے میلے ہوں اور پیر زخمی اور بال بڑھ گئے
ہوں اور آفاق میں پھرنا اور احادیث کو جمع کرنا اونکا کام ہو"

حاصل

علم کی دولت کے مقابل میں جو بے زوال ہے دنیا کی چند
روزہ دولت اور ثروت بالکل ہیچ ہی ۞

قصہ ۶۹

خلیفہ ہشام بن عبد الملک جب شہر قنسرین میں ایک محل
جسکو رصافہ کہتے تھے تیار کر چکا تو اوسکو یہہ خواہش ہوئی
کہ ایک روز اسطرح سے خلوت میں بسر ہو کہ کوئی بات غم
کی نہ سنی جاے مگر دو پہر نہ ہونے پائی کہ ایک پرندہ جو کسی
قلعہ سے خون آلودہ کر کے غم کی خبر سنانے کو بھیجا گیا تھا آپہنچا
اوسکو دیکھکر ہشام نے کہا کیا ایک روز بھی بیفکری کا ہمیں
نہ ملیگا ۞

حاصل

دنیا کی دولت وحکومت جسقدر بڑھتی جاے اوسیقدر افکارات اور جھگڑے بھی بڑھتے جاتے ہیں *

قصہ ۷۰

محمد بن حفص الانماطی سے منقول ہی کہ عید کے روز ہم لوگ ماموں خلیفہ کے ساتھہ دستر خوان پر شریک تھے تین سو سے زیادہ اقسام کے کھانے روبرو آئے ماموں ہر ایک چیز کو دیکھکر کہتا تھا کہ اسمیں یہہ نفع ہی جسکا مزاج بلغمی ہو چاہیے کہ وہ اس کھانے سے پرہیز کرے اور جسکا مزاج صفراوی ہو وہ اوسکو کھاوے اور جسکے مزاج میں سودا غالب ہو تو اوسکو چاہیے کہ اسکو نہ کھائے اور جو چاہے کہ کھانا کم کھاے تو وہ اسپر اختصار کرے قاضی یحیی بن اکثم نے یہہ سنکر کہا یا امیرالمومنین جب ہم آپکے علم طب میں غور کرتے ہیں تو گویا آپ اوس علم میں جالینوس ہیں اور جب آپ کے علم نجوم پر غور کیا جاتا ہی تو آپ گویا اوس علم میں ہرمس ہیں اور جب

آپکی فقہ پر نظر ڈالی جاتی ہی تو گویا آپ حضرت علی کے مماثل ہیں
اور جب آپ کی سخاوت دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہی کہ آپ
اپنے وقت کے حاتم ہیں اور جب آپکی صدق اقوال کو دیکھتے
ہیں تب آپ ابو ذر معلوم ہوتے ہیں اور جب آپکا کرم دیکھا جاتا
ہی تو آپکا حال مثل کعب بن مالک کے پایا جاتا ہی اور جب آپ
کی وفا کے طرف خیال کرتے ہیں تو آپ کو مثل سموئل بن عاد کے
پاتے ہیں مامون یہہ سنکر مسکرایا اور کہا کہ انسان کو صرف عقل
کی وجہ سے فضیلت ملی ورنہ ایک گوشت دوسرے گوشت سے
اور ایک خون دوسرے خون سے عمدہ نہیں ہی ✦

حاصل

دنیا میں جامع الکمال آدمی بہت کم ملتا ہی - اگر عقل نہوتی تو انسان
اور حیوان میں کچھہ فرق نہوتا ✦

قصہ ۱۷

ہارون رشید خلیفہ نے ایکدفعہ چار اطبا کو جمع کیا ہندی رومی
عراقی سوادی - اور اون سے کہا کہ ہر ایک طبیب کوئی ایسی دوا

بتلاے جسمیں کوئی ضرر نہو۔ ہندی طبیب نے کہا کہ وہ دوا
جسمیں کچھہ مضرت نہو میری دانست میں ہلیلۂ سیاہ ہی
عراقی نے کہا تخم سپندان ہی رومی نے کہا آب گرم ہی سواوی
جو سب میں زیادہ ذی علم تھا اوسنے کہا ہلیلہ میں یہہ مضرت ہی
کہ وہ معدہ میں پیچ پیدا کرتا ہی اور تخم سپندان میں یہہ علت ہی
کہ وہ معدہ کو رقیق کر دیتا ہی اور گرم پانی معدہ کو ضعیف کرتا ہی
اوسوقت سب اطبا اوسکے طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا
کہ آخر تمھاری دانست میں وہ کونسی دوا ہی سواوی نے جواب
دیا کہ میری دانست میں وہ دوا جسکے ساتھہ کوئی مضرت نہو
یھی ہی کہ جب تک آدمی کو بھوک نہ لگے کھانا نہ کھائے اور کسیقدر
اشتہا ہنوز باقی ہی کہ ہاتھہ کھانیسے کھینچ لے سب نے اوسکی
تصدیق کی اور اوسپر اتفاق کیا +

حاصل

کسیقدر کم کھانے سے آدمی تندرست اور صحیح رہتا ہی کم کھا کے
تندرست رہنا بہتر ہی بہت کھا کر بیمار ہو جانیسے +

قصہ ۷۲

ایک روز ابن سماک واعظ ہارون رشید کے پاس بیٹھا تھا رشید نے پانی پینے کا مانگا اور جب پینا چاہا تو واعظ نے کہا ذرا صبر کیجیے اور پہلے میرے ایک سوال کا جواب دیجیے یعنے یہہ پانی اگر آپ سے منع کر دیا جاوے تو آپ اسکو کس قیمت میں خریدو گے رشید نے کہا اپنا نصف ملک دیکر واعظ نے کہا اب آپ پی لیجیے خدا آپ کو مبارک کرے جب پی چکا تو پھر واعظ نے کہا اگر یہہ پانی آپ کے بدن سے باہر نہ نکل سکے تو آپ کیا دیکر اوسکو نکالنا چاہیں گے رشید نے کہا تمام ملک دیکر واعظ نے کہا ایسا ملک جسکی قیمت ایک گھونٹ پانی اور پیشاب کے لئے کتنی نہو لایق اسکے ہی کہ آدمی اوس میں باہم یکدیگر بدخواہی نکرے ؀

حاصل

جب دنیا جاے قیام نہیں ہی تو اوسکے لئے باہم عداوت کرنا عقل سے بعید ہی ؀

قصہ ۴۳

قاضی یحیی بن اکثم کو ایک شب میں مامون خلیفہ کے پاس رہنے
کا اتفاق ہوا اثنائے شب میں قاضی کو تشنگی ہوی اور اوٹھ
بیٹھا مامون نے حال پوچھا قاضی نے کہا پیاس معلوم ہوتی
ہی اتنا سنتے ہی مامون اپنی خوابگاہ سے اوٹھا اور خود پانی
کا کوزہ لیکر پہنچا قاضی نے معذرت کی اور کہا کہ آپ کسی خادم
کو حکم دیتے مامون نے جواب دیا میرے والد نے اپنے
باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے اور اونہوں نے عقبہ بن
عامر سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سردار قوم خادم قوم ہی ؛

حاصل

مہمان کی تکریم مکارم اخلاق سے ہی ؛

قصہ ۴۴

شریک کے پاس مہدی خلیفہ کا ایک لڑکا آیا اور تکیہ لگائے
ہوئے کوئی حدیث پوچھی مگر شریک نے التفات نہ کیا مکرر سکرر

سوال کیا جب بھی کچھہ جواب نہ دیا اوسوقت اوس نے کہا شاید آپکو شہزادوں کی توہین منظور ہی شریک نے کہا نہیں بلکہ علم کو اہل علم کے پاس زینت دیتا ہوں تاکہ وہ اوسکو ضایع نہ کریں یہہ سنکر اوس لڑکے نے دو زانو بیٹھکر سوال کیا شریک نے کہا ہاں اسطرح علم طلب کیا جاتا ہی ؛

حاصل

علم اور علما کا ادب کرنیسے آدمی خود معزز اور مہذب ہوتا ہی ؛

قصہ ۷۵

بصرہ کے کسی نہر کے لئے ایک گروہ نے مہدی خلیفہ کے پاس دعوی پیش کیا مہدی نے کہا کہ زمین اللہ تعالی کی ملک ہی اور ہمارے ہاتھہ میں عامہ مسلمانوں کے لیے ہی جب تک کسی زمین کو کوئی شخص خرید نہ لے اوس سے جو کچھہ نفع ہوگا وہ عامہ مسلمانوں کے حوایج اور اونکے مصالح میں صرف کیا جاویگا کسی خاص شخص کو اوسپر حق نہیں ہو سکتا اوس گروہ نے یہہ جواب دیا کہ یہہ نہر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ والسلم کے حکم

سے ہماری ہی کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ افتادہ زمین کو جسنے
زندہ کیا وہ اوسیکی ملک ہی اور یہہ زمین افتادہ تھی حضرت کا نام
مبارک سنکر مہدی کو دپڑا اور ما چار خسار زمین پر رکھکے کہنے
لگا جو بات حضرت نے فرمائی وہ میں نے سُنی اور اطاعت
اختیار کی یہہ کہکر پھر اپنی جگہہ پر اجلاس کیا اور کہا اب
یہہ بحث باقی رہی کہ زمین افتادہ تھی یا نہیں درحالیکہ پانی
چار طرف سے بہ رہا ہی کیونکر یہہ زمین افتادہ ہوسکتی ہے
اسپر اگر تم کوئی گواہ پیش کروگے تو زمین تمھارے سپرد
کردیجائیگی ؛

حاصل

جو حاکم احکام شرع کا پابند ہوتا ہی لوگ اوسکے حکم کو
رغبت سے قبول کرتے ہیں ؛

قصہ ۷۶

ایک روز شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ کا صوفیوں کے جماعت
کے ساتھہ ایک رستہ پر گذر ہوا جہاں پاےخانہ کی موری

صاف کرکر نجاست برسر راہ ڈالی جاتی تھی سب لوگ بدبو سے کھڑے ہوئے اور ناک بند کرکے ایکطرف بھاگنے لگے مگر شیخ وہیں کھڑے رہے اور فرمایا کہ ای گروہ تم جانتے ہو کہ یہہ نجاست مجھسے کیا کہہ رہی ہے مریدوں نے عرض کیا آپ ہی ارشاد فرمائے شیخ نے کہا یہہ کہتی ہے کہ کل کے روز میں بازار میں تھی تمام لوگ اپنے کیسے خالی کرکر مجھکو خریدتے تھے مگر میں صرف ایک شب تمھارے پاس رہی سو میری یہہ حالت ہوئی اب مجھے تم سے بھاگنا چاہیئے یا تم کو مجھسے ٭

حاصل

دنیا میں انسان اوسوقت تک بالکل ناقص حالت میں ہے جب تک کہ اوسکا خاتمہ بخیر نہو ٭

قصہ ۷۷

یحیی بن معین جو بڑے مشہور محدث تھے انکے والد رے کے ملک کے عامل تھے وہ اپنے فرزند کے لئے ساڑھے دس لاکھ درہم چھوڑ کر مرے یحیی نے اوس تمام رقم کو احادیث کے لکھنے اور یکھنے

میں صرف کیا حتی کہ جوتا بھی اونکے پیسے میں نرہا مگر چار مکانوں
میں ایکسو چودہ کتب خانے تھے جو بالکل کتابوں سے بھرے
ہوئے تھے یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ میں نے خاص اپنے ہاتھ
سے چھے لاکھ حدیثیں لکھی ہیں ؛

حاصل

علم کا خزانہ فی نفسہ مال کے خزانہ سے عمدہ ہی اہل علم کو جو لذت
کتاب سے ملتی ہی کسی شی سے نہیں ملتی ؛

قصہ ۸۷

عمر بن عبد العزیز جب مدینہ منورہ کے حاکم تھے اوسوقت
دُکین نامی ایک شاعر نے اونکی تعریف میں قصیدہ کہا اوسکے
صلہ میں عمر نے اوسکو پندرہ اونٹنیاں نہایت عمدہ عنایت
کیں شاعر نے اونکو لیکے مصر کا قصد کیا چلتے وقت عمر بن
عبد العزیز نے فرمایا کہ ای دُکین میرے دل میں عجیب قسم
کا حوصلہ ہی کہ جب مجھے کوئی کام ملتا ہی تو اوس سے بڑے
کام کی آرزو پیدا ہوتی ہی جب مجھے کوئی بڑا کام ملے تو پھر آنا

اوسوقت تمھارے ساتھہ اوس سلوک کرو نگا دُکین کہتا ہی کہ جب
میں اپنے شہر میں پہنچا خدا یتعالے نے اونکے بچوں میں بڑی
برکت دی جسکے سبب سے مجھے بہت بڑی فراغت ہوئی ایک
روز میں نے جنگل میں سُنا کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے
یہہ سنکر میں نے خلیفہ کی ملازمت کا قصد کیا راہ میں جریر
شاعر سے ملاقات ہوئی میں نے اوس سے پوچھا کہاں سے
آتے ہو جریر نے کہا کہ میں اوس خلیفہ کے پاس سے آتا ہوں
جو فقیروں کو دیتا ہی اور شاعروں کو نہیں دیتا بہرحال
میں امیرالمومنین کی خدمت میں پہنچا اور ایفاے وعدہ
کی درخواست کی خلیفہ نے مجھے قریب بلوایا اور کہا ابھی
میری وہی حالت ہی جو تجھسے کہا تھا جب میں مدینہ منورہ
کا عامل تھا تو مجھکو حجاز کی امارت کی تمنا تھی جب وہ مل چکی تو
اوس سے بڑے کام کی آرزو ہوئی یہاں تک کہ خلافت ملی اور
دنیوی مرادیں اور خواہشیں سب ختم ہو چکیں اب آخرۃ کی
ترقی کا خیال ہی اسلیئے میں خلق اللہ کے مال میں مطلق تصرف

نہیں کرتا مگر میرا ذاتی مال اسوقت صرف دو ہزار درہم ہیں اوس
سے میں نصف تجھکو دیتا ہوں آخر میں نے وہ مال لے لیا اور
اوس سے مبارک مال پھر کبھی میں نے نہیں دیکھا اب جو مجھے
اسقدر فراغت ہی وہ سب اوسی مال کے بدولت ہی *

حاصل

عالیہمت آدمی کے خیالات ہمیشہ بلند ہوتے ہیں اور مال حلال
میں بہت برکت ہوتی ہی *

قصہ ۷۹

منصور خلیفہ کو حضرت عبداللہ بن عباس کے نبیرہ محمد بن
جعفر کی تقریر نہایت پسند تھی اونسے باتیں کرنیکا بہت
اشتیاق رکھتا تھا لوگوں نے جب خلیفہ کے پاس اونکی
قدر و منزلت دیکھی تو اون سے سفارش کی درخواست
کرتے اور خلیفہ اونکی سفارش سنتا مگر سنتے سنتے آخر
تنگ ہوگیا اور اون سے ملاقات ترک کر دی چند روز
کے بعد پھر خلیفہ اونکی ملاقات کا مشتاق ہوا اور اپنے

خادم ربیع کی معرفت اون کو اسبات پر مجبور کیا کہ آیندہ وہ
کسی کی سفارش خلیفہ کے پاس نہ کریں محمد خلیفہ کی ڈیوڑھی
میں پہنچے ہی تھے کہ لوگوں نے پھر ہجوم کیا اور قریش کے چند
لوگوں نے اپنے عرایض پیش کئے اور درخواست کی کہ ان
عرایض کو خلیفہ کی خدمت میں گذران دیجئے محمد نے عذر
کیا مگر لوگوں نے نہ مانا اور زاری و عاجزی کرنے لگے محمد کو اون
کے حال پر رحم آیا کہا کہ تم اپنے سب عرضیوں کو میری آستین
میں رکھدو اور اوسیطرح سے خلیفہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اوسوقت خلیفہ ایک پر فضا بالاخانہ میں بیٹھا تھا جہاں
سے تمام شہر بغداد کی سیر کر رہا تھا شہر میں ہر طرف نہایت
سرسبز باغات اور عمدہ عمدہ مکانات نظر آتے تھے خلیفہ نے
محمد سے کہا کہ تم اس شہر کی خوبصورتی اور اوسکی رونق کو
نہیں دیکھتے محمد نے عرض کی یا امیر المومنین خدا یتعالے نے
جو کچھ آپ کو دیا ہی اوسمیں برکت دے اور جو جو نعمتیں
آپ کو ملی ہیں اونکو قایم و دایم رکھے فی الحقیقت اہل عرب نے

دولت اسلام میں اور اہل عجم نے ایام گذشتہ میں آپ کے
اس شہر سے زیادہ استوار اور خوش نما شہر نہیں بسایا مگر
ایک وجہ ہی جس سے یہہ شہر میری انکھوں میں بالکل بے قدر
ہی خلیفہ نے پوچھا وہ کیا محمد نے جواب دیا یہی کہ میرا اسکا
اس شہر میں کوی موضع نہیں خلیفہ اسپر مسکرایا اور کہا کہ ہمنے آپکے
آنکھوں میں اس شہر کو خوشنما دکھلانے کے لیئے تین موضع
دیئے محمد خوش ہو کر آداب بجالایا اور خلیفہ کی بقای عمر
و دولت کے لیئے دعا دینے لگا اس اثنا میں عرایض جو لوگوں
نے دیئے تھے آستیں سے گر پڑے محمد جلدی سے اونکو
آستیں میں یہہ کہکر رکھنے لگے کہ چلو تم کو یہاں سے خایب
خاسر پھرنا ہی یہہ حال دیکھکر خلیفہ ہنس دیا اور کہا محمد تم کو
قسم ہی سچ سچ کہو کہ یہہ کیا ماجرا ہی اوس وقت محمد نے
سب کیفیت بیان کی خلیفہ نے کہا ای معتصم الخیر کے فرزند
تم کو بجز کرم کے کوئی بات پسند ہی نہیں آتی پھر اون
سب عرایض کو ملاحظہ کیا اور سبکے حاجتیں روا کیں ؁

حاصل

جس شخص کو خدا تعالےٰ مرجع خلایق بنایا ہو اوسکو سزاوار یہی ہی کہ حتی الامکان خلایق کی حاجت روائی میں کوشش کرے ؛

قصہ ۸۰

ہارون رشید خلیفہ نہایت خوبصورت اور خوش سیرت تھا علم و ادب میں اوسکو کمال تھا علم و علما کو بہت دوست رکھتا تھا ایام خلافت میں ہر روز سَو رکعت نفل نماز پڑھتا اور اپنے ذاتی مال سے ہر روز ہزار درہم خیرات کرتا تھا مذہبی معظم کاموں کی بڑی تعظیم و توقیر کرتا تھا دین میں ریاکاری بالکل اوسکو پسند نہ تھی اکثر وعظ و نصیحت سنکے بے اختیار روتا تھا ایک مرتبہ ابن سماک جو بڑا واعظ تھا ہارون رشید کے پاس گیا ہارون نے واعظ کی بڑی تعظیم و تکریم کی واعظ نے کہا آپ میں باوجود کمال شرافت کے جو اسقدر تواضع ہی یہہ شرافت سے بڑھکر شریف معلوم ہوتی ہی پھر اس طرح وعظ و نصیحت کی کہ رشید رو دیا۔ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی

عزت سے سنتا تھا جب حضرت کا نام مبارک آتا تو درود پڑھا
کرتا ابو معاویہ جو ایک نابینا عالم تھے ایک دفعہ اونہوں نے خلیفہ
کے پاس کھانا کھایا بعد فراغ خود خلیفہ اونکا ہاتھ دہلوایا اور
کہا کہ یہہ تعظیم صرف علم کی ہے اس خلیفہ کی یہہ عادت تھی کہ ہر سال
یا تو حج کو جاتا یا جہاد کو نکلتا ایک مرتبہ رمضان میں عمرہ کا احرام
باندھکر حج تک اوسی حالتِ احرام سے رہا اور مکہ معظمہ سے عرفات
تک پیادہ پا جاکر حج بجالایا ہارون رشید کی خلافت کا تمام زمانہ
لوگوں کیلئے نہایت امن و راحت کا تھا سنہ ۱۸۷ھ ایک سو
ستاسی ہجری میں تغفور قیصر روم نے صلح کو توڑکے مسلمانوں
پر جور و تعدی شروع کی اور ہارون رشید کو یہہ خط لکھا
" تغفور شاہِ روم کے طرف سے ہارون پادشاہ عرب کو
معلوم ہو وے کہ مجھ سے پہلے جو ملکہ تھی وہ تمکو بمنزلہ رخ کے
اور اپنے کو بمنزلہ پیدق کے سمجھتی تھی اسلئے اوسنے بہت
سا مال تم کو خراج دیتی تھی مگر اوس کا یہہ عورتوں کی ضعف الرائے
اور اونکی حماقت سے تھا اب جو تم یہہ خط دیکھو گے تو ضرور ہے

کہ جسقدر مال ملکہ کے عہد میں تم کو پہنچا ہی اوسکو پھیر دو ورنہ
تمہارے اور ہمارے درمیان تلوار ہی یہہ خط دیکھکے ہارون رشید
خلیفہ کو اسقدر غصہ ہوا کہ کوئی شخص خلیفہ کی صورت نہ دیکھ سکتا
تھا بات کرنیکی تو کیا مجال مصاحبین ڈر کے اوٹھکر چلے گئے وزیر
کی عقل ٹھکانے نرہی غرض خلیفہ نے قلمدان منگوایا اور اوسی
خط کے پشت پر اپنے ہاتھ سے یہہ جواب لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہارون امیر المومنین کے طرف سے تعفور روم کے کتے کو لکھا
جاتا ہی کہ تیرا خط میں نے پڑھا اور جواب اوسکا ای ابن الکافرہ
وہ ہی جو تو دیکھیگا نہ کہ سنیگا - پھر اوسی روز کوچ کا حکم دیا
اور ایسی بڑی اور عمدہ جمعیت اور نامور سرداروں کو ساتھ
لیکے نکلا جسکا نظیر نہ دیکھا گیا تھا بلاد روم کو تاخت و تاراج
اور آدمیوں کو اسیر کرتا اور اونکے قلعوں کو اجاڑتا ہوا قریب
قسطنطنیہ کے پہنچکر فتح عظیم حاصل کی تعفور نے پشیمان ہو کے
جزیہ دینا قبول کیا جب خلیفہ وہاں سے لوٹ کر ملک رقہ کو
پہنچا تو پھر اوسنے عہد شکنی کی اور یہہ خیال کیا کہ موسم تو سخت

جاڑے کا ہی اور برف گر رہی ہی ایسے وقت میں بادشاہ
اور لشکر کا معاودت کرنا محال ہی فورًا خلیفہ کو یہہ کیفیت
معلوم ہوئی اور بڑی سختی و شدت سے پھر معاودت کی اور
ہرقلہ میں جو اونکا مشہور قلعہ معہ خندق تھا پہنچکے محاصرہ
کیا اور منجنیق - تیر - عرادوں سے اونکا حال تنگ کیا آخر مجبور
ہوکے ایک روز دروازہ کھولا اور اونکا ایک بڑا نامور پہلوان
عمدہ ہتیاروں سے آراستہ ہوکے نکلا اور کہنے لگا کہ عرصہ سے
تم لوگ ہم کو چھیڑ رہے ہو بھلا تم میں سے دو آدمی نکلے
تو مجھسے مقابلہ کرو اگر دو شخص آنلے میں ڈرتے ہوں تو تین
سہی غرض یوں ہی وہ اپنے مقابلہ کے لئے تعداد بڑھانے
لگا یہاں تک تم بیس آدمی مجھ اکیلے سے مقابلہ کرو چونکہ
اوس وقت خلیفہ آرام کر رہا تھا کسینے کچھہ جواب نہ دیا اور
رومی نے قلعہ میں داخل ہوکے دروازہ بند کر لیا - خلیفہ نے
بیدار ہوکے یہہ کیفیت سنی اور نہایت خفا ہوا خدمتگاروں
پر ملامت کرنے لگا لوگوں نے عرض کی کہ آج جو یہاں سے کسی نے

اوسکو جواب نہ دیا اس سے رومی کی دلیری زیادہ ہو گئی غالباً
کل پھر وہ آئیگا ۔ خلیفہ کو تمام رات نیند نہ آئی اوسیکا منتظر رہا
ناگاہ دوسرے روز پھر وہی رومی پہلوان دروازہ کھولکے
باہر آیا اور زعم کیا کہ بیس آدمی کے ساتھ میں اکیلا مقابلہ کر سکتا
ہوں اوس روز گرمی بھی بشدت تھی خلیفہ نے اپنے سپہ کے
سرداروں طرف مخاطب ہوکر کہا کون شخص اسکے مقابلہ کے
لئے جاتا ہے کئی نامور قوّاد جو اوسوقت حاضر تھے سب کے سب
آمادہ ہوئے اس اثنا میں متطوعہ لشکر سے شور و غوغا بلند ہوا
اور ایک گروہ نے خلیفہ کی خدمت میں داخل ہونا چاہا مگر اوسمیں
سے بیس آدمی کو اجازت ملی وہ حاضر ہوئے اور اونمیں سے
ایک شخص عرض کیا یا امیر المومنین آپ کی فوج کے قوّاد کا ڈر
اور اونکی دلیری اور انکی بلند آوازی اور جنگ آزمائی مشہور
ہے اگر کوئی شخص اون میں سے جاکر اس بیدین کو قتل کرے
تو کچھ بڑی بات نہیں ہے مگر کہیں اوسکے ہاتھ سے وہ کام آجائے
تو بڑی سبکی اور لشکر میں بدنامی کا ایک ایسا رخنہ پڑیگا جو کبھی

بند نہو سکیگا اور ہم لوگ عامہ رعایا ہیں لوگوں میں ہماری چنداں
شہرت نہیں اگر امیر المومنین مناسب جانے اور اس کام کو ہماری
رائے پر چھوڑ دے تو ہم بطور خود تجویز کر کے اپنے مجاہدین میں
سے ایک شخص کو اس کے مقابل کرینگے جب وہ فتحمند ہوگا تو اہل
قلعہ پر یہہ ثابت ہو جائیگا کہ امیر المومنین ایک ادنی آدمی سے ہمارے
معزز پہلوان پر غلبہ حاصل کیا اگر کام آجائیگا تو بجز اوس کے
نہیں کہ ایک مسلمان شہید ہوا نہ تو کچھ بدنامی ہوگی اور نہ لشکر
میں کمی اور اوس کے مقابلہ میں ہم پھر دوسرے شخص کو بھیجینگے
خلیفہ نے فرمایا میں بھی تمھارے اس رای کو پسند کرتا ہوں پھر سب
نے بالاتفاق ایک شخص کو جسکا نام ابن الجزری تھا اور شدت
وجوانمردی میں معروف مقابلہ کے واسطے منتخب کیا خلیفہ نے
ابن الجزری سے پوچھا کیا تم اوسکے مقابل میں جاتے ہو عرض کیا
ہاں جاتا ہوں اور اللہ تعالی سے استعانت چہتا ہوں خلیفہ نے
حکم کیا کہ ابن الجزری کو گھوڑا۔ بھالا۔ ڈھال۔ تلوار۔ سرکار
سے دو ابن الجزری نے عرض کیا یا امیر المومنین میرے گھوڑے پر

مجھکو زیادہ وثوق ہی اور میرا بھالہ میرے ہاتھ میں زیادہ جما ہوا
ہی البتہ تلوار اور ڈھال کو میں قبول کرتا ہوں پھر سب ہتیار باند
کے تیار ہوا خلیفہ نے اوسکو اپنے نزدیک بلاکے وداع کیا اور
لوگ سب اوسکی فتحمندی کے لئے خدا تیعالی کی درگاہ میں دعا
کرنے لگے ابن الجزری اپنے ساتھ والون سے بیس آدمی
کو ہمراہ لیکے میدان میں آیا رومی پہلوان یہہ سمجھکے کہ اکیس
آدمی اوسکے مقابلہ کے لئے چلے آرہے ہیں کہنے لگا کہ شرط
صرف بیس آدمیوں کے ساتھ تھی مگر تمنے اوسپر اور ایک زاید
کردیا خیر آؤ کچھہ مضایقہ نہیں اوسوقت مسلمانوں نے آواز دی
کہ مقابلہ تو ایک ہی شخص کریگا باقی لوگ یہیں ٹھہرے رہینگے یہہ
کہکے ابن الجزری آگے بڑھا رومی اوسکو گھورنے لگا اور اوسکا
کل لشکر قلعہ پر چڑھکے تماشہ دیکھہ رہا تھا غرض دونو پہلوان
مقابل ہوئے اور کچھہ گفتگو کے بعد دونو نے بھالوں سے
لڑنا شروع کیا بہت دیر تک یوں ہی حملہ آوری ہوتی رہی
مگر کوئی کسی پر غالب نہ آیا اوسکے بعد دونو نے بھالہ پھینک کے

تلوار نیام سے نکالی اور باہم گرم ہنگامہ ہوئے ادھر تابش آفتاب نے بیچین کیا دونو پہلوان اپنی دانست میں ایسے وار لگاتے تھے گویا ایک دوسرے کا کام تمام کرتا تھا مگر چونکہ دونو جنگ جو تجربہ کار اور آزمودہ پیکار تھے ایک دوسرے کے حملہ کو رد کرتا اور کبھی سپر پر روکتا تھا آخرکار ابن الجزری نے مصلحتاً ہزیمت اختیار کی اور پیچھے ہٹا مسلمان یہہ حال دیکھکر نہایت افسردہ اور منفعل ہونے لگے اور مشرکین غرور و نخوت سے پکارنے اور خوشیاں مچانے جب رومی نے ابن الجزری کو منہزم دیکھا تو خود تعاقب کیا ابن الجزری نے اوسکو موقع قریب آنیکا دیا جب وہ قریب ہوا تو ابن الجزری نے اپنی کمند کو کھولکر ایسا پھینکا کہ اوسکے گلے میں جا پڑا پھر گھوڑا بڑھاکے رومی کو گھوڑے سے کھینچا اور ساتھہ ہی اوسکے ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اوسکا جدا ہوگیا یہہ دیکھکر مسلمانوں نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور کفار نے شرمگیں ہوکے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا خلیفہ نے اپنے لشکر میں فوراً منادی

کروادی کہ منجنیقوں میں آگ ڈالکے مخالفوں پر مارو کہ اسوقت
اونکے پاس مدافعت کا پورا سامان نہیں ہی اور پتھروں پر
روغن آلود کپڑے لپیٹ کرا ور اونمیں آگ لگا قلعہ میں پھیکو
جب چاروں طرف سے اون پر آگ برسنے لگی تب مجبور ہوکر
قلعہ کا دروازہ کھولدیا خلیفہ نے فتح کامل حاصل کی اور قلعہ
بالکل مسلمانوں کے ہاتھہ میں آگیا اور اوسکے اطراف وجوانب
کے ملکوں میں لشکر اسلام پھیل گیا ؟

حاصل

سلطنت کی پایداری پادشاہ کی نام وری قوم کی عزت
سب فوج کی عمدگی اور جوانمردی پر موقوف ہی جو پادشاہ
مذہب کا پابند اور قوم کا خیرخواہ ہوتا ہی تمام قوم اوسکے
لئے اپنی جان ومال کو فدا کردینا نہایت ادنی کام سمجھتی ہی ؟

قصہ ۸۱

مامون کی ابتدائی تعلیم کے زمانہ میں مامون کا اُستاد ابو محمد
حسب عادت ایکمرتبہ درس دینے کے لئے آیا معلوم ہوا کہ مامون

محل میں ہی استاد نے اطلاع کرائی تاہم آنے میں درنگ کی
دوبارہ اطلاع دی جب بھی نہ آیا تب استاد نے کہا معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ لڑکا اکثر بیہودہ کاموں میں مشغول رہتا ہی خدمتگاروں
نے عرض کیا واقعی اور اسپر علاوہ جب آپ رخصت ہوتے
ہیں تو خدمتگاروں کی جان پر آفت نازل کرتے رہتے ہیں فدہ
تو آپ اونکو تادیب کیجئے تھوڑی دیر کے بعد مامون باہر آیا
استاد نے خدمتگاروں سے کہا اونکو پکڑ لاؤ جب وہ لے آئے
تب استاد نے مامون کو سات کوڑے مارے مامون روتا
اور انکھیں ملتا ہوا کھڑا رہا اتنے میں خبر ہوئی کہ جعفر بن
یحییٰ خلیفہ کا وزیر شہزادہ کی ملاقات کے لئے آیا ہی مامون نے
یہہ سنتے ہی رومال سے انکھہ پونچھہ لی اور کپڑے درست کرکے
مسند پر جا بیٹھا اور وزیر کو آنیکی اجازت دی استاد وہاں سے
اوٹھہ گیا اور دل میں خایف ہوا کہ اب ضرور شہزادہ وزیر سے
میری شکایت کریگا دیکھئے اسکا کیا نتیجہ ہوگا غرض وزیر آیا
اور مامون سے گفتگو کرنے لگا اور مامون نہایت بشاش و

وبشاش ہوکے وزیر کو جواب دیتا رہا تھوڑی دیر کے بعد
وزیر رخصت ہوا اور استاد موجود استاد نے مامون سے کہا
مجھے گمان تھا کہ تم وزیر سے ضرور میری شکایت کروگے مامون
نے جواب دیا کہ اسکی اطلاع تو میں خلیفہ کے روبرو بھی نکرتا وزیر
کی کیا حقیقت اسلیئے کہ میں خود سمجھتا ہوں کہ مجھکو ادب کی
احتیاج ہی ۔ چونکہ مامون کو علم وادب کی قدر تھی بہت کم
عمری میں اوسنے قرآن شریف کو حفظ کیا اور ہر علم کی تحصیل
کی بہت سے احادیث اوسکو ازبر تھے علوم فلسفہ اور حکمت کو زبان
یونانی سے عربی میں ترجمہ کرواکے اوسمیں بھی کامل دستگاہ
ومہارت پیدا کی بہرحال تھوڑے ہی عرصہ میں نامور عالم اور
خلیفہ ہوا ۔ مامون کے حافظہ کا یہہ حال تھا کہ ہارون رشید نے
بعد حج کے جب معاودت کی تو کوفہ کو گیا اور وہاں کے کل
محدثین کو بلوایا سب تو حاضر ہوے مگر عبداللہ بن ادریس
اور عیسی بن یونس یہہ دونو نہیں آئے ۔ رشید نے امین
ومامون کو اونکے خدمت میں بھیجا ابن ادریس نے ایکسنو حدیث

دونوکو سنائے مامون اونسے کہا چچا اگر اجازت ہو تو میں
ان احادیث کو ایک مرتبہ آپ کو حِفظاً سنادوں شیخ نے
اجازت دی مامون نے اوسیوقت سو حدیثوں کو جو اون سے
سُنی تھیں بعینہ از بر سنادیں مامون کا قوت حافظہ دیکھکے
شیخ بھی متعجب ہوا۔ مامون اپنی عہد خلافت میں بھی علما کی بڑی
قدر کرتا تھا جسقدر علما مامون کے پاس جمع تھے کسی خلیفہ کے
پاس جمع نہوئے تھے۔ مامون کی یہہ عادت تھی کہ ہر یکشنبہ کے روز
لوگوں کے مقدمات کا مرافعہ سُنتا او بذات خود اونکو فیصل
کرتا اور ہر سہ شنبہ کو علما کی مجلس جمع کرکے اون سے علمی مناظرہ
کرتا۔ ایک مرتبہ علما کے جلسہ کے ساتھہ مقدمات سُن رہا تھا
ایک عورت نے استغاثہ کیا کہ میرا بھائی چھہ سو دینار چھوڑکے
مرا مجھکو اوسکے متروکہ سے صرف ایک دینار دیکے کہتے ہیں
کہ بس یہی تیرا حصہ ہے مامون تھوڑا غور کرکے فرایض کا
حساب لگایا اوس عورت سے کہا تیرے بھائی کو دو
دختر اور ایک بی بی اور والدہ اور بارہ بھائی ہوں گے کہی

ہاں ماموں نے کہا بس تیرا حصہ تجھکو برابر ملگیا چھے سو دینار جو متروکہ تھا شرع کے روسے دونو دختر کو دو ثلث یعنے چار سو دینار اور والدہ کو سدس یعنے ایک سو دینار اور بی بی کو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے باقی رہے پچیس دینار سو بارہ بھائی میں چوبیس اور تجھکو ایک دینار ملا علما کو ماموں کی ذہن کی تیزی دیکھکر حیرت ہوئی ؀

حاصل

جس لڑکے کو علم و ادب کی قدر و منزلت ہوگی وہ استاد کی تادیب و تنبیہ کو اپنی تہذیب کا عمدہ ذریعہ سمجھے گا جب یہہ سمجھیگا تو وہ ضرور بہت جلد کامیاب ہوگا ؀

قصہ ۸۲

ایک شب حضرت عمر رضی اللہ عنہ گشت کرتے ہوئے ایک عورت کے مکان پر پہنچے وہ عورت اپنی دختر سے کہہ رہی تھی کہ اوٹھو دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو دختر نے جواب دیا کہ امیر المومنین

نے دودھ میں پانی ملاکر بیچنے سے منع فرمایا ہی ماں نے کہا کیا
اسوقت وہ دیکھتے ہیں دختر نے کہا اگر وہ نہ دیکھیں تو کیا ہوا
اونکا رب تو دیکھ رہا ہی حضرت عمر یہہ سنکر چلے آئے اور صبح
کو اپنے فرزند عاصم سے اوس مکان کا نشان بتلاکر فرمایا کہ
جاکے دریافت کرو اگر وہ لڑکی کہیں بیاہی نہ گئی ہو تو تم اوس
سے نکاح کرلو شاید خدا اوس کے پیٹ سے کوئی نیک اولاد
دے غرض عاصم نے اوس سے نکاح کیا اور اوسکے شکم سے
ام عاصم لڑکی پیدا ہوی جو عمر بن عبدالعزیز زاہد وعادل
خلیفہ کی ماں تھی ❖

حاصل

دیانت انسان کو اعلی رتبہ پر پہنچاتی ہی ❖

قصہ ۸۳

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ میں ایک روز بصرہ کی
مسجد میں گیا دیکھا کہ وہاں صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہی
اور آپسمیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا زہد

اور اونکی حسن سیرت اور اونکے وقت میں جو فتوحات ہوئے
اوسکو بیان کر رہی ہی غرض میں بھی اونکے نزدیک جا کر
بیٹھا احنف بن قیس تمیمی بیان کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت
عمر نے ہم کو فوج کے ہمراہ ملک عراق کے طرف بھیجا او خدا تعالیٰ نے
نے ہمارے ہاتوں پر ملک عراق اور فارس کو فتح کیا فارس
اور خراسان کے سفید کپڑے جو ہمکو ملے تھے اونکو ساتھ
لائے اور وہ سفید لباس پہنکے حضرت عمر کی خدمت میں
حاضر ہوئے آپ نے ہم کو دیکھکر منھہ پھیر لیا اور بات تک
نہ کی صحابہ پر یہہ معاملہ نہایت شاق گذرا عبداللہ بن عمر
کے پاس جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے گئے اور اون سے
یہہ ماجرا بیان کیا اونہوں نے فرمایا اس کا منشا یہہ معلوم
ہوتا ہی کہ امیر المومنین نے آپ صاحبوں کے بدن پر اس قسم
کا لباس دیکھا جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
آپ کے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بدن پر نہ دیکھا
تھا غرض ہم لوگ اپنے گھروں کو آئے اور وہ لباس نکال کے

قدیم لباس سے پھر حضرت عمرؓ کی خدمت میں پہنچے آپ ہم کو
دیکھکر اوٹھکر ٹھڑے ہوے اور ہر ایک کو سلام کر کے سب سے
اسطرح پر معانقہ کیا کہ گویا پہلے مرتبہ آپ نے ہمکو دیکھا ہی
نہ تھا ہم نے غنیمت کا مال و اسباب پیش کیا آپ نے وہ ہمیں
لوگوں میں تقسیم فرمایا منجملہ غنایم کے حضرت عمر کے روبرو ایک
ظرف میں سرخ اور زرد رنگ کا حلوا جسے جبیص کہتے ہیں پیش
ہوا آپ نے اوسکو بیکر چکھا تو خوش ہوا اور خوش ذایقہ معلوم
ہوا آپ نے اوسکو رکھدیا اور ہمارے طرف مخاطب ہو کر فرمایا
کہ ای گروہ مہاجرین و انصار واللہ ایسے لذیذ کھانے پر
تم لوگوں میں بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو مار یگا پھر وہ
حلوا اون یتیم لڑکوں کو کھلا دیا جنکے باپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے روبرو جنگ کر کے شہید ہوے تھے تھوڑی
دیر کے بعد حضرت عمر وہان سے اوٹھے اور جماعت صحابہ بھی
روانہ ہوئی اور بایکدیگر کہنے لگے کہ اون کے زہد اور لباس
کو دیکھکر ہمارا تو جی کڑھ رہا ہی اللہ جلشانہ انکے ہاتھ پر شرق

اور مغرب اور کسرا و قیصر کے ملکوں کو فتح کیا عرب و عجم کے ایلچیاں
انکے خدمت میں آتی ہیں اور ان کو اس حالت سے دیکھتے ہیں
کہ بدن پر ایک جبہ ایسا ہی جسمیں بارہ پیوند لگے ہیں مناسب
یہہ ہی کہ اکابر صحابہ کے ذریعہ سے اِن سے درخواست کریں تا
کہ نرم لباس اس قسم کا پہنیں جس سے اونکا رعب زیادہ
ہو اور صبح و شام مہاجرین و انصار کو ساتھ لیکے نفیس کھانا
کھایا کریں پھر سبھوں نے سوچا کہ بجز حضرت علی کرم اللہ وجہہ
یا ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے کسیکو ایسی جرأت
نہیں کہ اس معاملہ کو حضرت عمر سے کہہ سکے غرض سب صحابہ
نے حضرت علی کے روبرو یہہ ماجرا بیان کیا حضرت علی نے فرمایا
کہ میں تو اس قسم کی درخواست اونسے نہیں کرسکتا مگر تم
ازواج مطہرات کے پاس جاؤ وہ امہات المومنین ہیں عمر
سے اسبات کو کہہ سکتے ہیں پھر سب حضرت عایشہ اور حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اون سے اس معاملہ کو بیان
کیا حضرت عایشہ نے فرمایا اچھا میں امیر المومنین سے کہونگی

اور حضرت حفصہ نے فرمایا میں نہیں سمجھتی ہوں کہ وہ اسبات
کو مان لینگے اور تم خود دیکھ لوگے پھر دونو بیبیاں حضرت عمر
کے پاس تشریف لے گئیں اور حضرت عایشہ نے اسطرح تقریر
کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنت کیطرف سدھارے نہ آپ نے
دنیا کے طالب ہوئے اور نہ دنیا کو یہہ رتبہ ملا کہ آپ کے پاس
آسکے آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے بھی اونہیں کی چال
اختیار کی سنت کو زندہ رکھا اور مرتدوں کو قتل کیا عدل و انصاف
آپ کا ادنی و اعلی کے ساتھہ یکساں تھا جسکی وجہ سے باطل
مذہب والوں کے پیر پہسل گئے خدا کو راضی رکھا اونکو بھی خدا
نے جنت میں بلا لیا اور اپنے رسول سے ملأ اعلیٰ میں ملا دیا وہ
بھی دنیا کے خواہاں نہوئے اسلئے دنیا اونکے پاس بھی نہ
آنے پائی اب اللہ جلشانہ نے آپکے ہاتھہ پر کسرا و قیصر کے
خزانوں اور اونکے ملکوں کو فتح کیا اون کا سب مال و متاع آپ
کے روبرو لایا گیا مشرق و مغرب کے لوگ آپ کے مطیع و
منقاد ہوئے اللہ تعالے سے امید ہے کہ وہ آپ کو اور فتوحات

دیگا اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کی تائید کریگا آپ کے پاس
عجم کے ایلچی اور عرب کے وفود آتے ہیں اور آپ کو اس حال
سے دیکھتے ہیں کہ بدن پر ایک جبہ ہی جسمیں بارہ پیوند لگے ہیں
اسلئے مناسب ہی کہ آپ ملایم لباس پہنیں جس سے دیکھنے والوں
پر رعب زیادہ ہو اور صبح و شام مہاجرین و انصار کے ساتھ
اچھا کھانا کھایا کیجئے۔ حضرت عمرؓ یہہ سنکے بے اختیار رو دیئے
اور پوچھا آیا تمکو معلوم ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے رحلت
کئے تک پے در پے دس روز یا پانچ روز یا تین روز پیٹ بھر
کر کبھی کھانا تناول فرمایا تھا یا ایک روز میں دو بار آپ نے کچھہ
غذا کی تھی دونوں بیویوں نے کہا نہیں۔ پھر حضرت عایشہ
کے طرف متوجہ ہو کر پوچھا آیا آپ کو یاد ہی کہ جس وقت حضرت
کے روبرو کھانا ایک بالشت کی بلندی پر دسترخوان بچھا
کے رکھا جاتا تو آپ کھانیکو نیچے اُتار کے رکھنیکا حکم دیتے
دونوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ دونو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور امہات المومنین ہیں آپکو سب

اور حضرت حفصہ نے فرمایا میں نہیں سمجھتی ہوں کہ وہ اسبات
کو مان لینگے اور تم خود دیکھ لوگے پھر دونو بیاں حضرت عمر
کے پاس تشریف لے گئیں اور حضرت عائشہ نے اسطرح تقریر
کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنت کیطرف سدھارے نہ آپ نے
دنیا کے طالب ہوئے اور نہ دنیا کو یہ رتبہ ملا کہ آپ کے پاس
آسکے آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے بھی اونہیں کی چال
اختیار کی سنت کو زندہ رکھا اور مرتدوں کو قتل کیا عدل و انصاف
آپ کا ادنی و اعلی کے ساتھ یکساں تھا جسکی وجہ سے باطل
مذہب والوں کے پیر پھسل گئے خدا کو راضی رکھا اونکو بھی خدا
نے جنت میں بلا لیا اور اپنے رسول سے ملا اعلی میں ملا دیا وہ
بھی دنیا کے خواہاں نہوئے اسلئے دنیا اونکے پاس بھی نہ
آنے پائی اب اللہ جلشانہ نے آپکے ہاتھ پر کسرا و قیصر کے
خزانوں اور اونکے ملکوں کو فتح کیا اون کا سب مال و متاع آپ
کے روبرو لایا گیا مشرق و مغرب کے لوگ آپ کے مطیع و
منقاد ہوئے اللہ تعالے سے امید ہے کہ وہ آپ کو اور فتوحات

دیگا اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کی تائید کریگا آپ کے پاس
عجم کے ایلچی اور عرب کے وفود آتے ہیں اور آپ کو اس حال
سے دیکھتے ہیں کہ بدن پر ایک جبہ ہی جسمیں بارہ پیوند لگے ہیں
اسلئے مناسب ہی کہ آپ ملایم لباس پہنا کیجئے جس سے دیکھنے والوں
پر رعب زیادہ ہو اور صبح و شام مہاجرین و انصار کے ساتھ
اچھا کھانا کھایا کیجئے۔ حضرت عمرؓ یہ سنکے بے اختیار رو دئے
اور پوچھا آیا تمکو معلوم ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے رحلت
کئے تک پے در پے دس روز یا پانچروز یا تین روز پیٹ بھر
کر کبھی کھانا تناول فرمایا تھا یا ایک روز میں دو بار آپ نے کچھہ
غذا کی تھی وہ دونو بی بیوں نے کہا نہیں۔ پھر حضرت عائشہ
کے طرف متوجہ ہوکر پوچھا آیا آپ کو یاد ہی کہ جسوقت حضرت
کے روبرو کھانا ایک بالشت کی بلندی پر دسترخوان بچھا
کے رکھا جاتا تو آپ کھانیکو نیچے اُتار کے رکھنیکا حکم دیتے
دونو نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ دونو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اور امہات المومنین ہیں آپکو سب

مسلمانوں پر عمرو نگا اور مجھپر خاصتہ حق ہی مگر آپ مجھے دنیا کی
رغبت دلاتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صوف کا جبہ پہنتے تھے اکثر اوسکی خشونت سے آپکے بدن
پر خراش ہو جاتی تھی کیا آپ اس سے واقف نہیں ہیں دونو
نے فرمایا اللہم نعم پھر حضرت عمر نے پوچھا کیا آپ کو معلوم نہیں
کہ حضرت کس کا ایک پٹو بچھا کر آرام فرماتے تھے اور خود آپ ہی کے
مکان میں ای عائشہ ایک پلاس کا بچھونا تھا جو دن میں بجائے
فرش کے بچھایا جاتا تھا اور شب کو وہی حضرت کا آرام گاہ ہوتا
حضرت کے پہلو پر حصیر کے نشان پڑ جاتے تھے ای حفصہ خود
تم نے مجھ سے کہا تھا کہ ایک شب تم نے حضرت کا بچھونا تہ کر کے
بچھایا تھا جس سے اوسمیں کسیقدر نرمی پیدا ہوئی اوس پر
حضرت نے ایسا آرام پایا کہ شب بھر آنکھ نہ کھلی جب بلال نے
اذان کہی اوسوقت آپ بیدار ہوکے تم سے فرمایا کہ یہہ تمنے کیا
کر دیا کیوں میرے بچھونیکو نرم کر کے بچھایا جسپر میں تمام
شب سو گیا مجھے اور آرام دینے سے کیا تعلق۔ حفصہ کیا تم کو معلوم

نہیں حضرت کے ما تقدم وما تاخر گناہ باوجودیکہ مغفور تھے بایں
آپ تمام روز بھوکے رہتے اور تمام رات عبادت کرتے کبھی
رکوع میں ہوتے اور گاہ سجود میں کبھی روتے اور گاہ تضرع
کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان کے طرف آپکو
منتقل فرما دیا۔ عمر نہ تو نفیس کھانا کھائیگا اور نہ نرم لباس پہنیگا
اوسکو تو اپنے دونو پیشوا قدموں کے قدم بہ قدم چلنا ہے نہ تو
وہ نمک اور زیت کے سوا دو سالن کو جمع کرکے کھا سکتا ہے
اور نہ مہینہ بھر میں ایک مرتبہ سے زیادہ گوشت تناول کر سکتا
ہے یہ سنکر دونوں بیبیاں رخصت ہوئیں اور صحابہ کو اس کی
خبر دی۔ غرض حضرت عمر نے تا حیات اس قسم سے گذران
کی عام الرمادہ میں جو قحط ہوا آپ نے تا رفع قحط سالی کبھی
روغن نہ کھایا یہاں تک کہ سالن کے عوض زیتون کا تیل
کھاتے کھاتے آپ کا پیٹ پھول گیا۔ جسوقت قادسیہ کی غنیمت
کا مال اور کسرا کا خزانہ حضرت عمر کے پاس آیا تو آپ اوسکو
کھول کھول کر دیکھتے اور روتے تھے حضرت عبد الرحمن بن عو

کہا یا امیر المومنین آج تو تمام سرا اور سرور کار روزہی آپ نے فرمایا
ہاں ہے تو سہی مگر بات یہہ ہے کہ اس مال و دولت کا جو شخص وارث
ہوا اسکے ساتھ ہی اوسنے بغض اور حسد کو بھی میراث لیا۔
ایک دفعہ قیصر روم کا ایلچی آیا اور خلیفہ کا دولت خانہ دریافت
کیا لوگوں نے حضرت عمرؓ کا مکان بتلا دیا ایلچی نے دیکھا کہ ایک
چھوٹے مکان میں حقیر دروازہ لگا ہوا ہے نہ کوئی دربان ہے
اور نہ چوبدار دریافت کیا کہ خلیفہ کہاں ہے معلوم ہوا کہ مدینہ
کے اسفل طرف گئے ہیں ایلچی بھی وہیں پہنچا دیکھا کہ آپ
کھجور کے درخت کے نیچے دُرہ سرہانے رکھے ہوئے سورہے
ہیں آپ کے سرہانے حیران کھڑا اور کہا کہ میں گواہی دیتا
ہوں بیشک اللہ ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے
رسول ہیں جب حضرت عمرؓ بیدار ہوئے اوسوقت عرض
کیا یا امیر المومنین آپ عدل کرتے ہیں اور ایسے مطمئن سوتے
ہیں بخلاف قیصر کے وہ جب اپنے محل میں آرام کرنے جاتا ہے
تو چار ہزار آدمی اوسکے حویلی کے اطراف پہرہ دیتے ہیں دنیا

کے کل سلاطین آپ سے خایف ہیں اور آپ کی یہہ حالت
ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ ہماری شریعت اسی پر بنا کی گئی ہے ۞

حاصل

دنیا میں ہر ایک قوم روز افزوں ترقی اوسوقت تک کر سکتی
ہے جب تک کہ وہ آرام و آسایش کی عادی ہنو جاوے اور
تنعم و تعیش کو حد سے بڑھا دے ۞

قصہ ۸۴

حضرت یعقوب علیہ السلام کے حضرت یوسف کے سوا اور گیارہ فرزند
تھے مگر حضرت یوسف کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے باعث
باپ کو اونکے ساتھ بہت الفت تھی حضرت یوسف علیہ السلام
نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارہ اور شمس و قمر آپ کو سجدہ کر رہے
ہیں بیدار ہوکے باپ کے روبرو خواب بیان کیا تعبیر اسکی صاف
تھی کہ حضرت یوسف کے والدین اور گیارہ برادر اونکے محتاج
ہونگے باپ نے تاکید کی کہ اس خواب کو بھائیوں سے مت کھو
کیونکہ شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے مبادا اونکے دلوں میں حسد

پیدا کرے مگر اتفاقاً بھائیوں نے اوسکو سُن لیا اور آپس میں صلاح کی کہ جب تک ہم یوسف کو باپ سے جدا نہ کرینگے ہماری عزت نہو گی یہہ سوچکے ایک روز وہ سب باپ سے بجد ہو اور حضرت یوسف کو اپنے ہمراہ شکار کو لیجانیکی اجازت حاصل کی اور جنگل میں لیجا کر اونکو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اونکی پیراہن کو خون آلود کرکے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے اور بیان کیا کہ ہم یوسف کو اپنے اسباب کے پاس بٹھلا کے دوڑتے پھرتے تھے ناگاہ بھیڑئے نے اونکو کھا لیا حضرت یعقوب علیہ السلام یہہ سنکر بہت غمگین ہوئے مگر آپ نے دیکھا کہ پیراہن بالکل ثابت ہی اگر بھیڑیا کھاتا تو وہ ضرور دریدہ ہوتا فرمایا کہ یہہ سب تمہارا مکر و فریب ہی مگر ہر حال میں صبر بہتر ہی میں صبر کرتا ہوں اور اللہ سے مدد چاہتا ہوں ❊

حاصل

بیعقلی کی تدبیر خلاف مطلب اثر کرتی ہی اور دروغ ہمیشہ بے فروغ ہوتا ہی بھائیوں نے یہہ سوچا کہ اگر یوسف کو باپ سے

جدا کردیں تو ہماری عزت ہو گی ایسا تو نہ ہوا بلکہ تمام خیالات
اونکے معکوس اور خود رسوا ہو گئے۔ جب بھائیوں نے بیرحمی کی
اور حضرت یوسف کو کنویں ڈال دیا تو اللہ جلشانہ نے حضرت
یوسف کی تسلی کی اور وعدہ فرمایا کہ چند روز میں وہ سب
محتاج ہو کر تمھارے پاس حاضر ہونگے اتفاقاً اوس کنویں کے پاس
ایک قافلہ آ کے اترا اور ایک شخص نے پانی کے لئے کنویں میں
ڈول ڈالا تو حضرت یوسف علیہ السلام باہر نکل آئے سالار قافلہ
آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اپنے ساتھ مصر کو لے چلا
بھائیوں نے خبر پا کے قافلہ سے تعرض کیا اور بیس یا بائیس
درہم پر مالک قافلہ کے ہاتھ ایسے عزیز برادر کو بیچ دیا جب قافلہ
مصر میں داخل ہوا تو عزیز مصر نے بہت سا زر و جواہر دیکے
آپکو لیا اور فرزند کے مانند پرورش کرنے لگا یہاں تک کہ آپ
سن بلوغ کو پہنچے اور اللہ جلشانہ آپ کو علم و حکمت سے سرفراز
فرمایا چند روز کے بعد عزیز کی عورت زلیخا نے آپ پر کسی ناکر
امر کا الزام لگا کے قید کروا دیا اور اوسی حوالات میں بادشاہ نے

اپنے ندیم اور طباخ کو زہر دینیکے علت میں قید کردیا حضرت
یوسف قید خانہ میں بھی ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول رہتے
اور دوسرے قیدیوں کو بھی اللہ کیطرف راغب کرتے ایک
روز ندیم نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بیان کیا میں نے خواب
میں یہہ دیکھا کہ شراب بچوڑ رہا ہوں اور طباخ نے کہا کہ میں نے
یہہ خواب دیکھا کہ روٹیونکا طبق میرے سر پر ہے اور پرندے اوسکو کھا رہے ہیں آپ ہر
ایک کی تعبیر ارشاد فرمائی حضرت یوسف علیہ السلام نے ندیم کے خواب کی تعبیر جسنے شراب نچوڑی
تھی یوں ارشاد فرمائی کہ وہ پھر بادشاہ کا ندیم ہوگا اور جسنے
روٹیوں کا طبق سر پر دیکھا تھا اوسکے واسطے یہہ تعبیر دی کہ سولی
چڑہایا جائیگا اور پرندے اوسکے سر میں سے مغز نکالکر کھائینگے
بادشاہ نے اون دونو مجرموں کی تحقیقات کی تو جرم طباخ
پر ثابت ہوا اوسکو سولی دیگئی اور ندیم اپنی خدمت پر بحال ہوا
کئے سال کےبعد بادشاہ نے جسکا نام ریان تھا خواب دیکھا کہ
سات اچھے فربہ گائیوں کو سات دبلے بدہیئت گائیں کھا گئیں
اور سات تر و تازہ اور اتنے ہی خشک بالیں دیکھے کہ خشک

بالیں سبز بالوں پر لپٹ کے اونکی سبزی جذب کر گئیں ارکان
دولت سے تعبیر چاہی سبھوں نے لاعلمی ظاہر کی اب اوس ندیم کو
حضرت یوسف کی یاد آئی پادشاہ سے آپکا تذکرہ کیا اور پادشاہ
کے حکم سے حضرت یوسف کے پاس حاضر ہوا اور پادشاہ کا خواب
بیان کرکے تعبیر چاہی حضرت نے اسطرح پر تعبیر کی کہ اول
تو سات سال تک تم اچھی طرح زراعت کروگے اوسوقت
ضرور ہی کہ نہایت احتیاط سے اوسکو خرچ کرو اور باقی اناج
کو بحفاظت رکھ چھوڑو ان سات برس کے بعد پھر سات سال
تک سخت قحط ہوگا اوسکے بعد قحط دفع ہوگا لوگ زراعت کرینگے اور
امن ہوگا پادشاہ یہہ تعبیر سنکے حضرت کا مشتاق ہوا اور آپ
کو لے آنیکا حکم کیا آپنے یہہ جواب دیا کہ اول تو پادشاہ نے
تحقیق کرے کہ اون عورتوں نے مجھے کسلئے قید کرایا تھا پادشاہ
نے زلیخا اور اوسکے مصاحبین سے قید کرانیکی وجہ دریافت کی تو
زلیخا نے اقرار کیا کہ بیشک مجھسے قصور ہوا اور حضرت یوسف
کا کچھہ جرم نہیں ہی پادشاہ نے یہہ سنکے بکمال تعظیم حضرت یوسف

کو بلوایا اور چاہا کہ کوی عمدہ خدمت آپ کو تفویض کرے آپ نے
دیکھا کہ قحط سالی میں مخلوق کی دادرسی آپ سے بڑھکر دوسرا
شخص نہیں کرسکیگا اسلئے درخوست کی کہ اگر مجھے ملک کے
خزانوں پر حکومت دیجائے تو البتہ میں عمدگی اور امانت سے
کام چلاسکتا ہوں پادشاہ نے عہدۂ وزارت آپ کے سپرد
کیا اور حضرت یوسف کا دین اسلام قبول کیا ❁

حاصل

جب آدمی سختی کے وقت صبر کرتا ہی اور خدا تیعالےٰ کی قضا وقدر
پر راضی ہوتا ہی تو ضرور اسکو نیک جزا ملتی ہی ❁ اب حضرت
یوسف علیہ السلام دینی تعلیم کے علاوہ تدابیر دنیا میں بھی مشغول
ہوئے اور جہاں تک ممکن تھا زراعت کی ترقی کی اور یہہ انتظام
کیا کہ جسقدر غلہ اہل ملک کے خوراک سے فاضل ہوتا اوسکو خرید
کے جمع کر دیتے اسیطرح سے جب سات سال گذر گئے تو عالمگیر
قحط شروع ہوا لوگوں پر نہایت شدت اور سختی ہونے لگی اب
حضرت یوسف علیہ السلام اوس اندوختہ غلہ کو ایک متوسط نرخ پر

ملکی اور غیر ملکی سب کچھ دینے لگے مگر غیر ملکیوں کو ایک شتر سے زیادہ بار
کرنے کی اجازت نہ دی اس تدبیر سے لوگوں کی جان بھی بچی اور
خزانۂ شاہی بھی خوب معمور رہا ⁂

حاصل

بلای قحط وغیرہ جو مقدر میں ہی وہ تو کسیطرح ٹلتی نہیں مگر اللہ جل شانہٗ
نے بندوں کو عقل و تدبیر جو عطا فرمائی ہی اگر اوسکو عمدہ طور پر کام
میں لائی جاے تو ممکن ہی کہ اوس سختی میں آسانی ہو اور فقیروں کی
جان بچے ⁂

حضرت یوسف علیہ السلام نے لوگوں کے ساتھ تو یہہ سلوک فرمایا
اور خود اس خیال سے گرسنہ رہتے کہ اگر سیر ہو کر کھاؤں تو شاید
بھوکوں کو بھول جاؤں۔ جب اطراف و اکناف مین مشہور ہوا کہ
مصر میں غلہ ارزاں ملتا ہی تب ہر جانب سے خریدار دوڑے اور
غلہ خریدنے لگے حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس فرزند وہ بھی
غلہ خریدنے کے لیے مصر میں پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام نے برادران
کو پہچانا مگر وہ آپ کو نہ پہچانے پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے تجاہل

کرکے اونسے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کہاں سے آئے ہو
اونہوں نے کہا ہم شہر کنعان سے آئے ہیں اور ہمارا باپ
یعقوب پیغمبر ہی یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکے تمہارے
سوائے بھی کوئی اولاد ہی کہے ہاں ہم بارہ بھائی تھے ایک
ہمارا سوتیلا بھائی جو ہم سب سے چھوٹا اور باپ کا بہت پیارا تھا
وہ طفلی میں مرگیا اور دوسرا جو اوسیکا حقیقی بھائی ہی
اوسکو باپ نے اپنی تسکین کے لئے رکھلیا ہی یہہ سنکر حضرت
یوسف علیہ السلام نے اپنے بھایوں کی بڑی خاطر و تواضع
کی اور اونکو اپنے پاس مہمان رکھا اور چلتے وقت ہر ایک
کو غلہ دیکر رخصت کیا مگر اون سے بہ اصرار کہا اب کے مرتبہ
جو تم یہاں آنا تو اپنے چھوٹے بھائی کو جسکی تمنے خبر دی
ہی ضرور لیتے آنا تاکہ ہم کو تمہاری باتوں کی تصدیق ہو
ورنہ تمکو نہ تو غلہ ملیگا اور نہ تم ہمارے پاس آسکوگے اور
خفیہ خدمت گاروں سے فرمایا کہ دام وہ جو دئے ہیں
اونہیں کے اسباب میں باندھ دو غرض یہ کہ سب فرزند گھر آئے

اور باپ سے سب ماجرا بیان کیا غلہ کے بستے جو کھولے تو
دام بھی واپس پائے باپ سے معروض ہوئے کہ بہ تعمیل حکم عزیز
چھوٹے بھائی کو ہمارے ساتھ کیجیے تاکہ ہم جا کر پھر غلہ لے
آئیں پہلے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے بہت انکار کیا
آخر فرزندوں سے عہد و پیمان لیکے بہ مجبوری اجازت
دی اور یہہ نصیحت کی کہ سب ملکر ایک دروازہ سے نہ جانا
کہیں تم کو نظر نہ لگجائے غرض دوسرے مرتبہ حضرت
یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی غلہ کیلئے پھر آپ کے
پاس حاضر ہوئے آپ اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھکر بہت خوش
ہوئے اور اوسکو تنہائی میں تسلی دی اور فرمایا کہ میں تمھارا
بھائی ہوں پھر سب کو اناج دیکے رخصت کیا اور چپکے سے
چھوٹے بھائی کے اسباب میں سونے کا ماپ جو جواہر سے
مرصع تھا رکھدیا جب قافلہ آگے بڑھا تو منادی ہوئی کہ بادشاہ
کا ماپ کھو گیا ہے جو لے آئیگا اوسکو غلہ ایک اونٹ بھر کے
انعام دیا جائیگا اس حیلہ سے اول تو بڑے بھائیوں کی اور

اوسکے بعد چھوٹے بھائی کے اسباب کی تلاشی لیگئی جب
اوسکے اسباب میں وہ برآمد ہوا تو فرضی الزام لگا کے چھوٹے
بھائی کو روک لیا بھایوں نے منت کی اور ہات جوڑے کہ اسکے
عوض ہم میں سے اوسیکو روک لیجئے کیونکہ باپ ہمارا بالکل
ضعیف ہے اور اس چھوٹے فرزند کو بہت چاہتا ہے اگر وہ نہ جائیگا
تو اوسکی مفارقت میں باپ کی زندگی محال ہوگی چونکہ حضرت
یوسف علیہ السلام کو کسیطرح باپ کا بلوانا منظور تھا برادروں
کے معروضہ پر التفات نہ کیا سب مایوس ہوئے اور آپسمیں
تجویزیں کرنے لگے بڑے بھائی نے جسکا نام یہودا تھا کہا جب
تک کچھہ تصفیہ نہو میں تو باپ کو صورت نہ دکھاؤں گا تم لوگ
جاؤ اور باپ سے حال کہو غرض نو بھائی وطن کو واپس آئے اور باپ
سے سب کیفیت بیان کی حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں
پہلے ہی سے ایک فرزند کے غم میں روتے روتے سفید ہوگئی
تھیں اب اونکو یہہ دوسرا غم بہت ہی شاق ہوا مگر دامن
استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور فرمایا کہ مصیبت کے وقت

بجز صبر کے کچھہ علاج نہیں پھر خدا کے طرف متوجہ ہوئے اور دعا و زاری کی خدا نے انکو فرمایا کہ غم مت کرو تمھارے دونو فرزند صحیح و سلامت ہیں یہہ مژدہ سنکے آپ بہت خوش ہوئے اور فرزندوں سے فرمایا کہ اب جاو اپنے بھائیوں کی خبر لے آؤ خدا کی رحمت سے نا امید نہو اب تیسرے مرتبہ سب بھائی حضرت یوسف کے خدمت میں حاضر ہوئے اور زاری و عاجزی کرنے لگے باپ کا حال زار بیان کیا یہہ سنکر حضرت یوسف علیہ السلام کا دل بھر آیا پوچھا کیا تم کو یاد ہے کہ تمنے جہل سے یوسف کے ساتھہ کیا سلوک کیا تھا اوسوقت برادروں نے یوسف علیہ السلام کو پہچانا اور پوچھا کیا یوسف آپ ہی تو نہیں آپنے فرمایا ہاں میں ہی ہوں اور یہہ میرا بھائی ہے جو شخص پرہیزگاری اور صبر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ احسان کرنیوالوں کی مزدوری ضایع نہیں کرتا یہہ سنکر سب برادر بہت نادم ہوئے اور اپنے تقصیروں کی معافی چاہی حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً اون کا قصور معاف کیا اور فرمایا کہ آج کے روز تم پر مطلق کچھہ خوف نہیں ہے خدا تعالیٰ تمھاری مغفرت کریگا وہ ارحم الراحمین ہے ❊

حاصل

ارباب کرم اپنے بھائی بند سے جو کچھہ قصور سرزد ہوں اوسکو
معاف کردیتے ہیں ہرگز اون کے دل میں کدورت باقی نہیں
رہتی پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا
کہ اب میرا پیرہن لیجاؤ اور اوسکو باپ کے انکھوں سے لگاؤ اللہ
کے فضل وکرم سے اونکی انکھیں اچھے ہو جائینگی پھر تم سب
اپنے گھروالوں کے ساتھہ مصر کو چلے آنا یہہ سنکر سب بھائی رخصت
ہوئے ابھی باپ تک نہ پہنچے تھے کہ باپ نے فرمادیا مجھے یوسف کی پیرہن
کی بو آرہی ہے غرض سب فرزند آئے اور اُس پیرہن کو باپ کے
انکھوں سے لگایا وہ فوراً بینا ہو گئے باپ کے روبرو لڑکوں
نے اپنی ندامت ظاہر کی اور خدا تعالے کی درگاہ سے استغفار چاہی
کل خاندان حضرت یعقوب علیہ السلام کا مصر کو چلا آیا حضرت یوسف
علیہ السلام کو تخت پر دیکھکے ماں باپ اور بھائی آداب سلطنت
بجالائے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کا بڑا اکرام واحترام
کیا اور اونکو اپنے ساتھہ تخت پر بٹھا کے کہا یہہ اوس خواب کی

تعبیر ہی جسکو خدا تعالیٰ نے مجھے دکھلایا تھا پھر اللہ جل شانہ کا

نہایت شکر ادا کیا اور سب ملکے مصر میں بہ عزت و حرمت بسر

کرنے لگے حق سبحانہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزندوں

کی سب تقصیریں معاف کردیا اونہیں کی اولاد میں پیغمبری اور

سلطنت برابر کئی قرنوں تک رہی ❖

حاصل

جب آدمی اپنے گناہوں سے نادم ہوتا ہی اور توبہ کرتا ہی تو ضرور

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہی ❖

قصہ ۸۵

اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا نام اوسکا نمرود خدا تعالیٰ

نے تمام روی زمین کی سلطنت اوسکو عطا کی تھی مگر وہ سلطنت

کے نشہ میں ایسا بیخبر اور مغرور ہو گیا کہ خدائی کا دعوی کرنے

لگا ایک روز اوسنے کچھہ خواب دیکھا اور معبروں سے اوسکی

تعبیر پوچھی اونہوں نے بیان کیا کہ عنقریب ایک لڑکا پیدا ہوگا

جس سے تیری سلطنت میں زوال آئیگا یہہ سنکر اوس ظالم نے

حکم عام دیا کہ جو لڑکا اس سال پیدا ہو اوسکو قتل کردو مگر جس کام
کو اللہ جلشانہ کرنا چاہتا ہی بھلا کیسے روکے رکتا ہی حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی والدہ حاملہ ہوئیں مگر اپنے حال سے کسیکو آگاہ نہ کیا
جسوقت دردزہ شروع ہوا تو ایک غار میں جا کر چھپی رہیں اور
وہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے آپ کو وہیں چھوڑکر غار کا
منھہ بند کرکے چلی آئیں اللہ جلشانہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام
نے غار میں آکر حضرت ابراہیم کی انگلی انکے منھہ میں دی آپ
اوسکو چوسنے لگے اوسمیں شہد و شیر پیدا ہو گیا حضرت کی
والدہ کبھی کبھی آتیں اور دودھ پلا جاتیں اسیطرح آپ سن شعور
تک پہنچے اور اللہ تعالی نے آپ کو عقل سلیم اور قلب مستقیم عطا
فرمایا اوسوقت آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے اپنا ماجرا
بیان کیا اور آپ کو گھر میں لے آئی حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے اپنے باپ یا چچا سے جسکا نام آذر تھا اور قوم کے لوگوں
سے جو اوسوقت حاضر تھے مخاطب ہو کر پوچھا تم لوگ کسکی
عبادت کیا کرتے ہو اونہوں نے جواب دیا کہ ہم بتوں کی عبادت

کرتے ہیں اور تمام دن اونہیں کو گھیرے رہتے ہیں آپ نے دریافت
کی آیا وہ بت تم لوگوں کی بات کا جواب دیتے ہیں اور اونکی
پرستش کرنے سے تم کو کچھہ نفع یا نہ کرنیسے کسی قسم کا ضرر پہنچاتے
ہیں قوم نے اوسکا یہہ جواب دیا کہ ہم اپنے آباو اجداد کو اسیطرح
اونکی پرستش کرتے ہوئے دیکھا کئے آپ نے فرمایا کہ تم اور تمھارے
آبا جنکی عبادت کرتے ہو وہ تو میرے دشمن ہیں میرا معبود
وہی ہی جو رب العالمین ہی اسی نے مجھے پیدا کیا اور دین
کی راہ دکھلائی وہی مجھے اپنی قدرت سے کھلاتا اور پلاتا
ہی اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہی وہی مجھے
ماریگا اور پھر زندہ کریگا اوسی سے مجھے امید ہی کہ قیامت کے
روز میرے گناہ بخشیگا۔ اسکے بعد پھر آپ نے اپنے باپ یا چچا
کو اسطرح نصیحت کی ای میرے والد کیوں آپ ایسی چیز
کی پرستش کرتے ہو جو نہ سنتی ہی اور نہ دیکھتی ہی اور نہ آپکو
نقصان پہنچاتی ہی نہ فایدہ ای میرے والد آپ شیطان
کی بندگی مت کرو کیونکہ بلاشبہ شیطان دشمن ہی رحمن کا

ای میرے والد مجھے یہہ اندیشہ ہی کہ آپ اگر توبہ نہ کریں تو آپ پر اللہ تعالے کا عذاب کہیں نازل ہوجائے اور تم اوسوقت دوزخ میں شیطان کے ہمنشیں رہوگے۔ یہہ سنکر آذر نے کہا ای ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے روگرداں ہی اگر تو چپ نرہیگا اور اونکی مذمت سے باز نہ آئیگا تو میں تجھکو پتھروں سے مارونگا میرے سے بات مت کیا کر ❖

حاصل

خالق وہی ہوسکتا ہی جسنے تمام عالم کو پیدا کیا انسان اپنی ہاتھہ کی بنائی ہوئی چیز کو خالق سمجھنا محض جہالت اور حماقت ہی۔ ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ پھر قوم کے ساتھہ ہوا وہ بڑے نجومی تھے ستاروں کو اپنا خالق سمجھتے تھے اور ہر ایک ستارہ کے نام سے اونہوں نے ایک بت بنا رکھا تھا جس ستارہ کا تقرب اونکو منظور ہوتا اوسکے نام والے بت کی عبادت کرتے تھے اور اونکا یہہ عقیدہ تھا کہ بت ہمارے لئے ستاروں کے پاس سفارش کرتے ہیں

اور کل عالم کا دارومدار ستاروں کی ذات پر منحصر ہی ایسے حضرت
ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اونکو بدلایل یہہ سمجھانا چاہا کہ
ستاروں کی تاثیر مخلوقات پر بنفسہ نہیں ہی بلکہ وہ بھی دوسرے
کے دست قدرت میں مسخر میں یہہ سوچکر جب رات کا اندھیرا
ہوا اور شاید سب ستاروں میں زہرہ ستارہ زیادہ چمک
رہا تھا آپنے اوسکو دکھلا کر قوم سے فرمایا کہ تمھارے زعم میں اسکو
میں اپنا رب سمجھوں تھوڑی دیر نہ گذری کہ ستارہ غایب ہوا
اوسوقت آپ نے فرمایا کہ غایب ہونیوالی چیز کو تو میں دوست
نہیں رکھتا کیونکہ ستارہ غایب ہوجانا اور نقل و حرکت کرنا اوسکے
محدث اور مخلوق ہونے پر دلالت کرتا ہی اور جو مخلوق ہی وہ
کسیطرح خالق نہیں ہوسکتا اتنے میں چاند چمکنے لگا تب
آپنے فرمایا اب کیا اوسکو رب فرض کروں جب وہ بھی غایب ہوا تو
آپ نے فرمایا اگر مرا رب مجھے ہدایت پر قایم نہ رکھے تو میں بھی
گمراہوں سے ہوجاؤنگا پھر صبح ہوئی اور آفتاب چمکتا ہوا
نکلا تب آپنے فرمایا کہ اب اسکو رب خیال کروں یہہ تو اون دونو

سے بہت بڑا بھی ہے جب شام ہوی اور آفتاب غروب ہوا
تو آپ نے فرمایا ای قوم میں بتوں اور ستاروں کی پرستش سے
جو مخلوق اور اپنے خالق کے محتاج ہیں بالکل بری ہوں اوسوقت
قوم نے پوچھا پھر تم کسکی عبادت کرتے ہو آپ نے فرمایا میں اوسکا
کے طرف متوجہ ہوتا ہوں اور خالص اوسیکی عبادت کرتا ہوں
جسنے آسمان و زمیں کو پیدا کیا میں ہرگز مشرک نہیں ہوں
یہہ سنکر قوم آپ سے جھگڑنے لگی اور کہا اگر تم ایسا کہو گے
تو تم کو یہہ بت دیوانہ بنا دینگے او ضرر پہنچا ئینگے آپ نے فرمایا
کیا تم لوگ مجھسے خدا کی وحدانیت میں جھگڑتے ہو حالانکہ
وہ مجھے راہ ہدایت دکھلا چکا ہے میں تو تمھارے معبودوں
سے مطلق نہیں ڈرتا ✿

حاصل

انسان غور اور فکر سے معارف و معلومات میں اعلی درجہ کی ترقی
کر سکتا ہے غور کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ہر ایک شی اپنے
صانع کے وجود پر دلیل کافی ہے ✿

ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کسی جاترہ کے لئے چلتے وقت ابراہیم علیہ السلام سے بھی ساتھ چلنے کی درخواست کی مگر آپ بیماری کا عذر کرکے رہ گئے قوم کے لوگوں نے کھانا پکا کر اوسکو تبرگا بتوں کے سامنے رکھدیا اور چلے گئے آپ نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور تیشہ لیکے بت خانہ میں گھسے اور بتوں سے مسخری کرنے لگے کہ کیوں تم کھانا نہیں کھاتے اور بات نہیں کرتے بعدہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بتوں کو توڑ دیا اور بڑے بت کے شانہ پر تیشہ رکھدیا قوم نے آکر یہہ حال دیکھا اور گھبرا کر حضرت سے پوچھا کہ یہہ کام کسنے کیا آپ نے فرمایا بڑے بت نے قوم یہہ سنکر متفکر ہوئی اور کہا یہہ تو بیحس پتلا ہی کیونکر توڑ سکتا ہی آپ نے جواب دیا پھر کیوں تم ایسی بیحس چیز کو اپنا معبود بنا رکھا ہی کیا تمھیں عقل نہیں لوگوں نے جان لیا کہ یہہ کام آپ ہی کا کیا ہوا ہی نمرود کو اطلاع کی اور بہت بڑی آگ جلائی اور منجنیق میں رکھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسمیں پھینک دیا مگر اللہ جلشانہ کے حکم سے وہ آگ آپ پر

مگر ٹھنڈی ہو گئی اور آپ کو کچھ بھی ضرر نہ پہنچا۔

حاصل

اللہ جلشانہ جسکی تائید میں ہو کوئی شخص اوسکو ضرر نہیں پہنچا
سکتا۔ ایک روز نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
پوچھا کہ تمھارا رب کون ہی آپ نے فرمایا میرا رب وہ ہی جو
جلاتا اور مارتا ہی نمرود نے کہا میں ایسا کر سکتا ہوں یہہ
کہکر اوسنے دو قیدیوں کو بلوایا ایک کو قتل کیا اور دوسرے
کو رہا حضرت ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہہ بیوقوف ہے۔
اوسکو ذرہ بھی عقل نہیں قتل نکرنیکو جلانا سمجھلیا ہی
اسلیئے آپنے اس دلیل سے قطع نظر کرکے فرمایا کہ اللہ جلشانہٗ
سورج کو مشرق سے نکالتا ہی تو اوسکو مغرب سے نکالدے
تب تو نمرود کوکچھہ نہ سوجھی منفعل ہو گیا باایں اپنے
دعوے سے باز نہ آیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طرح
طرح کے تکلیفیں دیتا رہا آخر آپنے تنگ ہوکر شہر بابل
سے فلسطین کے طرف ہجرت کی اسپر بھی اللہ جلشانہٗ نے

چار سو برس تک اوسکو دنیا میں مہلت دی اور سلطنت پر
قایم رکھا جب دیکھا کہ اوس کا اور اوسکی قوم کا ظلم حد سے
بڑھ گیا تب اوسکے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا فرشتہ نے تین
دفعہ آکر اوسکو اسلام کی دعوت کی مگر نمرود نے نہ مانا اور ہر
دفعہ یہی کہتا رہا کیا میرے سوا بھی کوئی خدا ہی تیسری
دفعہ فرشتہ نے اوس سے کہدیا کہ اب مجھے صرف تین دن
کی مہلت دی جاتی ہی یہہ سنکر نمرود نے خدا سے مقابلہ
کرنیکے لئے اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا جب تین روز
گذر گئے تب اللہ تعالے نے اونپر مچھروں کا لشکر اس
کثرت سے مسلط کیا جنکے ہجوم سے آفتاب چھپ گیا آخر
وہ تمام لشکر کی چربی کھا گئے اور خون پیگئے بجز ہڈیوں کے
کچھہ نہ چھوڑے نمرود کی ناک میں ایک مچھر گھسکے چار سو برس
تک اوسکو ایذا دیتا رہا آخر نمرود کی یہہ حالت ہوی کہ تمام روز
اوسکے سر پر مارتے رہتے جو شخص دونو ہاتھ ملاکے زور سے
مارتا نمرود اوس سے بہت خوش ہوتا تھا جتنے روز سلطنت

پر ریہ ظلم کیا تہا اوسنے ہی روز اس مصیبت وخواری میں گرفتار رہکے مرگیا ؏

حاصل

اللہ جلشانہ ظلم وشرک کو ہرگز پسند نہیں کرتا گو دنیا میں بہت سے مشرک اور ظالم سلطنت اور حکومت پر ہیں اونکو دیکھکر یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ اونکے فعل سے راضی ہی وہ حلیم اور غیور ہی اوسکی یہہ عادت ہی کہ اول مہلت دیتا ہی ؏

ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گذر ساحل دریا پر ہوا آپ نے دیکھا کہ ایک شخص مرا پڑا ہی اور جانورِ دریائی وخشکی اوسکا گوشت کہا رہے ہیں آپ نے جناب باری میں التجا کی کہ خدایا اسکو تو یہہ جانور کہا رہے ہیں اور یہہ جانور بھی مرکر گل جائینگے اور تو اون سب کو زندہ کریگا اب میں یہہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو کسطرح سے انکو زندہ کریگا اللہ سبحانہٗ نے فرمایا کیا تجھکو اسکا یقین نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا یقین تو بیشک ہی مگر مجھکو اوسکے دیکھنے کا صرف

اشتیاق ہی اوسوقت اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ چار پرندے پکڑو
اور اونکو ذبح کرکے اونکے اعضا مختلف پہاڑوں پر ڈالدو
اور پھر اونکو پکارو وہ سب تمہارے پاس دَوڑتے آئینگے حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے ویسا ہی کیا اوسکے بعد اونکو اسطرح پکارا
کہ ای ٹوٹی ہوئے ہاڑ اور جدا کئے ہوئے گوشت اور کٹی
ہوئی رگیں اللہ کے حکم سے تم سب جمع ہو جاؤ خدا تم میں
دم بھرتا ہی بمجرد اس آواز کے خون اور ہڈیاں اور گوشت اور
پر سب اڑنے لگے ہڈی سے ہڈی گوشت سے گوشت پر
پر ملنے لگا ہر پرندہ کا جز اپنے جزسے ملگیا ذبح کے پیشتر
جیسے تھے پھر ویسے ہی ہوگئے اور دوڑتے ہوئے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ✦

حاصل

جس قادر مطلق نے مخلوقات کو عدم سے وجود میں لایا پھر اونکو
مار کر دوبارہ زندہ کرنا اوسکے قدرت کاملہ سے ہرگز بعید
نہیں ہی ✦

قصہ ۸۶

سنہ ۹ ہجری میں قبیلۂ عبد القیس کے بیس آدمی جنکا سردار اشج
عبد القیس تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سعادت ملازمت
حاصل کرنیکے لئے مدینہ منورہ کو آئے جب مدینہ منورہ میں پہنچے
تب قبیلہ کے لوگ جلدی سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے
مگر اشج مقام پر ٹھیر کے غسل کیا اور پاکیزہ لباس پہنکے آہستہ
آہستہ نہایت ثبات و وقار کے ساتھ مسجد شریف میں پہنچا
دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی اوس کے بعد حضور میں حاضر ہوا
حضرت کو اشج کا یہہ طریقہ بہت پسند آیا اور فرمایا واقعی تجھ
میں ثبات و وقار دو ایسے خصلتیں ہیں جنکو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے

حاصل

آدمی جو کام تحمل اور بردباری سے کرتا ہی اکثر اوس میں غلطی
نہیں ہوتی ✦

قصہ ۸۷

ایک شخص نے سلیمان بن عبد الملک خلیفہ سے کہا میں نے اپنے

چچا کی لڑکی سے منگنی کی ہے دو سو دینار مہر دینیکے بعد میں اوسکا
مالک ہو سکتا ہوں اگر امیر المومنین کی رای ہو تو مجھکو دو سو
دینار بیت المال سے قرض دلوا دئے جائیں خلیفہ نے اوس
شخص کے ماں کو گالی دیکر کہا ایا میں سا ہو کار ہوں جو تجھکو
قرض دوں پھر حکم کیا کہ اسکو دو سو دینار عطیہ دو اور پھر دو سو
اور پھر دو سو یہاں تک کہ جب تین ہزار دینار ہو گئے تب سانس
لینے کے لئے خلیفہ کو سکوت کرنا پڑا اور وہ شخص رقم لیکے گھر
آیا دوست احباب مبارکباد دینے جمع ہوئے اوس نے کہا بہت
کچھہ ملا مگر وہ گالی نہیں بھولتی یہہ خبر خلیفہ نے سنی اور کہا
فی الحقیقت اوسنے سچ کہا کاش میں اوسکو اس سے دو
چند دیتا اور وہ گالی نہ دی ہوتی +

حاصل

عزت مند اور غیرت دار آدمی کے پاس وہ مال جو بیعزتی اور
بیحیائی سے ملے قابل قدر نہیں ہوتا +

قصہ ۸۸

مروزی جو بڑے عالم تھے ایکدفعہ امام احمد بن حنبل کی عیادت کے
لئے گئے اور امام سے پوچھا کہ آج آپ نے کسطرح صبح کی امام
نے جواب دیا جیسے کہ اوس شخص نے جسکو ایک طرف اوسکا
مالک ادای قرض کے لئے طلب کر رہا ہے اور دوسرے
جانب اوسکا پیغمبر ادائے سنت کیلئے اور دو فرشتے تصحیح
عمل کے لئے موکد ہیں اور اسکا جی دنیا کی خواہشوں پر راغب
ہے اور ابلیس بُرے کاموں کی ترغیب دے رہا ہے اور
ملک الموت قبض روح کے لئے مستعد ہیں اور اہل عیال
اپنے رفع ضروریات کیواسطے ہاتھ پھیلائے ہیں ٭

حاصل

انسان کے ساتھ طرح طرح کے بکھیڑے لگے ہوئے ہیں
دنیا میں بے فکری سے زندگانی بہت مشکل ہے ٭

قصہ ۸۹

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایکدفعہ زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ کا جو صحابہ میں بڑے عالم تھے رکاب تھاما انھوں نے

فرمایا آپ یہہ کیا کر رہے ہو آپ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا کے فرزند بھلا میرا رکاب تھامو گے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہم علما کے ساتھہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں اوس وقت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاتھہ کو بوسہ دیکر کہا ہم اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھہ ایسا کیا کرتے ہیں ٭

حاصل

سادات و علما کا اکرام کرنا نیک بختی کی علامت ہے ٭

قصہ ۹۰

امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں طالب العلمی کرتے تھے اوسوقت وہ نوجوان تھے ہنوز اونکو داڑھی نہ نکلی تھی جب آپ کا کہیں گذر ہوتا تو بصرہ کے مشہور و معروف لوگ طلب حدیث کے لئے آپ کے پیچھے دوڑتے اور آپ کو پکڑ کر کسی جگہہ بٹھلاتے اور ہزارہا آدمی آپ کے اطراف جمع ہو کر احادیث سنتے اور لکھلیتے امام کو پیچھے رکوسے زیادہ

احادیث حفظ تھے جب آپ نے صحیح بخاری کو لکھنے کا قصد کیا تو ہر ایک حدیث کو لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے اور حضرت کے روضہ منورہ اور ممبر کے درمیان بیٹھ کے اسکو لکھتے تھے آپ کی زندگی میں نو ہزار آدمیوں نے آپ سے صحیح بخاری کو سنا مسلمانوں کو اتفاق ہی کہ قرآن شریف کے بعد کوئی کتاب صحیح بخاری سے زیادہ صحیح نہیں ہو سکتی ✤

حاصل

جو کام نیک نیتی سے خاص اللہ تعالےٰ کے لئے کیا جاتا ہی وہ مقبول عام ہوتا ہی ✤

قصہ ۹۱

سنن ابو داؤد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے عرض کی ای رب مجھے دکھلا آدم علیہ السلام کو جنہوں نے ہمکو اور اپنے نفس کو جنت سے نکالا اللہ تعالےٰ نے اونہیں اونکے باپ آدم علیہ السلام کو دکھلایا موسیٰ علیہ السلام

پوچھا کیا آدم آپ ہی ہیں فرمایا ہاں پھر پوچھا آپ وہی تو ہیں جو اللہ تعالے نے اپنا روح آپ میں پھونکا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کو حکم کیا سو وہ آپ کو سجدہ کئے فرمایا ہاں پھر موسے علیہ السلام نے کہا آپ کو کیا ہوا تھا جو آپ نے ہمکو اور اپنی نفس کو جنت سے نکالا آدم علیہ السلام نے پوچھا آپ کون ہیں کہا میں موسیٰ ہوں پھر پوچھا آپ وہی تو ہیں جو اللہ تعالے نے اپنی پیغامبری کے لئے آپ کو منتخب کیا آپ تو بنی اسرائیل کے وہی پیغمبر ہیں جن سے اللہ تعالے نے بلا واسطہ کسی مخلوق کے وراء حجاب سے سخن کیا موسی علیہ السلام نے کہا ہاں پھر آدم علیہ السلام نے فرمایا آیا آپ کو خبر نہیں کہ وہ امر کتاب اللہ میں میرے پیدائش کے پیشتر سے لکھا ہوا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا بیشک تب آدم علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ مجھکو اوس چیز پر ملامت کرتے ہو جسپر حکم قضا مجھسے پہلے سبقت کر چکا تھا یہہ قصہ کہکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا پھر غالب ہوگئے آدم موسیٰ پر ؁

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفا میں لکھا ہی کہ ایک روز
ابو معاویۃ الضریر نے ہارون رشید کو یہہ حدیث سنائی کسی
نے کہہ بیٹھا کہ اونکی ملاقات کہاں ہوئی یہہ سنکر ہارون رشید
کو نہایت غصہ ہوا اور کہا تلوار اور نطع لے آؤ یہہ زندیق ہی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں طعن کرتا ہی ابو معاویہ نے
بہت فہمایش کی اور بیان کیا کہ جلدی سے اسکے منھہ
سے یہہ بات نکل گئی آخر دیر میں جاکر خلیفہ کا غصہ تسکین پایا ؂

حاصل

بے سمجھے بوجھے بڑوں کی باتوں میں دخل دینا بے ادبی ہی اور
جو لوگ احکام خدا و رسول میں ہنسی مسخری کرتے ہیں وہ اسی
لایق ہیں کہ نظر عزت سے نہ دیکھے جائیں ؂

قصہ ۹۲

جب خلیفہ رسول اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مرتدوں کے قتل
سے فراغت ہوئی اور جزیرۂ عرب کا دلخواہ بندوبست ہو چکا
تب آپ نے سیف اللہ خالد بن الولید کے ماتحتی میں لشکر دیکر عراق

کے طرف روانہ فرمایا بہت ہی تھوڑے دنوں میں اللہ تعالی
نے عراق کے بڑے بڑے شہروں کو خالد کے ہاتھ پر فتح کروا دیا
مسلمانوں کی روز افزوں ترقی دیکھکر روم کے نصارا کو
حسد ہوا چاہا کہ سب ملک مسلمانوں کی بیخ و بنیاد دنیا
سے نکالدیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اون سے
پہلے آپ سبقت کرنا مناسب جانا اور ملک شام کے تسخیر
کے ارادہ سے ۱۳ھ تیرہ ہجری میں لشکر روانہ فرمایا۔
جمادی الاخری کے اوایل میں یرموک کے قریب ایک
مقام پر جسکا نام واقوصہ تھا فریقین کا لشکر جمع ہوا اور
دونو کے درمیان ندی حایل تھی مسلمانوں کا کل لشکر
چالیس ہزار تھا اور اوسکے سپہ سالار خالد بن الولید
تھے رومیوں کا لشکر دو لاکھہ چالیس ہزار تھا اور اوسکا
سپہ سالار تمارق نامی قیصر روم کا بھائی تھا دونو لشکر
اسقدر تیار ہستے تھے کہ اونکا اوسوقت نظیر نہ دیکھا گیا تھا
سب کو یہی گمان تھا کہ اس جنگ کا خاتمہ جلد نہو گا غرض

ایک روز علی الصباح دونوں لشکر مقابل ہوئے اور مسلمانوں کی جمعیت سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چار صحابیوں کی ہمراہ رومیوں کے سردار تدارق کے پاس گئے اوسوقت وہ حریر کے خیمہ میں سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اونکو اپنے پاس آنیکا حکم دیا انہوں نے کہا ہم کو اس خیمہ میں آنا جائز نہیں ہے پھر خیمہ کے باہر حریر کا فرش کرنے کا حکم دیا یہہ لوگ کہے ہمکو حریر پر بیٹھنا جایز نہیں غرض یہہ لوگ جہاں بیٹھے تدارق بھی وہیں آکر بیٹھا صحابہ نے اول اوسکو اسلام کی دعوت کی پھر صلح کی بات درمیان آئی مگر صحابہ کے حسب خواہش بات نہ بنی اسلئے واپس چلے آئے بعدہ رومیوں کیطرف سے ماہان نامی ایک سردار آیا اور خالد سے کہا ہم کو معلوم ہے کہ تم لوگ بھوک کی سختی کا تاب نہ لاکے یہاں تک آئے ہو ہم تمہاری فوج کے ہر ایک شخص کو دس دس دینار اور لباس و خوراک دیتے ہیں اوسکو لیکر اپنے شہر کو چلے جاؤ اور دوسرے سال بھی ہم اوسیقدر تمہارے پاس بھیجدینگے خالد اوسکو جواب دئے

کہ ہم اس لئے نہیں آئے ہیں جسکا تم کو گمان ہی بلکہ ہم لوگ
آدمیوں کا خون پیا کرتے ہیں اور سُنے ہیں کہ رومیوں کے
خون سے کسیکا خون لذیذ نہیں ہوتا یہہ سنکر رومیوں
کو کسیقدر تشویش ہوئی اوسکے بعد خالد کے حکم سے مسلمانوں
کے قلبِ لشکر سے عکرمہ اور قعقاع وعمرو میدان میں آئے
اور لڑائی شروع ہوئی۔ زبیر رضی اللہ عنہ اوس روز دو دفعہ
دشمنون کی لشکر میں گھسکر مارتے ہوئے اونکی خیمہ سیف
تک پہنچے اور پھر مارتے ہوئے لوٹ کر اپنی جگہہ پر آئے اونکو
صرف دو زخم لگے تھے عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ معہ
چار سو صحابہ کے موت پر بیعت کرکے خالد کے خیمہ کے روبرو
اسقدر جنگ کیے کہ سب زخمی ہوکر گرے عکرمہ کو ستر سے زیادہ
زخم لگے تھے اور چہرہ سے خون جاری تہا لوگ اونپر رحم
کھا کے اونسے آرام لینے کی درخواست کرتے تھے مگر وہ نہ
مانکے اوسیطرح لڑتے تھے آخر وہ شہید ہوگئے جب یہہ صحابہ
زخمی ہوکر گرے تو پانی پینکا مانگا کسینے پانی کا ایک پیالہ لیکر

آیا جب ایک شخص کے پاس پہنچا تو دوسرا اوسکو دیکھنے لگا اُسنے کہا مجھے نہ چاہیئے اوسکے پاس لیجاؤ جب اوسکے پاس لیگئے تو تیسرے نے آنکھہ کھولی اوسنے کہا مجھے ضرور نہیں اوسکو پلاؤ آخر وہ پانی یوں ہی پھرتا رہا مگر کسی نے نہ پیا اور سب شہید ہوئے القصہ جنگ گرم ہوا اور رومیوں کا لشکر مسلمانوں کے لشکر کے میسرہ پر حملہ شروع کیا تھا کہ خالد نے ایک رسالہ ساتھہ لیکے دشمن کے میمنہ پر جا گرا اور اونکے چھے ہزار آدمیوں کو مارکے قلب میں ہٹا دیا اور پھر سو سواروں کو منتخب کرکے عقب سے دشمن کے لاکھہ بھر کی جمعیت پر جا گرا اور اونمیں زلزلہ ڈالدیا بعدہ مسلمانوں نے ایک بارگی حملہ کیا اور غروب آفتاب تک دشمنوں کو مارتے رہے آخر رومیوں نے شکست کھاکر بھاگا اور مسلمان دلجمعی سے اونکو اسیر کرنے لگے ایک ہی روز میں جنگ کا خاتمہ ہوگیا اور مسلمانوں نے پوری فتح پائی - اثنائے جنگ میں مدینہ منورہ سے قاصد آیا اور خالد کو

خط دیگر کہا کہ صدیق اکبر نے قضا کی اور عمر فارق خلیفہ ہوئے
اور اس لشکر کی امارت ابو عبیدہ کے نام سے نامزد ہوئی ہے
خالد نے اثنائے جنگ میں اس خبر کو مشہور کرنا خلاف
مصلحت جان کے قاصد کو معہ فرمان اپنے پاس روک رکہا
اور فتح کے بعد ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو جایزہ دیکے اونکی
ماتحتی میں رہے جب رومیوں کا باقی ماندہ لشکر ہزیمت کہا کے
بہاگا اور اپنے بادشاہ ہرقل کے پاس جمع ہوا تو ہرقل نے اون سے
پوچہا کہ تم لوگ جنکے مقابلہ میں گئے تھے آیا وہ انسان ہیں
یا نہیں کہے ہاں انسان ہیں پوچہا وہ بہت ہیں یا تم کہے
ہم تو اون سے کئے حصہ زیادہ ہیں پوچہا پہر کیا وجہ ہے
جو تم اون سے بہاگتے ہو اونمیں ایک بوڑھا عقلمند تھا
اوسنے کہا وہ لوگ شب کو نماز پڑھا کرتے ہیں اور دن کو روزہ
رکھتے ہیں عہد کو وفا کرتے ہیں نیک کام کے لیے حکم اور برے
کام سے منع کرتے ہیں اور باہمدیگر انصاف کرتے ہیں۔ ہماری
یہہ حالت ہی کہ ہم لوگ شراب پیتے ہیں زنا کرتے ہیں ہرطرح

بڑے کاموں کے مرتکب ہوتے ہیں عہدشکنی کرتے ہیں اور باہم انصاف نہیں کرتے اور اللہ کی ناخوشی کے کام کا حکم اور اوسکی خوشی کے کام سے باز رکھتے ہیں اور زمین پر فساد مچایا کرتے ہیں اسلئے اونکو فتح اور ہم کو شکست ہوتی ہی ہرقل نے کہا بیشک تو سچ کہا ✤

حاصل

جب تک مسلمانوں میں باہم اتفاق تھا اور وہ اپنی ملت و مذہب پر پورے پورے قایم تھے تب تک وہ ترقی کے میدانمیں سب سے پیش قدم تھے ✤

قصہ ۹۳

ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک انصاری نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور شکایت کی کہ یارسول اللہ میں آپ سے احادیث سنتا ہوں اور وہ مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اونکو یاد نہیں رکھہ سکتا ہوں حضرت نے خط کے طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اپنے سیدھے ہاتھ سے

مدد لیا کرینے اونکو لکھدیا کر ۞

حاصل

خط انسان کے لئے نہایت عمدہ اور مفید کمال ہی خوشخط کو دیکھنے سے جی باغ باغ ہوجاتا ہی ۞

قصہ ۹۴

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجہ تیسرا اندھا خدا نے چاہا کہ اون کو آزمائے سو اونکے پاس ایک فرشتہ بھیجا فرشتہ اول کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تجھکو کونسی چیز پیاری ہی اوسنے کہا اچھا رنگ اچھی کھال اور مجھ سے یہہ بیماری دور ہوجائے جسکے باعث لوگ مجھسے کراہت کرتے ہیں فرشتہ نے اوس پر ہاتھ ملا سو بیماری دور ہوئی اور رنگ اور کھال اچھی ہوگئی پھر فرشتہ نے اوس سے پوچھا کہ تجھکو کس قسم کا مال پسند ہی اوسنے کہا اونٹ فرشتہ نے اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی

اور کہا خدا تیرے لئے اس میں برکت دیگا پھر فرشتہ گنجہ کے پاس
گیا اور اوس سے دریافت کیا کہ تجھکو کونسی چیز بہت پسند ہی
اوسنے کہا اچھے بال اور یہہ بیماری جاتی رہے جس سے لوگ
تنفر کرتے ہیں فرشتہ نے اوسپر ہاتھہ ملا اوسکی بیماری دور ہوئی
اور عمدہ بال نکل آئے اوسکے بعد فرشتہ نے استفسار کیا کہ تجھکو
کونسی شے بہت بہاتی ہی اوسنے کہا گائے چنانچہ اوسکو گابھن
گائے دی اور کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے اوسکے بعد
فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اوس سے پوچھا کہ تجھکو کونسی
چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا خدا میرے آنکھہ میں بینائی دے
تو میں اوس سے لوگوں کو دیکھوں فرشتہ نے اوسپر ہاتھہ ملا
خدا نے اوسکو بینائی دی فرشتہ نے کہا تجھکو کونسا مال بہت
پسند ہی اوسنے کہا بکری سو اوسکو گابھن بکری دی غرض
اونٹنی اور گائے اور بکری جنے اور رفتہ رفتہ کوڑہی کے اونٹ
جنگل بھر ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل اور اندھے کے
جنگل بھر بکریاں بکرے پھر ایک عرصہ کے بعد فرشتہ اپنی اوس

اگلی صورت و شکل سے کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں محتاج آدمی
ہوں سفر میں میرے سب ذرایع ضایع ہو گئے آج منزل پر بدون
خدا کی مدد اور پھر آپ کے کرم کے پہنچنا ممکن نہیں ہی آپ
پر اوسی کے نام پر سوال کرتا ہوں جسنے آپکا یہہ رنگ و روپ
دیا اور مال اونٹ دئے ایک سواری مجھے دو جو سفر میں کام
آوے اوسنے کہا میں قرضدار ہوں گھر بار کے خرچ سے مال
اتنا زیادہ نہیں ہی جو تجھکو دوں فرشتہ نے کہا میں تجھکو پہچانتا
ہوں کیا تو محتاج اور کوڑھی نہ تھا اور تجھہ سے لوگ تنفر کرتے تھے
خدا نے اپنے فضل و کرم سے یہہ سب تجھپر عنایت کی اوس
نے کہا واہ یہہ مال تو میرے آبا و اجداد سے چلا آتا ہی فرشتہ نے
یہہ سنکر کہا اگر تو جھوٹا ہی تو خدا تجھکو پھر ویسا ہی کردے
جیسا تو تھا بعدہ فرشتہ اوسی صورت و شکل سے گنجے کے پاس
آیا اور اوس سے بھی وہی سوال کیا اور اوسنے بھی وہی جواب دیا
جو کوڑھی نے دیا تھا فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھے ویسا
ہی کردے جیسا تو پہلے تھا۔ اوس کے بعد فرشتہ اپنی اوسی صورت

وشکل سے اندھے کے پاس گیا اور اوس سے بھی وہی سوال کیا
اوسنے کہا بیشک میں اندھا تھا خدا نے مجھے آنکھہ دی اب ان
بکریوں سے جتنا تیرا جی چاہے لیجا اور جتنا جی چاہے چھوڑ جا
قسم اللہ کی آج جو چیز تو راہ خدا میں لیگا میں اوسکے دینے میں
مطلق دریغ نہ کروں گا فرشتہ نے کہا تیرا مال تو رکھہ تم تینو
آدمی صرف آزمائے گئے تھے پس تجھ سے تو خدا راضی ہوا
اور تیرے دونو ساتھیوں سے ناخوش ؂

حاصل

شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہی مگر دنیا مین اکثر بندے بڑے
ناشکرے ہوتے ہیں ؂

قصہ ٩٥

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سفر میں ایک حرام کار عورت نے گرمی کے ایام
میں کتے کو دیکھا کہ کوئیں کے آسپاس گھومتا ہی اور اپنی زبان
نکالے ہوئے ہی اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا اور اوسکو اپنی اوڑھنی

سے باندھکے پانی نکالا اور کتہ کو پلایا اس کام کے سبب سے اللہ جلشانہٗ کے پاس اوسکے سب گناہ معاف ہو گئے ؛

حاصل

ہر جانذار کے ساتھ سختی کے وقت احسان کرنا خدا یتعالیٰ کے پاس عمدہ کام ہی ؛

قصہ ۹۶

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انصار کا ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھہ مانگنے آیا حضرت نے فرمایا کیا تیرے گھر میں کوئی شے نہیں ہی اوس نے عرض کیا ایک موٹا کمل ہی جسکو ہم آدھا بچھاتے ہیں اور آدھا اوڑھتے ہیں اور پانی پینے کے لئے ایک کٹورہ ہی حضرت نے فرمایا اوسکو لے آؤ چنانچہ وہ لے آیا حضرت نے اون دو نو چیزوں کو اپنے دست مبارک میں اوٹھا کر فرمایا کون اسکا خریدار ہی کسی نے کہا میں ان دو نو کو ایک درہم میں لیتا ہوں حضرت نے پھر دو یا تین مرتبہ پکارا کہ کوئی ایک درہم سے زیادہ دینے والا

بھی ہے اوسی نے عرض کیا کہ اب دو درہم دیتا ہوں حضرت
نے کمل اور کٹورہ اوسکے حوالہ کیا اور دو درہم لیکے اوس انصاری
کو عنایت کئے اور فرمایا کو ایک درہم میں تو کھانا خریدکے اپنے
اہل پاس لیجا اور ایک درہم کا تبر خریدکے ہمارے پاس لا انصاری
نے حکم کے موافق تعمیل کی حضرت نے تبر میں اپنے ہاتھ سے لکڑی
کا دستہ لگا دیا اور فرمایا کہ اسکو لیجا اور بن سے لکڑی کاٹ
کے بیچا کر اور پندرہ روز تک ہمارے پاس نہ آنا انصاری نے روبطے
پر تعمیلِ ارشاد کی اور روز مرہ خرچ کے بعد دس درہم جمع کر
حضرت کے پاس لایا اور آپکے ملاحظہ کے بعد اوس سے غلہ اور
کپڑہ خرید کیا اوسوقت حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بھیک
مانگکے روز قیامت میں اپنے منھ پر داغ لگانے سے تیرے
حق میں یہہ بہتر ہی ◆

حاصل

صرف ایک کسب حلال گو وہ کیسا ہی ذلیل کیوں نہو گر بھیک
مانگنے سے بدرجہا بہتر ہی ◆

قصہ ۹۷

ایک روز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی مجلس میں
تشریف رکھتے تھے سامنے سے ایک جوان جو اچھا تنومند
تھا سرعت سے چلا جارہا تھا بعض لوگوں نے اوسکو دیکھکر کہا
افسوس اگر اسکی یہہ جوانی اور یہہ قوت راہ خدا میں صرف ہوتی
تو کیا خوب ہوتا حضرتؐ نے اون سے فرمایا ایسا نہ کہو اگر یہہ
شخص اسلیے کوشش کرتا ہو کہ اپنی ذات یا اپنی ضعیف والدین
یا اپنی ضعیف ذریہ کو دریوزہ گری اور محتاجی سے محفوظ رکھے
تواب بھی وہ راہ خدا میں ہے ہاں اگر اسمیں تفاخر و تکاثر کرنے
کے لئے کوشش کرتا ہے تو اوسوقت شیطان کی راہ میں ؞

حاصل

نیک نیتی سے دنیا کا کام کرنا بھی داخل عبادت ہے ؞

قصہ ۹۸

ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

باہر تشریف لائے اور آپ نے دو مجلسیں ملاحظہ فرمائیں ایک مجلس کے لوگ یاد الٰہی میں مشغول تھے اور اوسکے لئے لوگوں کو ترغیب دیتے تھے دوسری جماعت والے لوگوں کو علم تعلیم کر رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ اللہ سے سوال کر رہے ہیں اگر وہ چاہا تو اونکو دیگا اگر نہ چاہا تو نہ دیگا اور یہہ جماعت لوگوں کو علم سکھلا رہی ہے اور میں اسی لئے مبعوث ہوا ہوں کہ لوگوں کو علم سکھلاؤں پھر حضرت اوس جماعت میں جا بیٹھے جو لوگوں کو علم سکھلا رہی تھی ؁

حاصل

علم دیں کا سیکھنا اور سکھلانا عین عبادت ہی عبادت کا خایدہ تو صرف عابد کی ذات پر منحصر ہے اور علم کا فائدہ اپنے اور غیر دونو کے ذات پر موثر ہے ؁

قصہ ۹۹

طبرانی اوسط میں روایت کی ہے کہ ایک روز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گذر مدینہ منورہ کے بازار میں ہوا اہل بازار سے فرمایا کہ کس

چیز نے تمکو عاجز کر رکھا ہی لوگوں نے پوچھا وہ کیا ابوہریرہ
نے فرمایا کہ وہاں میراث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تقسیم
ہو رہی ہی اور تم لوگ یہاں ہو کیوں نہیں جاتے اور وہاں
سے اپنا حصہ نہیں لیتے لوگوں نے پوچھا کہاں بٹ رہی
ہی آپ نے فرمایا مسجد میں پس لوگ مسجد کیطرف دوڑ گئے
اور ابوہریرہ وہیں کھڑے رہے جب لوگ لوٹ آئے تو
ابوہریرہ نے کہا تم کو کیا ہوا ہی لوگوں نے کہا یا ابا ہریرہ
ہم لوگ مسجد میں گئے تھے مگر وہاں تو ہم نے کسی چیز کو تقسیم
ہوتی ہوئی نہ دیکھا ابوہریرہ نے پوچھا کیا تمنے مسجد میں کسی
آدمی کو نہ پایا لوگوں نے کہا ہاں ہم نے ایک گروہ کو نماز پڑھتے
ہوئے اور ایک گروہ کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا اور ایک
گروہ باہم حلال و حرام کو ذکر کر رہا تھا اوسوقت ابوہریرہ
نے فرمایا افسوس ہی تم پر وہی تو میراث محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہی ؛

حاصل

دنیا کے کاروبار میں مستغرق ہو کے کسب کمال سے بالکل غافل رہنا بڑی پست ہمتی ہے ؛

قصہ ۱۰۰

بخاری اور مسلم اور مالک و ترمذی رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی کتابوں میں ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف رکھتے تھے ناگاہ تین شخص آئے اور حضرت کے رو برو کھڑے رہے ایک شخص نے حلقہ میں ذری سی جگہہ پائی وہیں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے جا بیٹھا اور تیسرا واپس چلا گیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا آیا ان تینو آدمیوں کے حال سے میں خبر نہ دوں ایک نے اللہ کے پاس رجوع کی اور اللہ نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرے نے خدا سے شرم کی اور خدا بھی اوس سے شرمایا تیسرے نے خدا سے منھ پھیرا اور خدا نے اوس سے اعراض کیا ۔

حاصل

اہل کمال کے خدمت میں پہنچکر اون سے فایدہ نہ حاصل کرنا بڑی بدنصیبی ہے

قصہ ۱۰۱

صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص اون لوگوں سے جو تم سے پہلے تھے باہم کہیں چلے جا رہے تھے معز کی شب باشی کے لئے اونہوں نے کسی غار میں جا کر پناہ لی اتفاقاً پہاڑ پر سے ایک بڑا پتھر گر پڑا اور غار کا منھہ بند ہو گیا اوسوقت انہوں نے باہمدیگر کہا کہ اب اس پتھر کے سبب سے کوئی نیا ہ نجات کا باقی نہیں رہا ہی بجز اوسکے کہ ہر ایک اپنے نیک عملوں کو عرض کرکے اللہ تعالے سے دعا کریں کوئی علاج نہیں اوس وقت انمیں سے ایک نے کہا الٰہی میرے والدین بہت ضعیف تھے میں دن کو بکریاں لیجا کر چرا تا اور مغرب کو اونکا دودھ نچوڑ کر سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا ایک روز چارہ کی تلاش میں مجھکو دور جانا پڑا جب لوٹ آیا تو والدین سو گئے تھے میرا دل نہ چاہا کہ سوتوں کو جگاؤں یا والدین سے پہلے بال بچوں کو پلاؤں آخر قدرت

ہاتھہ میں لیکے اونکے بیدار ہونیکے انتظار میں کھڑا تھا اور چھوٹے
بچے میرے قدموں کے پاس ترس سے تھے یہاں تک کہ صبح ہوگئی
الٰہی اگر میں یہہ کام خاص تیری خوشنودی کے لئے کیا ہوں تو
ہم کو اس پتھر سے نجاۃ دے پھر وہ پتھر اس قدر سرکا کہ آسمان
دیسنے لگا اوس کے بعد دوسرے رفیق نے کہا الٰہی میرے چچا کی
ایک دختر تھی اور اوس سے مجھے نہایت محبت تھی ایک روز
میں نے اوسکو ایک ایسی کام کے لئے بلایا جو حلال نہ تھا مگر وہ
قبول نہ کی آخر میں نے پھر کسی ایک سال اوسکو ایک سو بیس دینار
دیکر راضی کیا جب اوسپر مجھے قدرت حاصل ہوئی تو وہ کہنے
لگی کہ مہر توڑنا بغیر اوسکے اداے حق کے تجھے حلال نہیں ہے یہہ
سنکر میں وہاں سے چلا گیا اور وہ مال اوسیکو دیدیا الٰہی میرا
اوس کام سے باز رہنا اگر تیری رضا کیلئے تہا تو ہم کو اس پتھر
سے نجاۃ دے پھر وہ پتھر کسیقدر ہٹ تو گیا مگر آدمی اوسمیں
سے نکل نہ سکتا تھا بعدہ تیسرے نے کہا الٰہی میرے پاس
چند مزدور کام کرتے تھے سبکی اجرۃ تو میں نے دیدی مگر ایک

شخص اپنی مزدوری چھوڑکر چلا گیا اور میں اوس سے تجارت
کرنے لگا اور بہت سا منافعہ جمع ہوا چند روز کے بعد وہ شخص
آیا اور اجرۃ طلب کی اوسوقت میں نے اوس سے کہا جو کچھہ تو
دیکھہ رہا ہی بیل بکرے اونٹ غلام سب تیری اجرۃ ہی
انکو ہانک لیجا اوسنے کہا مجھہ سے مسخری نہ کر میں نے کہا یہہ مسخری
نہیں ہی تو اون سب کو لیجا پھر اوس نے وہ سب لیکے چلا گیا
الہی اگر یہہ کام میں تیری رضا جوئی کے لئے کیا ہوں تو ہمکو
اس مصیبت سے جسمیں ہم گرفتار ہیں نجاۃ دے پھر وہ
پتھر ہٹ گیا اور وہ وہاں سے نکل کے چلدیئے ❊

حاصل

نیکی کبھی برباد نہیں جاتی اور خصوصاً مصیبت کے وقت
بہت کام آتی ہی ❊

قصہ ۱۰۲

چند یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہہ کہا کہ تم
لوگ اپنے قرآن میں ایک آیت پڑھا کرتے ہو اگر وہ آیت

نازل ہوئی تو ہم اوس روز کو اپنی عید مقرر کرتے حضرت عمرؓ
نے پوچھا وہ کونسی آیت اونہوں نے کہا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا - یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہی آج کے دن کامل
کیا میں نے تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کی تم پر اپنی نعمت
اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام کو حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ
میں خوب جانتا ہوں کہ یہہ آیت کس روز اور کس وقت اور کس
جگہہ اتری خلاصہ یہہ کہ یہہ آیت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
پر حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن سنہ دس ہجری جمعہ کے روز عصر کے
وقت نازل ہوئی اور آنحضرت اوسوقت عضبا ناقہ پر سوار تھے اوس
روز تو جمعہ اور عرفہ مسلمانوں کے دو عید جمع تھے اگر وہ عید کا روز
نہ ہوتا تو ہم اوس روز عید البتہ کرتے معلوم کیجیے کہ دین اسلام
اللہ تعالےٰ کے پاس ہر طرح سے مقبول ہی اوسکے سوا کوئی دین کو
اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتا چنانچہ دوسری ایک آیت میں فرماتا ہی
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ

من الخاسرین یعنی جو کوئی چاہے سواے اسلام کے دوسرا دین تو اوس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں نقصان پانے والوں سے ہے ۞

حاصل

جو دین اور مذہب اللہ تعالے نے ہمارے لئے پسند کیا ہی اوسکو چھوڑ کر غیر قوموں کا طریقہ اختیار کرنا گمراہی ہے ۞

اب جمعہ کی روز کی فضیلت پر خیال کیجئے اللہ تعالے سورہ جمعہ میں ارشاد فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنی ای ایمان والو جب اذان دیجاوے نماز کیلیئے جمعہ کے روز تو تم جلدی جاؤ اللہ کی یاد کے لئے اور چھوڑ دو خرید و فروخت کو یہہ بہتر ہی تمھارے لئے اگر ہو تم جانتے نماز جمعہ کی فضیلت اور اوسکو بے عذر ترک کرنیکی ممانعت میں اسقدر احادیث آئی ہیں کہ انکے بیان کرنیکے لیئے یہہ مختصر رسالہ کافی نہیں [illegible]

صرف تین حدیث یہاں لکھے جاتے ہیں ❊

حدیث ۱

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس قوم سے فرمایا جو تخلف کرتی تھے جمعہ سے البتہ میں یہہ ارادہ کیا ہوں کہ حکم کروں ایک شخص کو تاکہ نماز پڑھے لوگوں کے ساتھ پستر جلادوں میں اون مردوں پر جو باز رہتے ہیں جمعہ سے مکانات اونکے ❊

حدیث ۲

اصحاب سنن نے ابی الجعد الضمری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ترک کیا تین جمعے حقیر سمجھکر اونکو تو مہر کردیتا ہی اللہ تعالے اوسکے دلپر ❊

حدیث ۳

طبرانی نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ترک کیا تین جمعے بغیر عذر کے تو لکھا گیا منافقوں سے ۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم

میں فرمایا ہے کہ قرنِ اول میں جمعہ کے روز لوگ سحر کے وقت سے چراغیں لیئے ہوئے اس کثرت سے مسجد جامع کو جاتے تھے کہ تمام راستے لوگوں سے بھرے ہوئے رہتے تھے اور بیان کیا گیا ہے کہ اسلام میں پہلی بدعت جو پیدا ہوئی یہی تھی کہ صبح کے وقت لوگوں نے مسجد کا جانا موقوف کر دیا کیا مسلمانوں کو یہود و نصارا سے بھی شرم نہیں آتی وہ تو شنبہ اور یکشنبہ کے روز سویرے اپنے گرجوں اور کنیسوں کو جایا کرتے ہیں انتہیٰ ❊

حاصل

جس روز کو اللہ تعالےٰ ہمارے لیئے معزز و مکرم کیا ہے اوس کی قدر نہ کرنا ہمارے عقیدہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے ❊

قصہ ۱۰۳

صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جماعت صحابہ جسمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی

ہوئی تھی ناگاہ ایک مرد نمودہوا کپڑے اوسکے بہت ہی سفید
او بال نہایت سیاہ تھے نہ تو اوس پر نشان سفر کے پائے جاتے
تھے اور نہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص اوسکو پہچانتا تھا
وہ مرد سیدھا حضرت کے روبرو جا کر دوزانو بیٹھا اور دونوں ہاتھ
کے ہتیلیاں زانوں پر رکھکے حضرت سے سوال کیا یا محمدؐ
خبر دو مجھکو کہ اسلام کیا ہی حضرت نے فرمایا اسلام یہہ ہی کہ گواہی
دے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہی مگر اللہ اور بیشک محمد اللہ کا رسول ہی
اور قایم کرے تو نماز کو اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزہ رکھے تو
ماہ رمضان میں اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر تجھکو استطاعت
ہو سایل نے یہہ سنکر کہا آپ نے سچ فرمایا صحابہ کو تعجب
ہوا کہ یہہ کون شخص ہوگا پہلے تو خود سوال کرتا ہی اور پھر خود
ہی اوسکی تصدیق کرتا ہی پھر اوسنے پوچھا کہ خبر دو مجھکو ایمان
کیا ہی حضرت نے فرمایا ایمان یہہ ہی کہ تصدیق کرے تو اللہ
کی اور اوسکے ملائکہ کی اور اوسکے کتابوں کی اور اوسکے پیغمبروں
کی اور روز قیامت کی اور قضا و قدر کی سایل نے کہا آپ نے

درست فرمایا اب مجھے خبر دیجئے احسان سے حضرت نے فرمایا
احسان یہہ ہی کہ تو اللہ جلشانہٗ کی عبادت اسطور پر کرے گویا
کہ تو اوسکو دیکھہ رہا ہی اگر تجھکو یہہ حالت نصیب نہیں ہی
تو اسطور پر عبادت کر کہ وہ خود تجھکو دیکھتا ہی سایل نے کہا
آپ نے سچ فرمایا اب مجھے خبر دو قیامت سے حضرت نے
فرمایا کہ اسبات میں مسئول عنہ سایل سے زیادہ عالم نہیں
ہی سایل نے کہا قیامت کے علامتوں کو بیان کیجئے حضرت
نے فرمایا قیامت کے علامات یہہ ہیں کہ کنیزا اپنے صاحب کو
جنینگی اور ننگے پیر پھرنے والے چرواہے عمدہ مکانات بنا کر
آپسمیں مفاخرت کرینگے یہہ سنکر وہ شخص چلا گیا تھوڑی
دیر کے بعد حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے پوچھا آیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو حضرت عمر نے عرض
کیا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ جاننے والا ہی تب حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ یہہ سایل جبرئیل تھا اسلئے آیا تھا کہ تم لوگوں
کو تمھارا دین تعلیم کرے ❖

حاصل

دینی تعلیم مسلمانوں کے لیے نہایت ضرور ہی اہل اسلام کے دینی ترقی کے ساتھ ہی دنیوی ترقی بھی لگی ہوئی ہی حضرت نے جو تعلیم صحابہ کو کی اور صحابہ نے تابعین کو اوس سے نہ صرف دین ہی کی ترقی ہوئی بلکہ دنیا میں بھی اونکو وہ ترقی ہوئی جواب اوس سے زیادہ ممکن نہیں اسی مبارک تعلیم کی وہ برکت تھی کہ عرب کے ایک چھوٹے سے شہر میں اسلام پیدا ہوا اور دیکھتے کے دیکھتے تمام دنیا میں پھیل گیا اوسی علم کا ثمرہ تھا کہ ایک عرصہ قلیل میں مسلمانوں نے دنیا کے بہت بڑے حصہ پر اپنا قبضہ کر لیا۔ مگر افسوس ہی کہ مسلمانوں نے اپنے مخالفین اور دشمنانِ اسلام کے فریب میں آکر اپنی طرز تعلیم کو بدل دیا اور اسلام کے شعار کو بالکل دل سے بھلا دیا اور بے علمی کے سبب سے غیروں کو اپنی حکایات میں ایسا دخیل کیا کہ سلطنت ہی کھو دیا نہ وہ سلطنت کی لذت جانتے ہیں اور نہ حکومت کی عزت ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ اب ہم چند احادیث

کو جو علم اور اہل علم سے متعلق ہیں لکھکر اس رسالہ کو ختم کرتے ہیں *

حدیث ۱

روایت کی ہے مسلم نے ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھا کرو تم قرآن کو مقرر وہ آئیگا قیامت کے روز شفاعت کرتا ہوا اپنے اصحاب کے لئے *

حدیث ۲

روایت کی ہے ابو داؤد نے سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قرآن پڑھا اور اوسپر عمل کیا تو پہنا دیگا وہ اپنے والدین کو قیامت کے روز ایک تاج جسکی روشنی عمدہ ہوگی آفتاب کی روشنی سے دنیا کے مکانوں میں پس تمہارا کیا گمان ہے اوس شخص کے ساتھ جسنے عمل کیا قرآن پر

حدیث ۳

روایت کی ہے ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھا ایک حرف قرآن شریف سے تو اوسکے لئے ایک ایسی نیکی ہے جو برابر ہے دس نیکیوں کے میں نہیں کہتا

کہتا ہوں کہ الٓمٓ ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ٭

حدیث ۴

روایت کی ہی ترمذی نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہی جو شخص کہ مشغول کیا ہی قرآن اوسکو مجھسے سوال کرنے سے تو میں دونگا اوسکو بہتر اوس سے جو دیتا ہوں سوال کرنیوالوں کو ٭

حدیث ۵

روایت کی ہی ابو داؤد نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہی کوئی آدمی جو پڑھتا ہی قرآن کو پھر بھول جاتا ہی اوسکو مگر یہہ کہ ملاقات کریگا اللہ تعالےٰ سے درحالیکہ وہ مجذوم ہی ٭

حدیث ۶

روایت کی ہی ترمذی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو دو آدمی ذکر کئے گئے عابد اور

عالم پس حضرت نے فرمایا مرتبہ عالم کا عابد پر جیسے مرتبہ میرا ہے
کسی ادنیٰ آدمی پر تم میں ؁

حدیث ۷

روایت کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ایک فقیہ سخت تر
ہے شیطان پر ہزار عابد سے ؁

حدیث ۸

روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معادن ہیں مانند
معادن سونے اور چاندی کے پس جو نیک تھے جاہلیت
میں وہ نیک ہیں اسلام میں جب کہ فقیہ ہو جائیں ؁

حدیث ۹

روایت کی رزین نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ شخص وہ ہے جو دین میں فقیہ ہے اگر اسکے
طرف احتیاج پڑی تو نفع پہنچایا اور اگر اس سے مستغنی ہوئے

تو بے نیاز کیا اپنی ذات کو ⁂

حدیث ۱۰

روایت کی ہی رزین نے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جسنے میری سنت کو جو میرے بعد مٹ گئی ہو زندہ
کیا تو اوسنے گویا مجھے دوست رکھا اور جو مجھے دوست رکھیگا وہ
میرے ساتھ رہیگا ⁂

حدیث ۱۱

روایت کی ہی امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے ابو مسعود انصاری
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ دکھانے
والا نیکی پر مانند اوسکے کرنیوالے کے ہی ⁂

حدیث ۱۲

روایت کی ہی مسلم نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا دین نصیحت ہی صحابہ نے دریافت
کیا کسکے لئے حضرت نے فرمایا اللہ کے لئے اور اوسکے رسول
کے لئے اور اوسکی کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکم کے لئے اور

عامۂ مسلمانوں کے لئے ⁂

حدیث ۱۳

روایت کی ہی ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو بہت نزدیک ہیں درجۂ نبوت کے اہل علم اور اہل جہاد ہیں اہل علم نے راہ دکھلائی لوگوں کو اوسکی جو لے آئے تھے مرسلین اور اہل جہاد نے جنگ کی اپنے تلواروں سے اوسپر جسکو لے آئے تھے مرسلین ⁂

حدیث ۱۴

روایت کی ہی طبرانی وغیرہ نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت ایک قبیلہ کی آسان ہی موت سے عالم کے ⁂

حدیث ۱۵

روایت کی ہی ابن عبد البر نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تولی جائیگی قیامت کے دن سیاہی عالموں کی شہیدوں کے خون کے ساتھ پس بڑھ

جائیگا وزن علما کی سیاہی کا ؎

حدیث ۱۶

روایت کی ہی مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن
ماجہ اور ابن حبان اور حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ آسان کیا مسلمان سے
ایک سختی سختیوں سے دنیا کی تو آسان کریگا اللہ تعالے اوس سے
ایک سختی سختیوں سے روز قیامت کے اور جو کہ کشادگی دیگا تنگی
رکھنے والے کو تو کشادگی دیگا اوسکو اللہ دنیا و آخرة میں اور جو کہ ڈہانکیگا مسلمان کو تو ڈہانکیگا
اوسکو اللہ دنیا و آخرة میں اور اللہ مدد میں بندہ کے ہی جب تک کہ ہوگا بندہ مدد میں
اپنے بہائی کے اور جو کہ چلیگا ایک راہ درحالیکہ ڈہونڈہتا
ہی اوسمیں علم کو تو سہل کریگا اللہ اوسکے لیے طریق جنت
کو اور جب جمع ہوئی کوئی قوم کسی مکان میں مکانوں سے
اللہ کے درحالیکہ وہ تلاوت کرتے ہیں قرآن کو اور مدارسہ
کرتے ہیں اوسکو درمیان اپنے مگر یہہ کہ اوتری اون پر تسکین
اور چھاگئی اونپر رحمت اور گھیر لیے اونکو فرشتے اور یاد کیا

اونکو اللہ اپنے پاس والوں میں اور جو کہ پیچھے ڈالدیا اوسکو عمل اوسکا تو آگے نہیں لاتا ہی اوسکو نسب اوس کا ؛

حدیث ۱۷

روایت کی ہی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ یہہ ہی کہ سیکھے مسلمان علم کو پستر سکہاوے اوسکو اپنے مسلمان بھائی کو ؛

حدیث ۱۸

روایت کی ہی اصبہانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لائے جائینگے عالم اور عابد پس کہا جائیگا عابد کو کہ چلے جا جنت میں اور کہا جائیگا عالم کو کہ کھڑی رہ تا کہ شفاعت کرے تو لوگوں کی ؛

حدیث ۱۹

روایت کی ہی طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی تو رحم کر میرے خلفا پر صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے خلفا کون ہیں حضرت نے فرمایا وہ لوگ

جو آوینگے میرے بعد روایت کرینگے میری احادیث کو اور سکھائینگے اون کو لوگوں کو ٭

حدیث ۲۰

روایت کی طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت تمھارے بڑوں کے ساتھہ ہے ٭

حدیث ۲۱

روایت کی ہے طبرانی نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصدق نہیں کیا لوگوں نے کوئی صدقہ مثل علم کے جو پھیلایا گیا اوسکو ٭

حدیث ۲۲

روایت کی ہے ابن عبد البر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ مومن عالم کا مومن عابد پر ستر درجہ ہے ٭

حدیث ۲۳

روایت کی ہے ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ادب سکھلانا انسان کا اپنی فرزند کو بہتر ہے اوسکے لئے ایک صاع صدقہ دینے سے ٭

حدیث ۲۴

روایت کی ہے بخاری نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیروں کو سکھاوے ۞

حدیث ۲۵

روایت کی ہی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سوال کیا گیا علم سے پس چھپایا اوسنے علم کو تو قیامت کے روز اوسکو لگام دیجائیگی انگار کی ۞

حدیث ۲۶

روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک معروف یعنے بھلی بات اور بھلا کام صدقہ ہی ۞

حدیث ۲۷

روایت کی ہی بخاری اور مسلم اور ترمذی نے عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتر اللہ چھین نہ لیگا علم کو لوگوں سے ایک ہی وقت میں

کھینچکر گر او ٹھائیگا علم کو علما کو اٹھا دیکے یہاں تک جب کوئی عالم باقی نرہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنائینگے اور اون سے مسایل پوچھینگے پس اوسوقت وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا ✤

حدیث ۲۸

روایت کی ہی ترمذی سنے ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ٹل جاینگے قدمیں بندہ کے اوسوقت تک کہ پوچھا جائیگا اوسکی عمر سے کہ کس کام میں فنا کیا اوسکو اور اوس کے علم سے کہ کیا کیا اوسمیں اور اوسکے مال سے کہ کہاں سے پیدا کیا اوسکو اور کس کام میں خرچ کیا اور اوسکے جسم سے کہ کس چیز میں اوسکو فرسودہ کیا۔

حدیث ۲۹

روایت کی ہی طبرانی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت تر آدمیوں کا روز قیامت میں بلحاظ عذاب کے وہ عالم ہی جو نفع نہیں دیا اوسکو علم اوسکا ✤

حدیث ۳۰

روایت کی ہے طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو شخص کہ کہا میں عالم ہوں پس وہ جاہل ہے ٭

حدیث ۳۱

روایت کی ہے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ مبغوض تر آدمیوں کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے لڑاکا اور جھگڑالو ہے ٭

حدیث ۳۲

روایت کی ہے ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گروہ ہیں میری امت میں جب وہ نیک ہوے تو تمام لوگ نیک ہوے علما اور امرا۔

حدیث ۳۳

روایت کی ہے ابن عبد البر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک دین تمھارا وہ جو آسان ہے اور عمدہ عبادتوں میں فقہ ہے ٭

حدیث ۳۴

روایت کی ہی ابونعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت زیادہ کرتی ہی شرافت کو شریف کے اور بلند مرتبہ کرتی ہی غلام کو یہاں تک کہ بٹھاتی ہی اوسکو مجالس میں پادشاہوں کے ✤

حدیث ۳۵

روایت کی ہی بخاری اور مسلم وغیرہما نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میرا اوپر جھوٹ باندھنا اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں ہی جو مجھہ پر جھوٹ باندیگا جان بوجہ کر سو وہ ٹھہرالیوے اپنی بیٹھک دوزخ میں ✤

حدیث ۳۶

روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اون میں جہالت اوترے گی اور علم

اوٹھہ جائیگا اور قتل بہت ہو گا ✣

حدیث ۳۷

روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے نزدیک سب عملوں سے بہت پیارہ وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ✣

حدیث ۳۸

روایت کی ہی بخاری اور مسلم وغیرہما نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ جلشانہ کسی آدمی کے ساتھہ نیکی کرنا چاہتا ہی تو اوسکو دین میں فقیہ کرتا ہی ✣

حدیث ۳۹

روایت کی ہی ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طلب علم کے لئے نکلا وہ راہ خدا میں ہی یہاں تک کہ لوٹ کر آئے ✣

حدیث ۴۰

روایت کی ہی ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمۂ حکمت کھویا ہوا مومن کا ہی پس
جہاں اوسکو پایا وہ مستحق اوسکا ہی ؂

حدیث ۴۱

روایت کی ہی حاکم نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان برہنہ ہی اور لباس اوس کا تقوی
ہی اور زینت اوسکی حیا اور ثمرہ اوسکا علم اور عمل اوسپر ؂

حدیث ۴۲

روایت کی ہی ابن عبد البر نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جو کوئی اوٹھایا
چالیس حدیث کو تو وہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے درحالیکہ
وہ فقیہ اور عالم ہی ؂

حدیث ۴۳

روایت کی ہی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان پر
اور رکھنے والا علم کا نزدیک نا اہل کے مانند اوس شخص کے ہی

جسنے خنزیر کے گلے میں جواہر اور موتی و سونیکا مالا ڈالا ◆

حدیث ۴۴

روایت کی ہی ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان
اور بیہقی نے ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص کہ چلا ایک راہ طلب علم کے لئے تو سہل
کریگا اللہ اوسکے لیے رستہ طرف جنت کے اور مقرر بچھاتے
ہیں ملایکہ اپنے پکھوٹوں کو طالب العلم کے لئے خوش ہوکر اوس
کے فعل سے اور مقرر استغفار کرتے ہیں واسطے عالم کے اہل
زمین و آسمان حتی کہ مچھلیاں پانی میں اور مقرر فضل عالم کا
عابد پر مانند چودھویں کے چاند کے ہی تمامی ستاروں پر اور
مقرر علما ورثہ ہیں انبیا کے مقرر انبیا وارث نہیں کرتے دینار
و درہم کو مگر وارث کرتے علم کو پس جو کہ اوس کو لیا سو اوسنے
حظ وافر لیا ◆

حدیث ۴۵

روایت کی ہی طبرانی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا سبب نہیں کیا کوئی کسب کرنیوالا مانند مرتبہ علم کے جو راہ
دکھلاتا ہی اپنے صاحب کو طرف ہدایت کے اور دور کرتا ہی
اوس سے برائی کو اور مضبوط نہیں ہوا دین کسیکا جب
تک کہ مستقیم نہوا عمل اوسکا ؎

حدیث ۴۶

روایت کی ہی طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ آئی اوسکو اجل اور وہ طلب
کرتا ہی علم کو تو ملاقات کریگا اللہ سے درحالیکہ نہوگا درمیان
اوسکے اور درمیان پیغمبر کے مگر ایک درجہ نبوت کا ؎

حدیث ۴۷

روایت کی ہی بزار اور طبرانی نے ابو ذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
سے کہ ان دونو نے کہا ایک باب علم کا جو سیکھتا ہی اوسکو
انسان دوست تر ہی نزدیک میرے ہزار رکعت نفل
نماز سے اور کہا اون دونو نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جبکہ آجائیگی موت طالب العلم کے لئے اور وہ اوسی

حال پر ہی تو مریگا درحالیکہ وہ شہید ہی ؞

حدیث ۴۸

روایت کی ہی دارقطنی اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں عبادت کیا گیا اللہ سبحانہٗ
بہتر کسی شی سے علم دین کے سیکھنے سے اور ایک فقیہ البتہ
سخت تر ہی شیطان پر ہزار عابد سے اور ہر شئے کے لئے
ستون ہے اور ستون اس دین کا فقہ ہی ؞

حدیث ۴۹

روایت کی ہی طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر لقمان نے اپنے فرزند سے
کہا ای فرزند لازم کر تو علما کی مجالست کو اور سنا کر کلام
حکیموں کا مقرر اللہ تعالے مردے ہوے دل کو زندہ کرتا ہی
نور حکمت سے جیسے زندہ کرتا ہی افتادہ زمین کو پانی برسات کا ؞

حدیث ۵۰

روایت کی ہی احمد اور ترمذی اور ابن حبان نے ابن عباس

رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے سے نہیں ہی وہ شخص جو توقیر نہیں کرتا بڑے کی اور رحم نہیں کرتا چھوٹے پر اور حکم نہیں کرتا نیکی کا اور منع نہیں کرتا برائی سے ❖

حدیث ۵۱

روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب واقف قرآن پاک لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہی اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمیں اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہیں ❖

حدیث ۵۲

روایت کی ہی طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم علم کو اور سیکھو واسطے علم کے سکون اور وقار کو اور ادب کرو اوس شخص کا جس سے تم علم سیکھتے ہو ❖

حدیث ۵۳

روایت کی ہی ابن عبد البر نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی الصباح جا کر ایک باب علم کا سیکھنا

بہتر ہی سو رکعت نفل نماز پڑھنے سے *

حدیث ۴۵

روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس چیز کی جو بھیجا ہی خدا نے
مجھکو رہنمائی اور علم سکھلانے کے لئے جیسے مثال مینھ کی ہی
جو پہنچا زمیں پر سو اوسمیں سے تہوڑی زمیں جو بہتر تھی وہی
پانی کو لے لیا اور چارہ اور بہت سا سبزہ جما دیا اور وہ جو کڑ
سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا سو خدا نے اوس
سے انسانوں کو نفع پہنچایا آدمیوں نے اوس سے پیا اور
اوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھہ دوسرے ٹکڑے
کو زمیں کے پانی پہنچا سو وہ بالکل چیٹل میدان ہی نہ پانی
کو روکے اور نہ چارہ جماوے پس یہہ مثال ہی اوسکی جو
عالم ہوا خدا کے دین میں اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری
سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھلایا اور مثال
ہی اوسکی جو ادھر کو سر اوٹھایا اور خدا کی ہدایت کو جسکے لئے

میں بھیجا گیا قبول نہ کیا ٭

حدیث ۵۵

روایت کی ہی بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہی اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر تو اوسکو چاہئیے کہ بھلی بات کہے یا چپ رہے ٭

حدیث ۵۶

روایت کی ہی ابن عبد البر نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم علم کو مقرر سیکھنا اوس کا اللہ کے لئے نیکی ہی اور طلب کرنا اوس کا عبادت اور مذاکرہ اوس کا تسبیح ہی اور بحث اوس سے جہاد اور تعلیم اوسکی بے علم کو صدقہ ہی اور بخشش اوسکی اپنے اہل کو قربت ہی مقرر وہ جھنڈا ہی حلال و حرام کا اور منارہ راہ اہل جنت کا اور وہ انیس ہی وحشت میں اور مصاحب غربت میں اور بات کرنیوالا ہی خلوت میں اور راہ دکھلانے والا ہی خوشی اور غمی میں اور ہتیار ہی دشمنوں پر اور زینت نزدیک دوستوں کے بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ

بسبب اوسکے کے قوموں کو پس کرتا ہی اونہوں کو نیکی میں ایسے پیشوا اور امام کہ پیروی کیے جاتے ہیں آثار اونکے اور اقتدا کیجاتی ہی ساتھ فعال اونکے اور انتہا کیا جاتا ہی طرف رائے اونکے رغبت کرتے ہیں فرشتے اونکی دوستی میں اور اپنی پکھوڑوں سے اونکو مسح کرتے ہیں استغفار کرتا ہی اونکے لیے ہر ایک رطب یابس اور مچھلیاں دریا کے اور جانور اوسکے اور درندے خشکی کے اور چارپائے اوسکے مقرر علم زندہ کرنیوالا ہی دل کو جہالت سے اور روشن کرنیوالا ہی دیدوں کو تاریکی سے پہنچتا ہی بندہ بسبب علم کے نیک منزلوں اور بلند درجوں کو دنیا و آخرۃ میں تفکر اوسمیں برابر ہی روزہ رکھنے کے اور مدارستہ اوسکی برابر ہی نماز پڑھنے کے اوسکے سبب سے وصل ہوتے ہیں ارحام اور اوسکی وجہ سے پہچانا جاتا ہی حلال و حرام اور وہ پیشوا ہی عمل کا اور عمل تابع اوسکا حاصل کرتے ہیں اوسکو خوش نصیب اور محروم رہتے ہیں اوس سے بدنصیب ✦

حدیث ۵۷

روایت کی ہی بخاری اور مسلم اور امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرگیا آدمی تو کٹ گیا عمل اوسکا مگر تین چیز سے صدقہ جاریہ یا علم جس سے

لوگ نفع پاتے ہیں یا ولد صالح جو اوسکے لئے دعا کرتا ہی ✦

تم الکتاب بعون الوہاب اللہم کما یسرت لعبدک
صفی الدین بن المرحوم مرتضی فی جمعہ فمن علیہ بقبولہ واجعلہ
نافعاً لاولادہ واولاد اخوانہ المسلمین وصلی اللہ وسلم
علی رسولہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحابہ الطیبین
الطاہرین نجوم الہدی وہداۃ الدین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین ؁

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ رسالہ احسن القصص مولفہ جناب فضیلت انتساب حاجی صفی الدین محمد ناصر صاحب
دام فضلہ فرزند جناب فیاض زمان حاجی قادر مرتضی حسین صاحب المخاطب بسالار الملک
مرحوم ومغفور جسکو جناب مولف نے بکمال مشقت وجانفشانی محض مسلمان
لڑکوں کی ہمت بلند اور اونکے خیالات ارجمند اور اونکے حوصلے کشادہ اور
اونکے استعداد زیادہ ہونے کے غرض سے تالیف فرمایا تہا بتاریخ ۲۸ ماہ
جمادی الاول سنہ ۱۳۰۴ تیرہ سو چہار ہجری باہتمام سید احمد حسین تاجر کتب
مطبع احمدی واقع مدراس میں طبع ہوا ؁

غلطنامہ کتاب احسن القصص

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۶	لوگوں	کہ لوگوں	۳۰	۸	واڑی	داڑھی
۱۱	۱	ہات	ہاتھہ	۳۱	۸	وہی	وہی ہے
″	۴	″	″	۳۲	۳	جسنے	جو
۱۳	۷	تیگ	تک	″	۱۴	دونوں	دونو
۲۰	۷	جن	کہ جن	۳۹	۲	آپ	اب
۲۱	۱۰	چاہی	چاہتی	″	۴	تگ	تک
۲۲	۹	چھوتے	کہ چھوتے	۴۴	۲	اشعب	اشعث
۲۷	۹	تمنے	تم	۴۵	۴	بجاتا	بجاتا ہے
″	۱۲	ازرقنا البا طل	ارنا البا طل	۴۶	۱۳	میرےنے	میں
۲۹	۱۰	تونے	تو	۵۲	۱۰	خدا	فدا
″	۱۱	″	″	۵۸	۹	نکلینگے	نکلیگا
۳۰	۶	لی	سے لئے	۵۹	۹	ترکی	بعض ترکی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۶	چمک	تمک	۱۲۷	۴	اوسوقت	اوسیوقت
۶۷	۱۵۲	ادس صنعت	اوسی صنعت	۰	۹	بڑھاوے	نہ بڑھاوے
۶۸	۹	بچے	پچھے	۱۲۹	۳	کنویں	کنویں میں
۷۲	۱۲	سکی	سکتی	۱۴۰	۳	حال	حمل
۷۴	۹	قافہ	قافیہ	۱۴۴	۱۴	مرا	میرا
۸۶	۱۱	کتہ	کتا	۱۴۷	۶	مجھے	تجھے
۸۸	۱۵	دو	دونو	۱۶۱	۵	اونکی	آپ اونکی
۱۰۷	۱۲	اومیوں	آدمیون	۱۶۳	۷	سے	نے
۱۰۸	۱۱	یہان تگ	یہان تک	۱۶۴	۱۰	اوس	اوسی
۱۱۰	۹	اوس	اِس	۱۶۵	۴	پراوسی	سے اوسی
۱۱۲	۶	مسلمان	مسلمین	۱۷۳	۷	پڑا	بڑا
۱۲۰	۵	فرمایا	فرمادیا	۱۷۶	۳	دینکم	دینکھ
″	۱۴	اون	اِن	۱۹۷	۹	فعل	فضل
۱۲۵	۱۰	اس قسم	اسی قسم				

اشتہار

ہمارے پاس مرقومۃ الذیل عمدہ و نایاب کتابیں فروخت کے لئے موجود ہیں جن کو مطلوب ہو بندے کے نام بذریعہ منی آرڈر یا ویلیو پی ایبل پارسل کے منگوالیں۔

نام کتاب	قیمت	خرچ پوسٹ
اثمار المفاخر فی مناقب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مناقب میں نہایت معتبر اور مفید کتاب ہے۔ مولفہ مولوی محمد غوث صاحب المخاطب شرف الملک مرحوم فارسی	عـه ۸/	۱/
الجام العوام عن علم الکلام در بیان عقیدہ سلف مصنفات امام غزالی رح عربی	۳/	٠/
تحفۃ الحجاج حج کا بیان اور ادعیہ حج وغیرہ اچھی طرح بسط کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ مولفہ جناب حاجی مولوی محمود صاحب اردو	۴/	٠/
تحقیقات احمدیہ در رد واقعات عمادیہ مصنفہ مولوی احمد علی سہسوری۔ اردو	۱/	٠/
ترجمۂ شصت و یک حدیث امام نووی کی اربعین میں اور اکیس [21] حدیث زیادہ کئے جاکر عمدہ شرح ہے۔ فارسی	عـه	۱/
خزانۂ معدلت مولفہ امام العلما قاضی الاسلام	۳/	٠/
داستان غم فی مناقب امام حسین بار دوم طبع ہوئی۔ مولفہ ایضاً	عـه	۱/
رسالہ اثبات علم غیب انبیا مصنفہ مولانا مولوی محمد سعید خان صاحب مفتی مجلس عالیہ حیدرآباد دکن۔ اردو	۲/	٠/
ربیع الانوار مولد سید الابرار حدیث ولادت کی عمدہ شرح ہے از مولانا مولوی قاضی عبید اللہ صاحب قاضی محکمۂ اہل سنت مدراس۔ اردو	۶/	۱/
رد باوری در بیان شفاعت۔ اردو	٠/	٠/
رد باوری در بیان تحریف مدلل و دندان شکن جواب ہے۔ اردو	۱	٠/
سیف الحق در رد وہابیہ مولفہ مولوی حاجی محمود صاحب۔ اردو	۱/	٠/
فتح الحق رد وہابیہ میں نہایت مدلل اور دندان شکن جواب ہے مولفہ ایضاً اردو۔	۸/	٠/
کفایت المتعلم فقہ شافعی اردو	۲/	٠/
گلزار ہدایت اردو	۴/	٠/
جنۃ الوہاب فقہ شافعی فارسی	۲/	٠/

المشتہر محمد عبد اللہ۔ مقام مدراس ارنی پتیہ نمبر مکان ۲۹